دیوانِ سلام

تصنیف

استاذالاساتذہ نواب مولانا سید اصغر حسین فاخرآجتہادی

ناشر

نورہدایت فاؤنڈیشن

حسینیہ حضرت غفران مآبؒ، مولانا کلب حسین روڈ، چوک،

لکھنؤ-۲۲۶۰۰۳(یو۔پی)۔انڈیا

Noor-e-Hidayat Foundation

Imambara Ghufranmaab, Maulana Kalbe Husain Road,

Chowk, Lucknow-3 INDIA

Website: www.noorehidayatfoundation.org

www.naqeeblucknow.com

E-mail: noorehidayat@gmail.com, noorehidayat@yahoo.com

Ph:0522-2252230Mob :08736009814,09335996808

۲۲۸۳۳ ۵۴۱
LYTTON LIBRARY

یادی کان من حجتی علی الحسنین والحجی اتباع اہل بیت الجنة

سبحان اللہ کلام الفاخر یعنی منتخب ال... از فکر رنگین جناب سید اصغر حسین صاحب یگانہ معاصرین

دیوان اسلام

معروف باسم تاریخی

که در معنی نسخهٔ شفای هر گونه الم است باهتمام فدائی ائمه حسنین شیخ عباس حسین

احمد علی در مطبع لستا قیصر محلہ تا مطبع ... بطبع ... گرامد

MUSLIM UNIVERSITY ALIGARH

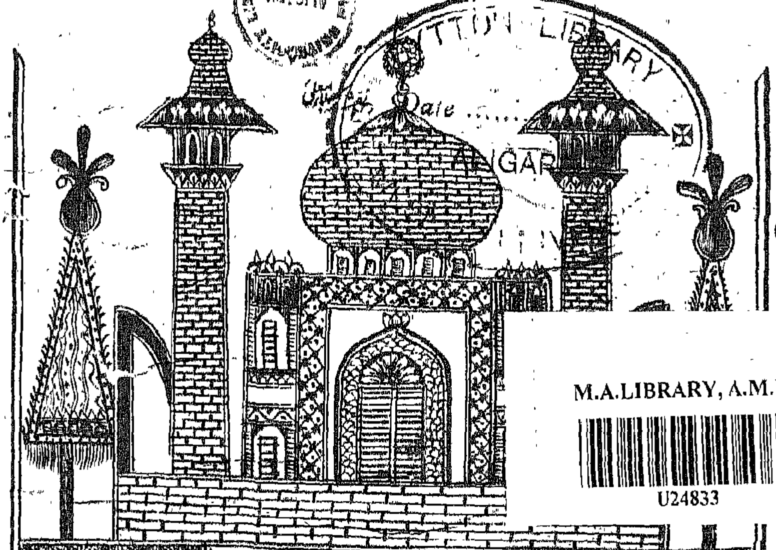

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U24833
۱۹۱۶۸۳۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عدد سلام ۱

تعداد اشعار ۱۵

صحرا میں روے شاہ جو پرتو فگن ہوا ۔ ذرہ ہر ایک کوکب چرخ کہن ہوا

کھینچی جو یاد گیسوے مشکیں میں آہ ۔ دود جگر سواد دیار ختن ہوا

فرزند مہ لقا کا نہ بار الم اٹھا ۔ مثل ہلال خم قد شاہ زمن ہوا

ہاتف کی بعد قتل صدا تھی کہ یا حسینؑ ۔ تو فخر خاندان رسولِ زمن ہوا

کیونکر نہ شش جہات میں حشر صبح قتل ۔ یہ دن وہ تھا کہ خاتمہ پنجتن ہوا

بیرنگ گل یہ پیش گل فاطمہ ہوے — عنقا چمن مین طائر رنگ چمن ہوا
جب جال آب بندی شہ سے کھل گیا — دریا بھی دست موج سے سینہ زن ہوا
ہم جامہ رہین یاد مین اس جسم پاک کے — چالیس دن جسے نہ میسر کفن ہوا
ہر عضو تن سے شاہ کو تھی شکر حق کی یاد — پیکان زبان تو زخم بھی اک دہن ہوا
پیری مین ساکنان عدم کا نشان ملا — موے سفید شمع رہ انجمن ہوا
اکبر کا حسن دیکھ کر یوسف سا خوش جمال — مستغرق محبت چاہ ذقن ہوا
وحشت ہوئی یہ ساقی کوثر کے لال کی — دریا سمٹ کے دانہ در عدن ہوا
اصغر کو مارا تیر شہ دین کی گود مین — دم توڑ کر تمام وہ غنچہ دہن ہوا
حضرت کے بعد قتل یہ کہتے تھے اہلبیت — برباد خاندان رسول زمن ہوا

۲	فاخر ثناے مصحف ناطق کے فیض سے جاے کلام جسمین نہین وہ سخن ہوا	۱۹

کیا اوج ہی سواری شہ کے غبار کا — عنقا ہی نام گردش راہوار کا
اللہ رے اوج حسن شہ ذی وقار کا — پروانہ ماہتاب ہی شمع عذار کا
گیسو کھلے ہین چہرۂ پرنور شاہ پر — دامن پڑا ہی مہر پہ ابر بہار کا
گرمی سے سرخ تھا جو رخ اکبر حسین — عارض کھلا ہی گل سمان لالہ زار کا
دیکھی ہی جب سے تیزی رفتار اسپ شاہ — خون خشک ہو گیا ہی غزال تتار کا
اللہ رے صفائی حسن شہ زمان — آئینہ حلب ہی نمونہ عذار کا
زلفین جو آئین آئینہ روی شاہ پر — شہر حلب پہ ہو گیا دھوکا تتار کا
زلفین دکھاتی تھین شب دیجور کا سماں — عالم تھا روی شاہ پہ صبح بہار کا
جان دی ہی ماتم حسن سبز فام مین — گنبد زمردی ہی ہمارے مزار کا
دندان دہن مین دیکھ کے شہ کے ہوا یقین — معدن یمن مین ہی گہر آبدار کا
صحرائے حشر ہی غم شبیر مین چمن — ہی صور کی صدا مجھے نالہ ہزار کا

جب سے کیا ہے وصف گلوے امام مین — ہے ذائقہ زبان پہ خنجر کی دھار کا

ٹپکی جو آہ سرد دل داغدار سے — جھونکا چلا چمن مین نسیم بہار کا

اندر نہی تجلی حسن شہ زمان — پر تو چراغ طور ہی شمع مزار کا

دندان شہ کا عکس جو پھیلا تھا دشت مین — دریا رواں تھا آب در شاہوار کا

تھا ہر شہ کے ابروی خمدار کا خیال — پیراک ہون مین آب دم ذوالفقار کا

ہی صاحبان سوز کو قدر اہل سوز کی — بجلی سے پوچھو حال دل بیقرار کا

ڈوبا ہون عشق گوہر دندان شاہ مین — غواص ہون مین آب در شاہوار کا

شاعر ۱۴	فاخر رخ حسین ہی باغ جنان کا پھول صدقے ہی سنبل زلف پہ نافہ تتار کا	سلام ۲

اس وقت کیون نہ خلق مین محشر بپا ہوا — سید کا تیغ کند سے جب سر جدا ہوا

رنج وملال شاہ مین جو مبتلا ہوا — دنیا کی وہ اسیری غم سے رہا ہوا

اے چرخ کیوں نہ دفتر عالم الٹ گیا
حضرت کا تن سے فرق مبارک جدا ہوا

پوچھا جو ابن سعد نے یہ پیک نے کہا
اب شہ کا لال عازم دشت وغا ہوا

اصغر تمام ہو گیا گودمیں شاہ کی
آخر کو تیر ظلم بھی تیر قضا ہوا

سب ملکے دیکھیں صبر حسین غریب کا
گردوں پہ قدسیوں کو یہ حکم خدا ہوا

برچھی جو کھائی دل پہ شبیہ رسول نے
پہلوے شہ سے قلب تڑپ کر جدا ہوا

یوں آئیں پیش حق پئے فریاد فاطمہ
محشر میں جسکے حال سے محشر بپا ہوا

بہ بہ کے خون عدو کا گیا ہے جو نہر میں
کیا کیا ہے زور شور پہ دریا چڑھا ہوا

دنیا میں کب حسین سا عابد ہوا کوئی
محراب تیغ تیز میں سجدہ ادا ہوا

صغرا کو شاہ دین کی قاصد نے دی خبر
امت پہ تین روز کا پیاسا فدا ہوا

ڈوبا جو خون میں کشتی امت کا ناخدا
رونے سے اہلبیت کے طوفاں بپا ہوا

اکبر ہوئے جو قتل تو اعدا نے یہ کہا
لو اب شہید سبط رسول خدا ہوا

مجبور ہو کے آپنے لی تیغ میان سے	اصغر بھی جب نشانۂ تیر جفا ہوا
فرمایا ہر یہ زانو سے قاتل حسینؑ نے	صد شکر آج وعدۂ طفلی وفا ہوا

اشعار ۱۸

فاخر کہا جو فضل خدا سے سنا کہا
نوحہ ہوا سلام ہوا مرثیہ ہوا

سلام ۴

قاسم کے بعد قتل عجب ماجرا ہوا	شادی کا جو مکان تھا وہ ماتم سرا ہوا
اکبر کے بعد قتل جو اصغر فدا ہوا	بیبیوں مین اور طلاطم سوا ہوا
اصغر کو لائے شاہ تو اعدا نے یہ کہا	بہر امان ہے ہاتھ مین قرآن کھلا ہوا
مظلوم و بیخطا کی شہادت کے واسطے	لشکر مین ہر کمان کا ہے چلہ چڑھا ہوا
زینبؑ کو بعد شہ جو اٹھانی تھی قید ظلم	تھا ساتوین سے فاطمہ کا سر کھلا ہوا
بانو نے پوچھا آئے جو اصغر کو کھو کے شاہ	کیون جلد پاس آتے ہو صاحب کیا ہوا
کہتی تھی ہند دیکھ کے رانڈون کو دور سے	آتا ہے کس کا قافلہ لوگو لٹا ہوا

زوار عمر کے جاتے ہیں کیونکر بہشت میں
ہے کربلا سے خلد کا ڈانڈا ملا ہوا

اٹھ بیٹھتے ہیں آ کے خیمے کے باہر امام بھی
خالی کرا کے زین ہیں قتل مضطر پھرا ہوا

رو کر سکینہ دوڑ کے شمر سے لپٹ گئی
کوتل جو دیکھا در پہ فرس کو کھڑا ہوا

یہاں دوپہر کی دھوپ میں تنہا کھڑے تھے شاہ
وہاں چتر زر تھا سر پہ عمر کے کھنچا ہوا

تا حشر فرق شاہ بدن سے جدا رہا
کیوں چرخ کیا جہان میں یہ تفرقہ ہوا

شمر سے علم ملا تو یہ عباس نے کہا
مدت کے بعد نخل تمنا ہرا ہوا

بیٹھے ہیں زین پہ یوں شاہ مشرقین
جیسے دھرا ہو رحل پہ قرآن کھلا ہوا

قاسم کی ماں کہتی تھی دلہن کو دعا کرو
جاتا ہے لاڈلا میرا دولہا بنا ہوا

آیا جو ہے یزید کو مدت کے بعد حکم
اسباب جل رہا ہے حرم کو لٹا ہوا

کہتے ہیں اتنے تیر پڑے تھے حسین پر
غربال کی طرح تھا کلیجا چھنا ہوا

ہے تازگی پسند جو طبع بلند کو

سلام ۵	فاخرنہ باندھنا کبھی مضمون کہنا ہوا	اشعار ۱۸

اُس دن بہشت قابل مدح و ثنا ہوا
جس دن ورود قافلہ کربلا ہوا

مدِ نظر جو آپ کو کسں دیکھنا ہوا
قبضے سے ذوالفقار کا سر تھا ملا ہوا

جب قطع تیغ شاہ نے رشتوں کو کر دیا
بیٹے سے باپ باپ سے بیٹا جدا ہوا

اشکوں کے آگے اسکی بھلا کیا ہو آبرو
گوہر تو خود ہی چشم صدف سے گرا ہوا

آنسو جو پی گیا ہوں غم شاہ دین میں
دل کا کنول ہے آگ سے بستور بجھا ہوا

پاؤں سے منہ چھپا لیا ناموس شاہ نے
دربار میں یزید کا جب سامنا ہوا

اُمت کو تو بھی بخشدے کہتا تھا فرق شاہ
یارب تجھے حسینؑ سے وعدہ وفا ہوا

بیمار ہے گناہ نہ ہوتی تحدین دور
باعث شفا کا ذرۂ خاک شفا ہوا

ماں نے کہا پسر سے ملی کسطرح رضا
اکبر کہو تو کچھ کہ یہ کیا ماجرا ہوا

جلتا ہے گھر حسینؑ کا مضطر ہیں اہلبیت
بچہ کوئی چھپاتا ہے کرتا جلا ہوا

دو دن کی بھوک پیاس مین ایسا کیا جہاد — اب تک ہے ضرب شاہ کا جھنڈا اکھڑا ہوا

بیکس کا سر جو تن سے کیا تھا کبھی جدا — خنجر کا سر ہے شرم سے اب تک جھکا ہوا

خنجر سے سر جدا ہوا ذکر الٰہ مین — وقت قضا بھی شاہ سے سجدہ ادا ہوا

عباس ہی شاہ پہ یہ کہہ کے مر گئے — مولا غلام حق نمک سے ادا ہوا

یون قید ہو کے شام کو جاتے ہین اہلبیت — ہر ایک دوسرے کے رسن مین بندھا ہوا

کھولا قبا کا جلد گریبان حسین نے — ہنگام ذبح شمر کا جب سامنا ہوا

پیری مین لاش اٹھا کے جوان کی چلے شاہ — کیا سوچتے تھے دل مین خدایا یہ کیا ہوا

اشعار ۱۷

لیجائینگے جنان مین تجھے خود امام دین
فاخر گناہ گار جو تو ہے تو کیا ہوا

سلام ۷

غل تھا فرس جو دیکھ کے شہ کو یہ کیا ہوا — بیٹھے جو زین پہ آپ تو گھوڑا کھڑا ہوا

کیا ذوالفقار شاہ کی تیزی بیان کرین — سن سے چلی جو سر پہ تو محشر بپا ہوا

فرمایا شہ نے فوج سے اسکا پسر ہون مین
نازل فلک سے جسکے لیے لافتا ہوا

چہرہ چھپے نہ کیون ہون ہر صف حسین کے
اب تک ہے قلب ماہ مین سکہ پڑا ہوا

سینے مین یون ہے داغ غم شاہ رنگ پر
گویا ہے اک گلاب کا تختہ کھلا ہوا

بولے حبیب فوج سے سنکر لڑینگے ہم
پیری سے گو کہ قد ہے ہمارا جھکا ہوا

رونے مین اشک جو صدف چشم سے گرا
گوہر کی وہ نظر مین دُر بے بہا ہوا

دیکھ جھپکائی شہ نے لگائی جو ہتھکٹی
شانے سے ہاتھ ہاتھ سے شانہ جدا ہوا

لبریز جام دل ہے ولائے حسین سے
ہے مے سے ساقیا مرا شیشہ بھرا ہوا

یون سوز غم نے قلب و جگر کو کیا کباب
گرتا ہے میری آنکھ سے آنسو جلا ہوا

بکھرے ہوئے ہیں دشت مین جو ریاض نبی کے پھول
ہے منزلون سے دامن صحرا لدا ہوا

آغوش چشم مین اسے رکھون نہ کس طرح
ہے طفل اشک نازو نعم سے پلا ہوا

سنکر چھٹون حسین کے غم مین نہ کسطرح
زردی سے جسم ہے ہمہ تن گھرا ہوا

مشتاق جنگ میں جو شہنشاہ مشرقین
در پہ عقاب خاص کھڑا ہو کھنچا ہوا

ای کلک جسکو دیکھ کر مانی بھی سر جھکائے
دکھلا وہ جنگ شاہ کا نقشہ کھنچا ہوا

مثلِ حباب بحر جہاں میں تھی زندگی
دم کی ہوا سے آپ مرا دم فنا ہوا

اشعار ۱۹

فاخر محبتوں پہ کسی کی نہ جائیو
بحر جہاں میں کسکا کوئی آشنا ہوا

سلام

عنبرین گیسوی شہ کا جو نظارا ہوتا
ڈھیلا آنکھوں کا سیہ سے عنبر سارا ہوتا

وسعتِ داغ جگر کا جو نظارا ہوتا
گھٹ کے خورشیدِ جہاں تاب بھی تارا ہوتا

رخِ پر نورِ شہِ دین کی جو کرتا تعریف
نون ہوتا مہ نو نقطہ ستارا ہوتا

روک لیتی نہ اگر جنگ میں تلوار حسینؑ
لال پھر خون سے دریا کا کنارا ہوتا

شہ کو ہوتی نہ اگر امتِ مرحومہ عزیز
تیر کھانا علی اصغرؑ کا گوارا ہوتا

شام میں جا کو الٹ دیتا ہر اک تخت یزید
جان نثاروں کو اگر شہ کا اشارا ہوتا

ہونٹھ سوکھے ہوئے دیکھے تھے شہ عالم کے — کسطرح خشک نہ دریا کا کنارا ہوتا
ہوتا ننھا سا گلا تو نہ ہدف اصغر کا — کاش پانی کی طلب مین نہ اشارا ہوتا
ڈبڈبا تے ہوئے آنکھون مین جو آنسو رہتے — گوشۂ چشم سمندر کا کنارا ہوتا
پاس زینب کو یہ تھا اُمت جد کا ورنہ — ہجر خواہر کو برادر کا گوارا ہوتا
قبر عباس کی ساحل پہ نہ کیونکر ہوتی — مسکن شیر نہ دریا کا کنارا ہوتا
ہوتے پابند نہ گر راہ خدا مین عابد — طوق و زنجیر پہننا نہ گوارا ہوتا
غرق پھر بحر تظلم مین نہ ہوتے شبیر — ایک تنکے کا جو بیکس کو سہارا ہوتا
بند ہو لینے تھے تو اے کاش شقی لے لیتا — پر سکینہ کو طمانچہ تو نہ مارا ہوتا
بے ردائی حرم پر جو بہاتا آنسو — گوشۂ چادر زہرا کا سہارا ہوتا
شہ نے قاسم سے کہا تمکو پلاتے پانی — جان عم آپ پہ قابو جو ہمارا ہوتا
شاہ کہتے تھے فرس سے کہ ہے مجبور حسینؑ — پانی دیتا مین تجھے گر کوئی چارا ہوتا

لاش پائی نہ سکینہ نے تو زینب نے کہا | بھائی کو اپنے ابی کہکے پکارا ہوتا

اشعار ۲۱	ہو گی بخشش نہ پھر امت کی کبھی ہو فاخر سر کٹانا نہ اگر شہ کو گوارا ہوتا	سلام ۸

جو کہ داغ غم شہ کل ہمیشہ ہوگا | دل کو سب داغون مین وہ شیر اکبر ہوگا
دم مین انبوہ ری ورود کا اثر ہوگا | حملہ ور رن مین جو ایک ایک لاور ہوگا
دیکھ لیگا رخ تابندہ شبیر اگر | صورت آئینہ حیران سکندر ہوگا
چوم کر رو کہ یہ کہتی تھی تو لے سے بہنی | حلق ہوگا ترا اور شمر کا خنجر ہوگا
ہو گی گر ایک فا اور ترقی اسکو | گھٹ کے خورشید بھی تھا سا اختر ہوگا
کہا بانو نے کہ اسدم مجھے کیا ہو گی خوشی | دودھ بڑھنی کیے جو قابل علی اصغر ہوگا
صدف چشم دکھائیگی جو نیسان کا اثر | گر کے آنکھو نسے ہر آنسو مرا گوہر ہوگا
جائیگی عمر کے وفا بھی نہ وفا دارون سے | ساتھ نیزہ و نیہ شاہ کے ہر سر ہوگا

آئینگے گیسوے شبیر کے جب دیوانے
دھجیان دھجیان سب قبا مین محشر ہوگا

چشم گریان کے مقابل مین جو یہ آئیگا
پانی پانی ابھی خجالت سے سمندر ہوگا

سر بکف آئینگے فریاد کو جب سبط نبی
عرصۂ حشر مین ایک اور بھی محشر ہوگا

شاہ کہتے تھے کہ پانی کے لیے اے بانو
ہدف تیر سہ پہلو علی اصغر ہوگا

اشک شوریدہ بہینگے جو غم سرور مین
نام پھر دیدۂ گریان کا سمندر ہوگا

تیغ کھینچینگے جو عباس دلاور دم جنگ
حشر ہر وار پہ ہر ضرب پہ محشر ہوگا

پیاسے دو دن کے جو ہونگے شہداے شبیر
شغل سب تشنہ لبون کا لب کوثر ہوگا

آتشین داغ کے ہونگے پر و بال اگر
نام پھر اسکا زمانے مین سمندر ہوگا

فاطمہ بھیجینگی خط فخر سلیمان کو اگر
نامہ لیجانے پہ ستیا رکبوتر ہوگا

رن مین الٹینگے جو شبیر دم جنگ نقاب
دشت عکس رخ انور سے منور ہوگا

سرخ رونے سے جو ہوگا لب شہ کے غم مین
دیدۂ تر مرا جام مے کوثر ہوگا

کہا بانو نے پھلے پھولے گا تیرا نخل مراد | سبزہ آغاز جو سر علی اکبر ہو گا

اشعار ۱۹	خوف کیا تیر کے گیے قبر سے مجکو فاخر دل مین داغ غم شہ مہر منور ہو گا	سلام ۹

ردیف بائے موحدہ

نور عین اسد حق ہی جو رن مین بیتاب | شیر جنگل مین ہین آہو ہین ختن مین بیتاب

سر شہ بحر حرم یون ہی لگن مین بیتاب | جسطرح ہوتا ہی مہتاب گہن مین بیتاب

جنگ اعدا مین کوئی دم مین کھچا چاہتی ہی | تیغ کیون ہی کمر شاہ زمن مین بیتاب

ایک رسی سی جو اٹھارہ بندھی ہین بازو | ہین غزالان حرم آج رسن مین بیتاب

ہی گل گلشن زہرا جو خزان ای بلبل | جسکو دیکھو نظر آتا ہی چمن مین بیتاب

شمر کھینچے ہوئے خنجر جو چلا آتا ہی | روح زہرا ہی تہ خاک کفن مین بیتاب

سر برہنہ حرم آئے ہین جو پیش حاکم | شاہ کا ہی سر پر نور لگن مین بیتاب

تڑپی جب کھا کی سنان دشمن ہمشکل نبی
پھر نہ کیون روح محمد ہو کفن مین بیتاب

دہشت برش شمشیر شہ عالم سے
روح رستم ہی تہ خاک کفن مین بیتاب

بلبل گلشن زہرا جو تہین عالم مین
ساتھ گلچین کے ہی صیاد چمن مین بیتاب

صدر مین کب دل روشن ہی غم شہ مین طپان
شمع ہی صورت پروانہ لگن مین بیتاب

بحر و بر مین ہی عیان فخر سلیمان کا الم
مچھلیان نہر مین بلبل ہین چمن مین بیتاب

دل پر داغ ہی کب سینہ زخمی مین سے
صورت برق ہی طاوس چمن مین بیتاب

شاہ مضطر ہین ادھر دید کو زیر خنجر
ہی ادھر فاطمہ بیمار وطن مین بیتاب

ہونٹہونکو چباتا پھرتا ہی میان لشکر
بحر ہی کیا عشق شہنشاہ زمن مین بیتاب

جوش پر تشنہ لبونکا ہی جو دریا ہی عطش
مثل ماہی ہی زبان سبکی دہن مین بیتاب

کیا گذرتی ہی دم ذبح شہ عالم پہ
روح حسنی کہ نبی کی ہی کفن مین بیتاب

تیر کھا کر جو تڑپتا ہی عطش سی ذو شیر
مچھلیان خلد کی ہین نہر لبن مین بیتاب

سلام	شوق دیدار محمد تک مجھے لے آیا ہے یا علی آپ سے فاخر ہو کفن میں بیتاب	اشعار
۱۰		۲۵

ردیف تاے مثناۃ فوقانی

پہر جہاد شیر جو آیا لب فرات
منہ سر کا اپنے تیغ سے پہیرا لب فرات

اک شور تھا کہ لاشۂ عباس کے لیے
آتا ہے مصطفیٰ کا نواسا لب فرات

سقاے اہلبیت کی جرأت ہو کیا بیان
لاکھوں سے لڑ کے مر گیا تنہا لب فرات

کہتے ہیں جبکہ ہاتھ جدا تن سے ہو گئے
عباس کا علم ہوا ٹھنڈا لب فرات

بولا عمر یہ پکار کے حسینؑ سے
عباس قتل ہو گیا پیاسا لب فرات

فرمایا شہ نے خاک ہے پانی کی جستجو
پیاسے جوان مر گئے کیا کیا لب فرات

خیرہ نگاہیں مردم آبی کی ہو گئیں
پنجہ نشان شہ کا جو چمکا لب فرات

فوجوں کا ذکر کیا ہے کہ سب ہیں پلٹ گئیں
منہ پر نہ کوئی شیر کے آیا لب فرات

عاشور کو حرارت خورشید یہ بڑھی
اک اک حباب ہو گیا چھالا لب فرات

عین حباب ہو گئی عباسؑ کو حیات
آنکھوں مین دم سمٹ کے جو آیا لب فرات

دل ڈر سے چاک پنجۂ مرجان کا ہو گیا
عباس نے علم کو جو گاڑا لب فرات

دل تشنہ دیون کے ہو گئے پانی سپاہ مین
شیر خدا کا شیر جو گونجا لب فرات

الیاس بولے کوثر و طوبیٰ بہم ہوئے
عکس نشان سبز جو چمکا لب فرات

یون رن پڑا تھا گھاٹ پہ سقائے شاہ سے
لہرا رہا تھا خون کا دریا لب فرات

اک ذوالفقار شاہ سے دو چار تھا تہلکہ
آفت تھی رن مین حشر تھا برپا لب فرات

آتش زنی خیمۂ شہ کیون نہ ہو قریب
عکس شفق حباب تک آیا لب فرات

عباس شہ سے کہتے تھے رہنے کی ہے یہ جا
دل چسپ کیا ہے دیکھیے سبزا لب فرات

کیا آبدار تیغ علمدار شاہ تھی
ڈوبا سپاہ شام کا بیڑا لب فرات

چمکی مثال برق علمدار کی حسام
بادل جو فوج شام کا چھایا لب فرات

عباس کے جو دوش پہ احمد کا ہو علم
گر جا ہی کیون نہ دین کا جھنڈا لبِ فرات

کچھ فکر مین کھڑے ہین جو عباس گھاٹ پہ
موجین بھی کھا رہی ہین تماشا لبِ فرات

بسمل جو مثل ماہی بے آب ہین طپان
عباس دیکھتے ہین تماشا لبِ فرات

عباس آب لیکے جو آتے خیام مین
لاشہ نہ مثل موج تڑپتا لبِ فرات

چھپٹے ہین تیغ کھینچکے اس فکر مین حسین
پامال ہو نہ شیر کا لاشا لبِ فرات

اشعار ۱۶

دریاے اشک دیدۂ فاخر سے بہ گئے
عباس کا خیال جو آیا لبِ فرات

سلام ۱۱

خوب ڈھونڈا نہ کوئی پایا دوست
ایک خالق ہی بس ہمارا دوست

ہی ترائی تو شیر کا مسکن
کیون نہ عباس کو ہو دریا دوست

حسن وہ ہی کہ خود اسی ہی پسند
کیون نہ یوسف کی ہو زلیخا دوست

چومتے کیون نہ پاے عابد کو
تھے کفِ پا کے خارِ صحرا دوست

چشم تر کو نہ کیوں عزیز رکھوں — ہوں میں بحر جہان میں دریا دوست

اپنے مطلب کے سب ہیں عالم میں — کب کسی کے ہیں اہل دنیا دوست

لشکر کین میں سب تھے دشمن جان — ایک حر تھا شہ ہدا کا دوست

عشق شہ میں ہی بادیہ گردی — مثل مجنوں ہوا ہوں صحرا دوست

گئی احمد جو عرش پر تنہا — دوست کے پاس آج آیا دوست

شاہ کہتے تھے جب شہید ہوا — چھٹ گیا ہمسے کیا ہمارا دوست

شاہ کہتے تھے ذکر دشمن کیا — مجھسے کرنے لگے کنارا دوست

شاہ کہتے تھے تھوڑے عرصہ میں — کوئی باقی رہا نہ میرا دوست

کون لیتا ہے بعد مرگ خبر — فاتحہ کو نہ کوئی آیا دوست

روح ہوتی ہی کب بدن سی جدا — مجھسے چھٹتا ہی مدتوں کا دوست

ہمنے دنیا میں سب کو دیکھ لیا — کوئی ہوتا نہیں کسی کا دوست

اشعار ۱۹	سبکو مرنا ہی ایک دن **فاخر** دیکھ اُٹھے جہان سی کیا کیا دوست	سلام ۱۳

ردیف ثاے مثلثہ

شاہ کہتے تھے کہ ہے ضعف بصر کیا باعث
نہین آتا ہے مرے آنکھون سے نظر کیا باعث

دل جلاتے نہین داغونکے شرر کیا باعث
آگ بھی میرا جلاتی نہین گھر کیا باعث

شاہ کہتے تھے اگر اکبر و اصغر کی ہے خیر
دل کے ہمراہ تڑپتا ہے جگر کیا باعث

جرأت و شوق شہادت تھا نہ گر حضرتکو
جنگ مین منہ پہ نلاتے تھے سپر کیا باعث

فاطمہ کہتی تھی وعدہ تو کیا تھا لیکن
آئی بھتیا مرے لینے کو نہ گھر کیا باعث

آہ بھی مین نے تو کھینچی نہین سوز غم مین
شعلہ داغ سے اُڑتے ہین شرر کیا باعث

کہتی تھی فاطمہ بھائی نہ ابھی تک آئے
نہین ہوتا مری آہونمین اثر کیا باعث

ہان یہ کہتی تھی گیا کیا علی اکبر ان کو
مجھ سے آیا بھی نہ ملنے کو پسر کیا باعث

بولے حیدر کہ بڑا تو تو جری تھا عجب
آج اٹھتی نہیں چہرہ سے سپر کیا باعث

شاہ فرماتے تھے عباس تو زندہ ہیں ابھی
بڑھتا جاتا ہے مرا درد جگر کیا باعث

کہتی تھی فاطمہ مدت ہوئی حضرت کو گئے
آج تک آئی نہ بابا کی خبر کیا باعث

بولی بانو یہ ذرا دیکھ تو جا کر فضہ
ابتک آیا نہ مرا رن سے پسر کیا باعث

بولی بیمار کہ ہو خیر سبھوں کی یا رب
بڑھ گیا آج مرا درد جگر کیا باعث

ستھا نہ اللہ کو منظور جو رنج حسنین
دو گیا بیچ سے کچھ حق کے گہر کیا باعث

بولی بانو سے یہ زینب مرا دل ہلتا ہے
شاہ کے میدان میں کی تیغ دو سر کیا باعث

آتے جاتے ہیں یہاں لوگ وہاں کو اکثر
پر کسی نے ادھر سے دم کی نہ خبر کیا باعث

فرقت اکبر و اصغر میں یہ بانو نے کہا
آج کچھ نہیں تپ پہ شمس و قمر کیا باعث

پختگی باعث افتاد جو دنیا میں نہیں
نخل کو گرتے ہیں ... کے ثمر کیا باعث

عیش و راحت نہیں کربلا کے ...

سلام ۱۳	آنکھوں سے دہر میں روتے ہیں بشر کیا باعث	اشعار ۲۳

ردیف جیم

زور و پنجہ ہے جو لشکر غدار کا مزاج
بیکس ہے ابن حیدر کرار کا مزاج

دی موت نے صدا کہ سر کج و ستمگر
بگڑا ہوا ہے سید ابرار کا مزاج

کہتے تھے شاہ بھائی کو میری ہے دستیاب
حیدر کی شان جعفر طیار کا مزاج

تھا شور فوج شام میں ہشیار گھات سے
برہم ہے بہر آب علمدار کا مزاج

گرما کے شہ نے باگ جو لی ہے سمند کی
بگڑا ہوا ہے جنگ میں رہوار کا مزاج

اک دم میں نار ریگ نے بدن کو جلا دیا
کیا آگ تھا حسین کے تلوار کا مزاج

کھینچے جو اپنے ہاتھ سے دست خدا کا لال
کیونکر نہ پھر ہو چرخ پہ تلوار کا مزاج

اکبر سے جو نبی کی شبیہ کیوں شہ کو ہوں عزیز
شکل نبی ہے حیدر کرار کا مزاج

کہتے تھے شاہ کیوں نہ بگڑ جائے وقت جنگ
نازک بہت ہے تیغ سے رہوار کا مزاج

جاتی جو آسمان پہ اُڑ کر قدم کی گرد — کیونکر نہ پھر ہو عرش پہ رہوار کا مزاج

باعث یہی تھا کر نہ سکے باپ کی مدد — ناساز تھا جو عابدِ بیمار کا مزاج

چشمانِ نورِ عینِ علی سے جو دی مثال — ملتا نہین ہے نرگسِ بیمار کا مزاج

لب سے سوا ہے چشمِ شہِ دین کی نازکی — لو بڑھ گیا مسیح سے بیمار کا مزاج

اک چشمِ دُر فشان سے ہوتی اسکو ہمسری — کیون ہے ہوا پہ ابرِ گہربار کا مزاج

اک حُر تھا اپنی ذات سے بس شہ کا دوستدار — لشکر کے برخلاف تھا سردار کا مزاج

بولے خلیل آگ سے نکلے جو تندرست — پانی سے سرد تر ہے کہین نار کا مزاج

چھوتی ہین جب کہ حضرتِ سجاد کے قدم — لیتا ہے نوک جھوک کی ہر خار کا مزاج

بیٹھے سنبھل کے زین پہ جب شاہ وقتِ جنگ — برہم کچھ اور ہو گیا رہوار کا مزاج

کیون فصلِ گل مین خار نہ لین گل سے نوک کی — اک رنگ پر ہے مفلس و زردار کا مزاج

کیا آب تھی گلے پہ اوتر کر جلا دیا — پانی سے آگ ہو گیا تلوار کا مزاج

پاس ادب تھا شاہ کا جبتک کمر مین تھی
کھنچتے ہی اور ہو گیا تلوار کا مزاج

عالی ہی چشم شہ کی لبونسی جو منزلت
ملتا نہین مسیح سے بیمار کا مزاج

اشعار ۲۳

فاخرہر ایک دہرسے جاتا ہی خالی ہاتھ
کیون ہو نہ ایک مفلس و زردار کا مزاج

سلام ۱۴

ردیف حاے مہملہ

کیونکر نہ بھاگی فوج گنہگار کی طرح
حضرت لڑین جو حیدر کرار کیطرح

نالے کرون جو بلبل گلزار کی طرح
کیونکر نہ دل دو نیم ہو منقار کیطرح

بوسہ لیا جو تیر نے حلق صغیر کا
منھ رہگیا کھلا ہوا سوفار کیطرح

بادل سیاہ شام کے آئے جو جھوم کے
چمکی حسام برق شرربار کیطرح

مردم کو کیون نہ خوف ہو فوج یزید مین
ابرو ہے شہ مین کاٹ ہی تلوار کیطرح

چمکی ادھر صفو نپہ کبھی اور کبھی ادھر
چل پھر ہی تیغ شاہ مین رہوار کیطرح

کیونکہ نہ اشک رشک درِ بے بہا بنے / برسے جو چشم ابر گہربار کیطرح

کشتی تن کی خیر ہو طوفان چشم سے / آیا ہی جوش قلزم زخار کیطرح

شعر ہوے کیوں نہ غیرت مسطر بنو زمین / پھرتا ہی دشت میں پہ پرکار کیطرح

فیض ثنا سے سرو ریاض قبول سے / ہون نغمہ سنج بلبل گلزار کیطرح

دست حسین ہم کے سر نے بصد ادب / سر رکھدیا قدم پہ گنہگار کی طرح

پھرتی ہے سب بسر و شہ احاطہ کیے ہوے / گردش ہے ذوالفقار کو پرکار کیطرح

رہتے ہیں شعر دائرہ بحر میں جو سب / گردش قلم کو ہی میری پہ پرکار کیطرح

نقطہ سمٹ کی تنگی ہے سپاہ شام / پھرتا ہو ذوالجناح جو پرکار کیطرح

لکھوں جو میں روانی تیغ امام دین / گردش ہو دائرہ کو بھی پرکار کیطرح

سرکا نہ ایک گام بھی اپنی جگہ سے میں / چھٹتا نہ ان کا پاؤں تھا پرکار کیطرح

مژگان شہ کی یاد سے کیونکر نہ ہو قلب / چھدتا ہو دلمیں نشتر الم خار کیطرح

کیا بچتی رن میں مرگ مفاجات لعین
گرتے ہی تیغ برق شرربار کی طرح

فریاد منکر رن میں شبیہ رسول کی
پہنچے حسین حیدر کرار کی طرح

کھینچے جو تیر سینۂ اقدس سے شاہ نے
سینہ زخم کا کھلا رہا سوفار کی طرح

ناگفتہ بہ عمر نے کہا کچھ جو شاہ سے
عباس جھپٹے حیدر کرار کی طرح

صدموں سے بیہوش ہو گئے اک دو پہر شاہ
زخم نے کھلایا آپ کو ازار کی طرح

اشعار ۱۵

فاخر مرے دلا ہی علی سے جو مست ہے
بیہوش کب وہ ہوتا ہے میخوار کی طرح

سلام ۱۵

دیکھوں جمال مہدی دین کا کسی طرح
اٹھے کہیں غیاب کا پردا کسی طرح

دیکھیں نہیں لحد میں رخ مولا کسی طرح
دکھلائے شاہ نور کا تڑکا کسی طرح

خجالت ہوئی یہ چہرۂ پر نور شاہ سے
رخ مہر نے ادھر کو نہ پھیرا کسی طرح

ہوگا کبھی نہ حضرت عباس سا جری
مرنے پہ بھی نہ نہر کو چھوڑا کسی طرح

مقتل میں شہ یہ کہتے تھے اے خالق جہان | ملجا ہے بھائی کا مجھے لاشا کسی طرح
یہ دیکھو کسطرح رخ شہ بے مثال دون | پھر فلک دکھائے تو چہرہ کسی طرح
سیلاب اشک کیا غم شبیر میں تھمے | رکتا نہیں ہے باڑھ پہ دریا کسی طرح
اک شور تھا کہ جان لڑا دو لڑائی میں | عباس لینے پائے نہ دریا کسی طرح
اللہ رے صبر پیاس میں انصار شاہ کا | دریا کو آنکھ اٹھا کے نہ دیکھا کسی طرح
پی آب بے حسینؑ یہ اتنا فرو دون میں | اشکوں سے تر ہو دامن صحرا کسی طرح
کیا کیا ہوا نہ خاک اڑائی نہ دشت میں | لیکن نہ ذوالجناح کو پایا کسی طرح
اکبر چلے جو رن کو تو زینب نے یہ کہا | بیٹا دکھا دے پھر مجھے چہرہ کسی طرح
کہتا تھا ذوالجناح جو میں ہوں وہی | دیکھا نہ شہ کا جن نے بچایا کسی طرح
دکھلا دوں میں جو بزم کو رنگینی کلام | گویا نہ پھر ہو بلبل شیدا کسی طرح

فاخرؔ وہ ناتوان ہوں غم شہ میں گر کے ہیں

سلام ۱۶	اٹھانہ مثل نقش کف پا کسی طرح	اشعار ۱۵

حافظ ہو گر علی سا مسیحا کسی طرح	ٹوٹے کبھی نفس کا نہ رشتہ کسی طرح
سنتی اگر فصاحت مولا کسی طرح	ہوتے کبھی کلیم نہ گویا کسی طرح
کیونکر سکون ہو پیاس میں اطفال شاہ کو	دیکھا نہ دور سے بھی تو دریا کسی طرح
عباسؑ کہتے تھے مجھے ہاتھوں کا غم نہیں	مشکیزہ رہا نہ ہو علم لب دریا کسی طرح
وہ ناتوان ہوں ماتم سجاد زار میں	آنسو کا تار جس سے نہ ٹوٹا کسی طرح
کہتی تھی شہ رلاؤ نہ اتنا حسینؑ کو	سمجھو تو قدر باپ کی بیٹا کسی طرح
دو ٹکڑے صاف ہوں سپر ماہ کی ابھی	پڑ جائے تیغ شہ کا جو سایا کسی طرح
عباسؑ کو خدا نے بنایا تھا وہ اسد	ضیغم بھی جس کے آگے نہ ٹھہرا کسی طرح
دوزخ سے عاصیوں کو نہ ملتی اگر نجات	خیمہ امام دیں کا نہ جلتا کسی طرح
باندھی نہ جاتی نیزے سے گیسوئے شہ اگر	سینوں میں دم ہمارا نہ الجھتا کسی طرح

ہاتھوں سے دل کو تھامے نہ کیونکر پسرِ حسینؑ
رُکتا نہیں ہے گود کا پالا کسی طرح

گر غمِ حسینؑ سے آنسو نہ کچھ تھمے
سدّ سے بھی رُکا نہ یہ دریا کسی طرح

قاسم سے کچھ کہا نہ گیا گبرانے شرم سے
دامن مگر نہ ہاتھ سے چھوڑا کسی طرح

سجاد راہِ حق میں یہ پابندِ درد تھے
کھینچا نہ جھک کے پانوں سے کانٹا کسی طرح

اشعار ۲۲ — سلام ۱۷

فاخر غمِ حسین میں ایسا ضعیف ہوں
مانندِ اشک گر کے نہ اُٹھا کسی طرح

ردیف خاے معجمہ

عابد کی خون پاشی سے ہے سب سبزہ زار سرخ
ہے فرشِ خون میں زمرّدِ نگار سرخ

ہے چھوٹ سے حنا لگا نہ کیوں سبزہ زار سرخ
جب مثل خون ہو قصرِ شہِ ذی وقار سرخ

اسطرح سے مرا ہے دلِ زخمدار سرخ
جسطرح سے بہار میں ہو لالہ زار سرخ

کب لختِ دل سے ہے مژۂ اشکبار سرخ
ہے گل کی جوشِ رنگ سے ایک ایک خار سرخ

اعدا کا خون پی کی نکھرتی ہی دمبدم
مثل عروس کھنچتان رہے ذوالفقار سرخ

روتا ہون خون آنکھون سی کب بادشاہ بین
گرتے ہین لو صدف سی در شاہوار سرخ

دل خون ہی یا دگیسوے مشکین شاہ بین
آنسو بہا رہا ہی غزال تتار سرخ

قبر حسن پہ خون جو روتی ہین شاہ دین
ہر ہو گئی ہی لوح زمرد نگار سرخ

روتی ہین گیسوے شہ والا کی یاد مین
آنکھین ہین لال یا ہین غزال تتار سرخ

رویا جو خون بعد قضا بادشاہ دین
کیسا ہو کفن میرا زیب مزار سرخ

آنکھین ہین دونون لوہو کی یون روتے خون کے لال
جیسے کوئی ہو آہوے ملک تتار سرخ

پھینکا لہو جو اصغر نادان کا شاہ نے
مثل زمین ہوا افلاک زرنگار سرخ

خوناب دل مین گرتے ہین آنکھون سی بخت دل
اولون کی ساتھ پڑتی ہی دیکھو بہار سرخ

ڈھالین سیاہ کارونکی خون مین ہوئین جو لال
زنگی بچارے ہو گیا لو زنگبار سرخ

گرمی مین دوپہر کی جلا کھون سی ہی دغا
ہی دھوپ سی رخ شہ عالی وقار سرخ

ناوک جگر کو زور سی کھینچی ہین اسطرح
ہی خون سے قباے شہ ذی وقار سرخ

اسدم یقین قتل شہ کربلا ہوا
شیشے مین فاطمہ نے جو دیکھا غبار سرخ

تقلید اسنے کی ہین شہیدونکی حال کی
ہی شکل زخم چہرۂ شمع مزار سرخ

اک یہ بھی تھی علامت قتل امام ہین
اٹھا جو کربلا کو زمین سے غبار سرخ

سلام ۱۸	فاخر غم حسین مین دل ہو جو پاش پاش سینہ نہ کیون ہو پھر صفت لالہ زار سرخ	ہشتار ۱۷

ردیف دال مہملہ

نہ کسطرح کرے دل بھر حفظ جان فریاد
کہ اوکے لیے کرتے ہین پاسبان فریاد

فلک پہ جا کے گئے تا بہ لامکان فریاد
پہونچ گئی مری دیکھو کہان کہان فریاد

عدم ملک مین باغ جنان مین قدسین
غم حسین مین کی ہی کہان کہان فریاد

صدا یہ راہ مین آتی ہی یہ عابد سے
ہمارے حال پہ کرتی ہین بیڑیان فریاد

نشانہ تیر کا کوئی جو بیٹھا ہو جاے | نہ کسطرح کرے چلا کی پھر کمان فریاد
میان سینہ پہ داغ یون ہوئی لالہ نان | کہ جیسے باغ مین کرتے ہین باغبان فریاد
عطش سے صورت سیماب ہون طپان جو صغیر | تڑپ تڑپ کی کرین ننہی بیان فریاد
مہار اونٹ کی کھینچین جو سید سجاد | چٹک چٹک کی کرین کیون نہ انگلیان فریاد
سبھونکو گریہ یعقوب کا گمان ہوتا | غم پسر مین جو کرتے شہ زمان فریاد
قوی بھی سن نہین سکتے ہین نالہ سجاد | کچھ ایسے درد سے کرتا ہے ناتوان فریاد
کہا حسین نے یاد آئیگی جو حشر مین پیاس | کرینگے حق سے زبان لب و دہان فریاد
طپان جو ہوئین ہین شہ مثل ماہی بے آب | تڑپ تڑپ کی کرین کیون نہ مچھلیان فریاد
وہ ناتوان ہون کہ آئی نہ تا بہ گوش صدا | کبھی کرون بھی اگر بہر امتحان فریاد
سکینہ کہتی تھی زندان مین ہو کہان بابا | نگاہبان مجھے دیتے ہین گھڑکیان فریاد
اٹھائی دولہ جو انونکے داغ پیری مین | مگر حسین کے آئی نہ تا زبان فریاد

لگایا حلق پہ وہ حرملہ نے تیر ستم | تڑپ کے کرنے لگا جس سے بے زبان فریاد

اشعار ۱۷

غم حسین سے دنیا میں آج تک فاخر
زبان موج سے کرتی ہیں مچھلیان فریاد

سلام ۱۹

غلط ہے آئی تھی کب شہ کے تا زبان فریاد
بھلا حسین سا صابر کہاں کہاں فریاد

نہ ہر قدم پہ کرون کیون مین نیم جان فریاد
کہ اٹھتے بیٹھتے کرتے ہین ناتوان فریاد

خیال گیسوئے اکبر مین دل ہے یون نالان
کہ جیسے رات کو کرتے ہین پاسبان فریاد

کہا یہ شاہ نے بھائی کے ہاتھ جب ہین قلم
کرین نہ کیون میری بازو کی مچھلیان فریاد

جو دیکھے اصغر ابرو کمان کی بیتابی
کڑک کڑک کے کرے کیون نہ ہر کمان فریاد

لحد مین عالم رویا مین دل ہوا نالان
اندھیری رات مین کی ہے کہان کہان فریاد

غضب مین تو دل کی شمشیر جب تھی شبیر
صف یمین غل ہوا یا شاہ دو جہان فریاد

ابھی تلک ہے یہ تاثیر غربت سجاد
کہ بانگ ناگ سے کرتا ہے کاروان فریاد

نہ سنتا ایک بھی آواز استغاثہ کی	حسینؑ کرتے نہ گر بہر امتحان فریاد
نجانے راہ میں عابد پہ کیا گذرتی ہے	ہر اک قدم پہ جو کرتی ہیں بیڑیاں فریاد
ازل سے روح نبی نے مصیبت شہ میں	جو بے زبان کبھی نالے تو بے دہان فریاد
خیال آتا ہے جب کاروان عابد کا	جرس کی طرح سے کرتا ہے دل فغان فریاد
بڑھا ہے راہ میں یہ ضعف عابد بیمار	کہ دل سے آ نہیں سکتی ہے تا زبان فریاد
کشاں کشاں جو لیے جاتی ہیں اسیروں کو	سر حسینؑ سے کرتی ہیں بیبیاں فریاد
چلا ہے قافلہ رو خونکا سوے ملک عدم	جرس کی طرح سے کرتی ہیں ہچکیاں فریاد
صدا یہ رعد سے آتی ہے گرجنے میں	غم حسینؑ میں کرتا ہے آسمان فریاد

اشعار ۱۷	دم فشار ہے **فاخر** یہ یا علی ولی مدد کو آئے کرتے ہیں استخوان فریاد	سلام ۳۰

ردیف ذال معجمہ

سنو قلم سے اگر حال بے زبان کاغذ ۔ تو سینہ میں ابھی کرنے لگے فغان کاغذ

سنے جو حال غم شاہ دو جہان کاغذ ۔ کرے زبان قلم سے نہ کیون فغان کاغذ

لکھون جو حدت خورشید روز عاشورہ ۔ مثال سنگ ابھی ہو شرر فشان کاغذ

دم اخیر جو آیا ہے قاصد صغرا ۔ نہ رو دین دیکھے کیو بکرشمہ زبان کاغذ

رقم کرون میں جو احوال بخشش حیدر ۔ تو فیض جود سے ہو جاے زر فشان کاغذ

گل ریاض نبی کی لکھون جو رنگینی ۔ نہ کسطرح سے بنے تختہ جنان کاغذ

رقم کرون جو دل بیقرار شاہ کا حال ۔ مثال برق کرے نالہ و فغان کاغذ

جو فصل گل مین لکھون تیغ شاہ کو جوہر ۔ تو مثل غنچہ نہ کیونکر ہو زر فشان کاغذ

تمام صفحہ جو مسطر کشیدہ ہے اسکا ۔ نہ کسطرح سے ہو مانند کہکشان کاغذ

لکھو جو خال جبین مہ علی کی ثنا ۔ ستارے سے نہ لگے نقطے تو آسمان کاغذ

لکھون جو حال میں زردی جسم عابد کا ۔ تو صاف صاف دے خوشبوے زعفران کاغذ

لکھوں جو اسپہ میں حرفِ اسیریٔ عابد
تو پہنے کیوں نہ دوا اثر کی بیڑیاں کاغذ

شبیہ اصغر مہرو اگر قلم کھینچے
تو ٹکڑے ٹکڑے ہو سب صورت کتان کاغذ

رقم ہو شمہ اگر سوزش تپ سجاد
تو دم میں جل کے کرے نالہ دُخان کاغذ

لکھوں جو قافلۂ اہلبیت کی روداد
فغان کرے صفت زنگ کاروان کاغذ

مثال بید لرزتے ہیں ہاتھ صغرا کے
پے حسین جو لکھتی ہے ناتوان کاغذ

اشعار ۲۵	مثال دون ورق آفتاب سے فاخر جو دستیاب کہیں سے ہو زرفشان کاغذ	سلام ۲۱

ردیف راے مہملہ

نہ فتحیاب ہوئی پر وہ فوج سرور پر
ہزاروں حملے کیے لاکھوں نے بہتر پر

کسی نے قتل جو ہو کر پیاسے کوثر پر
تو دوڑ دوڑ کے گرتی ہیں وہ بیٹا غمر پر

خیال تشنگیٔ شاہ دین جب گذرا
غش آیا ساقیٔ کوثر کو حوض کوثر پر

کہا مریض نے یارب دیا تو ہے خط شوق / نہ آفت آئے کہیں راہ میں کبوتر پہ
چلا ہے کب یہ خط شوق فاطمہ لیکر / رکھا ہے تاج سلیمان سر کبوتر پہ
چلا جو فخر سلیمان کے پاس خط لیکر / گمان بال ہما ہے پر کبوتر پہ
جو دیکھا فخر سلیمانکو خون میں غلطان / چلی الم کی چھری گردن کبوتر پہ
کہا یہ دیکھ کے صغرا نے خیر ہو یارب / پڑا ہے خون یہ کسکا پر کبوتر پہ
بھلا جہان میں گوہر کی آبرو کیا ہو / کہ فوق رکھتا ہے آنسو ہر اک اختر پہ
یہ قتل شوق ہے انصار شاہ والا کو / کہ دوڑ دوڑ کے رکھتے ہیں حلق خنجر پہ
اوڑا کے آئے فرس میں جب شبیہ نبی / ہوا براق کا دھوکا عقاب اکبر پہ
جو پھر کی قید سے سجاد آئے مقتل میں / چڑھائی اشکوں کی چادر مزار سرور پہ
شہید ہوتے نہ کیوں خوشی سے مقتل میں / کہ مہر آپ ہی خود کی تھی اپنے محضر پہ
ہدف کیا یوہیں سینے میں دل شہ دیں کا / کہ جیسے تیر لگائے تھے نعش شبر پہ

لہو کو پونچھ کے تلوار میان مین رکھی
نگاہ کی جو دم عصر شہ نے محضر پہ

یہ قلب پھنکتا تھا پیاسو نکا تشنہ کامی سے
کہ حلق دوڑ کر رکھتی تھی آب خنجر پہ

جب آئی کان مین آواز استغاثۂ شاہ
تو اٹھکے گر پڑے سجاد زار بستر پہ

کہا حسین نے اے شمر روک لے خنجر
گلا جناب نبی نے رکھا ہی خنجر پہ

ادب سے جھک گیے جو جوش تھے فوجون مین
گمان ختم رسل کا ہوا جب اکبر پہ

گرین زمین پہ پشت فرس سے کیون نہ حسین
ہزارون تیر جو پڑ جائین جسم لاغر پہ

نہ کس طرح سے گرین تشنہ کام صورت خضر
گمان آب بقا ہو جب آب خنجر پہ

چھپ گیا جسم جو صدمون سے شاہ کا لاغر
کہ خون نکلا ایک بھی دھبا لگا نہ خنجر پہ

پسینہ آ گیا ماتھے پہ ڈھل گیا منکا
لگا خدنگ جو آ کر گلوئے اصغر پہ

بڑی تلاش مین پایا ہی ریگ پر جو طپان
گرے وہین دوڑ کے شبیر لاش اکبر پہ

اشعار ۱۷	صدائے گریۂ زہرا اٹھی ہی اے فاخر	سلام ۲۲

پڑھا ہے یہ شعر شہ جو میں نے ممبر پہ

دکھلا دے کلک درد کی تصویر کھینچکر
زخموں سے شہ نکالتے ہیں تیر کھینچکر

ہمت بڑھی یہ شاہ کی شمشیر کھینچکر
اک آہ کی نہ زخم سے شہ نے تو تیر کھینچکر

سینے سے پھینکا شہ نے وہاں تیر کھینچکر
ہاں آہ دل سے نکلی ہمشیر کھینچکر

اللہ رے صبر شاہ کا شمشیر کھینچکر
قاتل کو زخم تن سے دیے تیر کھینچکر

دو چار تیر آگئے جب قریب شاہ
عباس اٹھ کھڑے ہوئے شمشیر کھینچکر

میدان سے بھاگتی ہے جدھر شام کی سپاہ
لاتی ہے منہ پہ تیغ کی تقدیر کھینچکر

پہونچے ارم میں گلشن ہستی کو چھوڑ کر
اک آہ سرد صغرے نے شبیر کھینچکر

زینب کے لاڈلوں کو نہ ملتی رضائے جنگ
رکھ لیتے گر گلے پہ نہ شمشیر کھینچکر

عباس کے مزار کا آتا ہے جب خیال
روتے ہیں خط زمین پہ شبیر کھینچکر

کوئی نہ پڑھ سکا خط پیشانی آج تک
لکھا غضب ہے کاتب تقدیر کھینچکر

وسن بیس اور تن پہ شہ دین کے پڑ گئے
دو چار پھپھولے زخم سے گر تیر کھینچکر

مانی بھی مثل خامہ ہو عالم میں رو سیاہ
دکھلا دوں جنگ شہ کی جو تصویر کھینچکر

کسطرح قطع اس سے ہو راہ دراز شام
رکھتا ہو ہر قدم پہ جو زنجیر کھینچکر

اکبر کی لاش آئی تو غش کھا کے گر پڑی
اک آہ سرو زینب دلگیر کھینچکر

کیوں متصل رجز پڑھیں جنگ میں حسین
رکتی بھی ہے زبان کہیں شمشیر کھینچکر

عباس سے ملول ہوئے فوج کے جوان
بچے جو آئے جنگ کو شمشیر کھینچکر

اشعار ۱۰	فاخر تمام ہو گئے زینب کے سامنے پاؤں زمین پہ اکبر دلگیر کھینچکر	سلام ۲۳

ردیف زای معجمہ

خدا کو ہیں جیسے پیمبر عزیز
نبی کو ہیں اوسطرح حیدر عزیز

کہا شہ نے یہ ہیں شبیہ نبی
مجھے کیوں نہ دل سے ہوں اکبر عزیز

عطا اک سی دختر ہوئی اک سی تیغ — خدا و نبی کو ہین حیدر عزیز

قدمبوسی شاہ ہو گی نصیب — مجھے کیون نہ ہو روز محشر عزیز

نبی شہر یثرب جو بازار مصر — نہ کیون مثل یوسف ہو اکبر عزیز

نہ کیون خال ابروے شہ ہون پسند — کہ ہوتا ہی خنجر کا جوہر عزیز

یون آنکھون کو میرے ہین آنسو پسند — صدف کو ہون جس طرح گوہر عزیز

کیا عہد طفلی سے مرنا قبول — نہ کیون حلق شہ کو خنجر عزیز

سر شاہ نیزے پہ یاد آگیا — نہ کیونکر ہو خورشید محشر عزیز

اشعار ۲۰	عزادار و غمخوار شبیر ہے رکھے کیون نہ **فاخر** کو حیدر عزیز	سلام ۲۴

کیا سنتی حرم عابد دلگیر کی آواز — جاتی تھی فلک تک غل و زنجیر کی آواز

دی نیزۂ خامہ جو پہ تیر کی آواز — آئی دل حاسد سے بھی نخچیر کی آواز

شبیر تڑپ جاتے تھے مقتل میں دم بھر | آجاتی تھی جب نالۂ ہمشیر کی آواز

نالاں ہے ابھی تک یہ اسیری پہ کسیکے | آتی ہے جو ہر گام پہ زنجیر کی آواز

عباس یہ ہر وار پہ کہتے تھے دم جنگ | کانوں کو بھلی لگتی ہے شمشیر کی آواز

سمجھے یہ کہ مرحب کو کیا قتل علی نے | جسوقت نبی نے سنی تکبیر کی آواز

ہو جاتا تھا دھوکا انھیں ہر آن صدا کا | جب سنتے تھے شہ زینب دلگیر کی آواز

جب سمجھا ہوا گردن اصغر کا تصور | آنے لگی کانوں میں پہ تیر کی آواز

رونے لگے منہ پھیر کے فوجوں میں ستمگر | جسوقت سنی نالۂ شبیر کی آواز

غربت میں جو مونس تھا سجاد کا کوئی | بہلاتی تھی دل آپکا زنجیر کی آواز

سینوں میں جگر کانپ گئی اہل جفا کے | غصہ میں سنی جب شہ دلگیر کی آواز

اتنے میں گلا کٹ گیا سید کا بدن سے | نکلی تھی نہ منہ سے ابھی تکبیر کی آواز

دنیا میں نہ پابند محن ہو کوئی ایسا | تھی پانوں میں عابد کے یہ زنجیر کی آواز

ہر گام پہ عابد کے لیے کرتے تھے نالے
دل سبکے ہلا دیتی تھی زنجیر کی آواز

سوتے ہین جو عابد کو ہلا دیتے تھے اعدا
غل کرکے جگا دیتی تھی زنجیر کی آواز

چلتی تھی جو میدان مین شپاشپ شہ دلگیر
گردون سے گذر جاتی تھی شمشیر کی آواز

غصے مین جو للکارتی تھی مثل یداللہ
چھا جاتی تھی دولاکھ پہ شبیر کی آواز

یہ ضعف تھا کانون تلک آئی نہ ہونٹسے
نکلی بھی اگر عابد دلگیر کی آواز

کہتے ہین جدا ہو گیا جب سر شہ دین کا
آتی تھی کٹے حلق سے تکبیر کی آواز

اشعار ۲۵	فاخر یہی محشر مین کہونگا مین خدا سے یارب تو سنا دے مجھے شبیر کی آواز	سلام ۲۵

ردیف سین مہملہ

عباس کب ہین اگر گلگون قبا کے پاس
گویا علی کھڑے ہین رسول خدا کے پاس

ہمسر کی اپنی کرتے ہین سب انتہا کی یاس
کیونکر نہو مسیح کو خاک شفا کی پاس

نیزے پہ سر ہیں جو ہیں سرِ شاہِ ہدا کی پاس ❊ کوکب ہوں جیسے چرخ پہ بدرالدجا کی پاس
سب کچھ ہی رطب و یابس عالم خدا کی پاس ❊ ہاں عاجزی و عجز نہیں کبریا کی پاس
توصیف اس سے بڑھکے ہو کیا ذوالفقار کی ❊ برسوں رہی جنابِ شہِ لافتا کی پاس
دلمیں جگر دو سوزِ غم و اشک و آہ ہیں ❊ ہمکو ہیں خاک و آتش و آب و ہوا کی پاس
ماں نے جو پوچھا حال پسر شہ نے یہ کہا ❊ اکبر گئے جناب رسولخدا کی پاس
بے آب تین دن سے جو تھی فرطِ تشنگی ❊ مشکیزہ لے کے آئی سکینہ چچا کی پاس
عباس جب گرے تو یہ شبیر نے کہا ❊ پہنچا دو ہاتھ تھام کے بیٹا چچا کی پاس
لختِ جگر کہاں ہیں مژہ پر تو اشک ہیں ❊ ہاں لعل شبچراغ دُرِ بے بہا کی پاس
کہتے تھے شہ کہ بس اکبر و عباس گئے ❊ قاسم بھی جا چکے حسنِ مجتبیٰ کی پاس
کیا بزدلی تھی دور سے لڑتے تھے اہلِ شر ❊ آیا نہ اک بھی لاکھوں میں شاہ ہدا کی پاس
برباد کر دیا مری مشتِ غبار کو ❊ جز خاک اُڑانے کے ہے بھلا کیا ہوا کے پاس

عکسِ شفق پڑی نہ رخِ زرد شہ پہ کیوں ۔ آتی ہے کاہ دوڑ کے خود کہربا کے پاس

فوراً خدا نے بچۂ آہو عطا کیا ۔ طفلی میں روتے آئے جو شہ مصطفیٰ کے پاس

کہتا تھا حر کرینگے نہ کیوں عیب پوشیاں ۔ آیا ہوں چھپ کے شکوہ امامِ ہدا کے پاس

رونے کی بی بیوں کی صدا آئی دشت سے ۔ پہونچا جو کاروانِ حرم کربلا کے پاس

زینب یہ بولی آئیے یا مرتضیٰ علی ۔ شمر آیا تیغ کھینچ کے شاہِ ہدا کے پاس

فضہ پکاری خیر ہو رانڈوں کی ای کریم ۔ فوج آ گئی ہے لوٹ کو دولتسرا کے پاس

گرتے ہیں آ کے تیغ پہ انصارِ شاہ سب ۔ جاتے ہیں پیاسے دوڑ کے آبِ بقا کے پاس

میکال و جبرئیل و ملایک جلو میں ہیں ۔ جاتے ہیں کس شکوہ سے احمد خدا کے پاس

چھوڑا نہ ساتھ مر کے بھی انصارِ شاہ نے ۔ قبریں ہیں سب کی مرقدِ شاہِ ہدا کے پاس

تھا شور کب شبیہ محمد کا کوچ ہے ۔ دنیا سے پھر چلے ہیں پیمبر خدا کے پاس

دربار عام گرم ہے مر کر بھی دشت میں ۔ لاشے پڑے ہیں لاشۂ شاہِ ہدا کے پاس

اشعار ۱۹	فاخر کی التجا ہی خدائے کریم سے مدفن مرا ہو قبر شہ لافتا کے پاس	سلام ۳۶

ردیف شین معجمہ

کعبہ کو یون ہی حیدر کرار کی تلاش
جیسے صدف کو ہو دُر شہوار کی تلاش

شبیر کو ہی عابد غمخوار کی تلاش
لو دیکھو ہی مسیح کو بیمار کی تلاش

بلبل کو یون ہی غنچۂ زردار کی تلاش
مفلس کو جیسے ہی زر و دینار کی تلاش

ہو شہ کو کیون نہ شمر ستمگار کی تلاش
جب حلق کو ہو خنجر خونخوار کی تلاش

جھپٹے ہین تیغ کھینچ کے کب بے سبب حسین
سردار کو ہی لاش علمدار کی تلاش

پھرتا تھا کو بکو جو رسالہ لیے ہوئے
حُر جری کو تھی شہ ابرار کی تلاش

یون زخم تیغ و تیر کی تھی شہ کو آرزو
جیسے ہو عندلیب کو گلزار کی تلاش

باعث جو یہ ہو نشو نما کا جہان مین
پھر کیون نہ ہو مسیح کو بیمار کی تلاش

اکبر کی خط سے کوئی کیونکر رکھوں نہ دوست ۔ ہی زخم دلکو مرہم زنگار کی تلاش

خیمہ میں بعد شاہ جو آئی ہیں لوٹ کو ۔ طامعونکو ہی زیور و دینار کی تلاش

ڈھونڈھا کریگی دم میں اٹھیں آپ تیغ شاہ ۔ ہونا رہونکو تیغ شرربار کی تلاش

پائینگی گر دبھی نہ کبھی ذوالجناح کی ۔ بیکار پھر ہوا اکو ہی رہوار کی تلاش

عاشور کا جو وعدہ ہی آپکا خلد میں ۔ حورونکو ہی حسین کی انصار کی تلاش

جو بھاگا اسکو ڈھونڈھ کو لاؤنگی میں وکیا ۔ اللہ ری تیغ سید ابرار کی تلاش

اسباب قید لیکی جو آئی ہیں بعد شاہ ۔ جلادونکو ہی عابد بیمار کی تلاش

پہونچی ہی تو رتاب پر جبریل کاٹ کر ۔ اللہ ری تیغ حیدر کرار کی تلاش

کب ڈھونڈھتی ہیں نہیں شبیہ نبی کو شاہ ۔ ہی مرتضی کو احمد مختار کی تلاش

ابروی شہ کا آگیا رونا میں جب خیال ۔ اٹھ اٹھ کی فرش خواب تلوار کی تلاش

دوزخ میں لے چلے ہیں ملایک کشاں کشاں

سلام ۲۷	فاخر نہ کیون ہو رحمت غفار کی تلاش	اشعار ۷

ردیف صاد مہملہ

حضرت ہی کو کیون نہ ہو شاہ ہدا کی حرص
ہوتی ہے آشنا کو صد آشنا کی حرص

اک عمر سے شوق زیارت مین ہین ہمین
لائی مجھے کہان سے کہان کربلا کی حرص

جب جب کہ خون پیتی تھی فوج شریر کا
بڑھتی تھی اور تیغ شہ لافتا کی حرص

سو سو طرح کی پائی ہین سب لذتین
کیونکر نہ مر کے اور ہو خاک شفا کی حرص

آیا ہون شوق آہ غم شہ سے کہان
لو آئی ہے اوڑا کے عدم سے ہوا کی حرص

بڑھتی ہی جاتی ہین شب معراج پیش حق
اللہ رے جناب رسول خدا کی حرص

سلام ۲۸	اپنے کلام نو کا ہے سحبان سے داد خواہ فاخر ہے ابتدا مین تجھ انتہا کی حرص	اشعار ۱۱

ردیف ضاد

طالع گدا کو مسند زر پر سے کیا غرض
جو خاکسار ہو اُسے بستر سے کیا غرض

فضہ کہتی تھی کہ سب ہین تن ہی راہ مین فدا
اصغر سے کیا غرض مجھے اکبر سے کیا غرض

فرماتے تھے یہ شوق شہادتمین شاہ دین
سب بار دوش ہے مجھے اب سر سے کیا غرض

سر دین جو شاہ بخشش امت کے واسطے
شیعونکو پھر ہو وحشت محشر سے کیا غرض

زینب یہ بولی جاؤنگی مقتلمین ننگے سر
مقنع سے کیا غرض مجھے چادر سے کیا غرض

زینت یہ بولی مین نہ رہونگی یہان کبھی
جب جا نہو حسین تو اُس گھر سے کیا غرض

شہ کہتے تھے کہ آب اسے دو تو ظالمون
تمکو تو مجھ سے کام ہے اصغر سے کیا غرض

منظور جبکہ شاہ کو مرنا ہو ہر طرح
پھر تیغ و تیر و نیزہ و خنجر سے کیا غرض

دشمن ہو جو کہ آل کا انکو جہان مین
پھر اُس عدو کو شافع محشر سے کیا غرض

پانی حسین کو نہ دیا جس نے تا بمرگ
پھر اُس دنی کو ساقی کوثر سے کیا غرض

اشعار ۹	فاخر ہون عندلیب گلستان مرتضیٰ	سلام ۲۶

چھکون گا باغ خلد مین میسر کیا غرض

اشعار ۹ — سلام ۳۰

ردیف طاے مطبقہ

کب نمو ہی پسر سید ابرار کا خط
بڑھ کے تفسیر سے ہی مصحف رخسار کا خط

ہو گی بیتاب بانو بھی دو کچھ پیغام
لے کے قاصد جو چلا فاطمہ بیمار کا خط

جنگ مین آپ جو مشتاق شہادت تھے حسین
جادۂ راہ عدم مین گیا تلوار کا خط

شوق مین فاطمہ بیمار یہی کہتی تھی
دیکھیے آتا ہی کب سید ابرار کا خط

پاس عیسی کے جو زرد آیا ہو مثل مدقوق
حال بیمار کہہ دیتا ہی بیمار کا خط

بسکہ مضمون شکایت تھے لکھے صغرا نے
لاش اکبر پہ پڑھا شاہ نے بیمار کا خط

ہنس کے نوشاہ نے یہ ازرق شامی سے کہا
نہ پڑا ایک بھی تن پہ تری تلوار کا خط

رگ گردن دیے سے جو کاٹا تھا گلا سرور کا
کٹی جا حلق پہ تھا خنجر خونخوار کا خط

اشعار ۱۰ — گل فردوس ہو جب عارض اکبر فاخر — سلام ۳۱

سبزہ باغ جنان کیون نہو رخسار کا خط

ردیف ظاے معجمہ

ہماری جان کی کیونکر نہو بھلا حافظ
مثل یہ سچ ہی کہ انسان کی ہی قضا حافظ

ہوا لحد مین غم شاہ یون مرا حافظ
کہ جسطرح ہو مسافر کا رہنما حافظ

ہی آہ ماتم سرور سی داغ دل روشن
یہان چراغ کی لو آپ ہی ہوا حافظ

کہا یہ شاہ نی کیا خوف گو مین تنہا ہون
نہین ہی جسکا کوئی اسکا ہی خدا حافظ

پسر کو دفن مین ہین یہ کرکے شہ نی کہا
تو اس صغیر کی رہنا مری ذرا حافظ

رہا نہ یاد سی اکدم جو روز و شب غافل
ہوا ہون مصحف رخسار شاہ کا حافظ

چلین جو شام کو زینب تو روکی یہ بولین
تمہاری لاش کا ہی بھائی کبریا حافظ

فلک کے جور و ستم سی پسپے نہ دل کیونکر
برای دانہ ہی کب سنگ آسیا حافظ

رضا پسر نے جو مانگی کہا یہ سرور نے
سدھارو شوق سی میدان کو خدا حافظ

اشعار ۱۲	دخیل صورت اعراب جبھتے ہین ای فاخر نہ کسطرح ہو مرا شاہ کربلا حافظ	سلام ۳۲

ردیف عین مہملہ

بزدل ہوی کب رن مین علمدار کو مانع — فرار ہون کیا حیدر کرار کو مانع

دو کر گئے خود و زرہ و بکتر اعدا — ہوتی تھی کوئی چیز نہ تلوار کو مانع

دریا سے یہ مشکیزہ کو بھر کر نکل آئے — لاکھون مین ہوا اک نہ علمدار کو مانع

ٹھوکر سے الٹ دیتے یہ تخت ملک شام — زنجیر ہوئی عابد بیمار کو مانع

آیا طرف حق نہ سنی ایک کی اسنے — فوجین ہوئین گو حر وفادار کو مانع

زندان سے چلو آئے پے دفن شہ دین — تھین بیڑیان کب عابد بیمار کو مانع

شمشیر شہ دین سے نہ کیون ڈھال ہو دو پا — یہ ڈھال وہ ہے جو نہین تلوار کو مانع

اڑتا تھا اشارے مین شہ دین کے دم جنگ — فوجونکے سپر بھی نہ تھی رہوار کو مانع

پھر رکتی بھلا خاک یہ کیا اور سپر سے — جبریل کے پر جب نہوں تلوار کو مانع

رک رک کے جو چلتا تھا گلو پر شہ دین کے — تھیں خشک رگیں خنجر خونخوار کو مانع

عباس الٹ دیتے پرے فوج کے بڑھ کر — سردار نہوتا جو علمدار کو مانع

اشعار ۱۱

فاخر جو در رحمت غفار کھلا تھا
رضوان نہ ہوا مجھ سے گنہگار کو مانع

سلام ۴۳

ردیف غین معجمہ

جس طرح شاہ دین نے بہتر اٹھائے داغ — صابر وہ ہے جو ایک بھی دن لیکے کھائے داغ

کیونکر نہوں میں صاحب گنجینہ ہائے داغ — قلب و جگر میں کچھ نہیں میرے سوا ہے داغ

کیونکر غم حسین کو رکھوں میں عزیز — ہے داغ میرے دل کو لہو دل پہ ہے داغ

اٹھا گلو کو کاٹ کے جب شمر روسیاہ — خنجر سے خون شہ کی تشنی تو مٹا تو داغ

تھے صبح تک جوان تو ہوئے پیر ظہر تک — اک دوپہر میں شاہ نے اٹھائے تو داغ

کھاے زخم دلمین کھلی جب نئی نئے | سینے مین شہ کی باغ نہ کیونکر لگاے داغ
سینے تو داغ دلکو ترقی ہے دمبدم | دعوی ہے ماہ کو بھی تو ایسا دکھاے داغ
کہتے تھے بعد اکبر و عباس شاہ دین | ایسا کلیجہ جب ہو تو ایسے اٹھاے داغ
تاریک جب مکان ہو تو لازم ہے روشنی | کیونکر نہ شمع خانۂ دلمین جلاے داغ
بڑھ جاے گر حرارت سوز غم حسین | خورشید حشر دلمین مرے ہو بجاے داغ

اشعار ۱۳

فاخر سے اسکی حد ہو بھلا کسطرح بیان
خود دلپر آج تک کھلے انتہاے داغ

سلام ۳۴

ردیف فا

اہل دنیا تو رہے فرقۂ باطل کیطرف | ایک لاکھون مین ہوا حر شہ عادل کیطرف
شاہ فرماتے تھے چھن جاے نہ سینہ کیونکر | لاکھون تیر فگنی ہین ترا ایک مرے دل کیطرف
سمجا تو نکا تماشا جو پسند آیا ہے | نظرین عون و محمد کی ہین بسمل کیطرف

سپر آجاتی ہے یون چہرۂ شہ پر دم جنگ
ابر آجاتا ہے جیسے مہ کامل کیطرف

کربلا سے طرف شام چلے کب قیدی
گھٹکے منزل سے چلا قافلہ منزل کیطرف

منھ چھپائی ہوئی ناموس نبی بالون سے
جاتے ہین حاکم غدار کی محفل کیطرف

عابد زار کو پہنانے جو اعدا آئے
دیکھا کن حسرتون سے طوق و سلاسل کیطرف

جوڑ کر ہاتھ فغان کرنی لگا بہر امان
نظر غیظ جو کی شہ نے چلا جل کیطرف

ای ہوا فخر سلیمان کی بہن ہو گی سوا
اڑ کی طائر بھی نہ آئی کوئی محمل کیطرف

جھپٹے عباس جو دریا پہ ہوا شور بپا
دیکھو پھرا ہوا شیر آتا ہے ساحل کیطرف

سر برہنہ جو رہ شام مین ہے بنت علی
چادرین آرہی ہین گرد کی محمل کیطرف

شمر کھینچے جو دم ذبح چلا آتا ہے
یاس سے تکتے ہین شہ خنجر قاتل کیطرف

اشعار ۱۳	جبکہ حامی ہو ترے عقدہ کشا ای فاخر فکر دوڑ آتا ہے کیون عقدۂ مشکل کیطرف	سلام ۳۵

ردیف قاف

کیا ہو بیان شہ کی شہادت کا اشتیاق
آفت کا شوق تھا تو قیامت کا اشتیاق

دولہا کو تھا عروس کی رخصت کا اشتیاق
کبرا کی دید کا تھا قیامت کا اشتیاق

حر کیون نہ جان شہ پہ فدا کرتا وقت جنگ
حور و ملک کا تھا جو شوق تو جنت کا اشتیاق

گرتے تھے بار بار قدم پر امام کے
عباس کو تھا انکی اجازت کا اشتیاق

کیونکر خوشی سے طوق پہنتے نہ بعد شاہ
عابد کو تھا خلاصی امت کا اشتیاق

کیون خوش نہو نہ خنجر و تیغ و تبر سے شاہ
ہر عضو جسم کو تھا جراحت کا اشتیاق

چالیس سال تک نہ رکا ایکدم بھی اشک
عابد کو ایکسان رہا رقت کا اشتیاق

جیسے کیا تھا شاہ نے محضر پہ مہر کو
اس دن سے آپ کو تھا شہادت کا اشتیاق

کہتے تھے بار بار شہ مشرقین سے
اکبر کو تھا جہاد کی رخصت کا اشتیاق

گھوڑے سے قبلہ رو گرے سجدے کے واسطے
تھا مرتے مرتے شہ کو عبادت کا اشتیاق

چھٹتے ہی کربلا کو چلی قید شام سے
پہلے ہوا حرم کو زیارت کا اشتیاق

اللہ رے دل کہ عون و محمد کو وقت جنگ
مرنے کا ولولہ تھا شہادت کا اشتیاق

اشعار ۱۵ — جز سبط مصطفیٰ کے زمانے میں کون ہے
فاخر جسے ہو درد و مصیبت کا اشتیاق — سلام ۳۶

ردیف کاف

کہا شہ نے اعدا سے تقدیر کب تک
کبھی جنگ میں تیغ تاخیر کب تک

یہ کہتے تھے سجاد وقت اسیری
رہیں دیکھیں پاؤں میں زنجیر کب تک

سر شہ سے کہتی تھی اشتر پہ زینب
رہے سر برہنہ یہ ہمشیر کب تک

یہ یاد خط شہ میں کہتی تھی صغرا
مرے پاس آتی ہے تحریر کب تک

چلیں شام کو جب تو کہتی تھیں بانو
پھر آئیگی در پہ تقدیر کب تک

یہ شوق شہادت میں کہتے تھے سرور
پھرے گی مری گردن پہ شمشیر کب تک

چلے قید خانہ سے کہکر یہ عابد	رہے بے کفن لاش شبیر کب تک
کہا شہ نے پانی اسے دو تو پیارو	رہے پیاسا یہ طفل بے شیر کب تک
یہ کہتی تھی بیمار ام البنین سے	مدینہ مین آئینگے شبیر کب تک
چلے جبکہ اکبر تو صغرا پکاری	رہے منتظر بھائی ہمشیر کب تک
کہا شہ نے زینب سے روکو نہ مجھکو	بچاوگے بھائی کو ہمشیر کب تک
جفا و تعدی کرین جبکہ اعدا	سہو ظلم پر ظلم شبیر کب تک
کہا شاہ نے رن مین گرمی بہت ہے	چلے گی ہوا سے پر تیر کب تک
سنان پر بھی اللہ و اکبر تھا جاری	زبان پر رہی شہ کی تکبیر کب تک

استغفار ١٥	لکھین مدح سرور ہیتین تو فاخر ملے خلد کی دیکھین جاگیر کب تک	سلام ٣٧

ردیف لام

سفید بال ہیں کیوں نہ خضاب کے قابل
کہ حسن موئے سیہ ہے شباب کے قابل

کریم خلد میں تو بے حساب کر داخل
نہیں ہیں جرم ہماری حساب کے قابل

لہو صغیر کا چہرے پہ مل کے شہ نے کہا
یہ ریش ہے مری خونی خضاب کے قابل

مصر ہوا جو وغا کا پسر تو شہ نے کہا
نہیں سوال تمہارا جواب کے قابل

حقیقت اور کی کیا تھی جو جانشیں ہوتا
جگہ رسول کی تھی بوتراب کے قابل

زمانہ ہو گیا اے نہر علقمہ سیراب
حسین کیا نہ تھا اک جام آب کے قابل

طمانچے مارے سکینہ کو شمر کیوں اے چرخ
یہ ظلم آل رسالتمآب کے قابل

مثال میں نے بہت ڈھونڈھی پر ملی نہ مجھے
رخ شبیہ رسالت مآب کے قابل

کہا احد میں یہ روح الامیں نے وقت قتال
یہ ذوالفقار ہے بس بوتراب کے قابل

چمک کے ذرۂ طالع مرا بنے خورشید
جو ہو یہ خاک در بوتراب کے قابل

جو ٹوکا بڑھ کے علمدار نے تو حر نے کہا
نہیں یہ عاصی عتاب کے قابل

دکھائی دیگا بھلا دیدۂ پر آب سے کیا
کہ روشنی نہیں چشم حباب کے قابل

یہی ہے دہر میں انصاف تیرا اے گردوں
حسینؑ ہو نہ ہم شراب کے قابل

کہا یہ شاہ نے کب آیا نامۂ صغرا
رہا حسینؑ نہ جس کے جواب کے قابل

اشعار ۱۵

بچا نہ قبر میں بابوتراب فاخر کو
یہ استخوان نہیں ہیں عذاب کے قابل

سلام ۳۸

ردیف میم

کہا اکبر نے کیونکر لڑیں کفار سے ہم
لیجئے اذن دعا سید ابرار سے ہم

شاہ کہتے تھے دم جنگ جو پانوں گاڑیں
نکلیں باہر نہ کبھی نقطۂ پرکار سے ہم

زینبؑ کہتی تھیں کہ لایا کچھ لینگے سر فوجوں کے
لینگے قاسمؑ کا عوض لشکر غدار سے ہم

درفشاں ہو کے یہ کہتے ہیں مرے دیدۂ تر
کم برستے نہیں ابر گہربار سے ہم

کہتے تھے عونؑ و محمدؑ جو نہ روکیں شبیرؑ
کاٹ لیں سر پسر سعد کا تلوار سے ہم

شاہ کہتے تھے کہ اے شہر حیدر اگر کہین سے
جا کے جنت مین ملین حیدر کرار سے ہم

جبکہ یاد آئی ہمین خانۂ زندان حرم
سر کو ٹکرائین نہ کیونکر در و دیوار سے ہم

شاہ کہتے تھے کہ سو بار کٹے حلق اگر
منہ نہ موڑینگے کبھی خنجر خونخوار سے ہم

فوج سے کہتے تھے زینب کے پسر وقت جنگ
ہین تو بچے پہ صد اکیلے ہین تلوار سے ہم

شوق دیدار مین کہتے تھے یہ ہمشکل نبی
دیکھئے ملتے ہین کب فاطمہ بیمار سے ہم

عون کہتے تھے کہ مانگین تو علم شہ سے مگر
ڈرتے ہین حضرت عباس علمدار سے ہم

چشم عابد کو کہے اور کوئی یون نرگس
دینگے بیمار کو تشبیہ نہ بیمار سے ہم

جنگ خیبر مین پس قتل یہ مرحب نے کہا
لینگے حارس کا عوض حیدر کرار سے ہم

پینگین کھا کے یہ کہتے تھے جوانان حسین
عید ہے آج گلے ملتے ہین تلوار سے ہم

اشعار ۲۱

چور ہون جبکہ مے حب علی سے فاخر
کسطرح پھر نہ چلین جھومتے میخوار سے ہم

سلام ۳۹

ردیف نون

کہتی تہی شاہ وصل ہو صورت نما کہین — قاتل کی تیغ تن سے کری سر جدا کہین

تہا فوج بجناح شاہ سا بہی باد پا کہین — بجلی کہین تہا ابر کہین تہا ہوا کہین

کیون بہر مغفرت نہ وسیلہ ہو شہ کا فرض — ہوتی ہی پار کشتی بے ناخدا کہین

عباس کہتی تہی کہ بہگا دون مین فوج کو — دیدین جو اذن جنگ امام ہدا کہین

پہونچا جو زلف شاہ مین دل تو عجب ہی کیا — تقدیر نا رسا ہو کبہی تو رسا کہین

عبرت سرای دہر بہی طرفہ مقام ہی — بزم سرور ہی کہین بزم عزا کہین

توصیف مختصر سی ہی یہ تیغ شاہ کی — پانی کہین ہی آگ کہین ہی ہوا کہین

لڑتا تو کیا شاہ سی اتنا تو پوچہیی — پایا کسی نے بہاگنی کا راستا کہین

لشکر کو کہا کی سیر ہو شمشیر شاہ کیا — بہرتا ہی مور سی شکم اژدہا کہین

اک وار جس سوار پہ حضرت کا پڑ گیا — راکب کہین تہا زین کہین بادپا کہین

کس شہ کی ہے یہ بزم کہ پڑھتے ہیں اہلِ درد
نوحہ کہیں سلام کہیں مرثیہ ثنا کہیں

ام البنین سے کہتی تھی صغرا دوا نہ دو
ایسے مریض کو بھی ہوئی ہے شفا کہیں

جوہر الگ ہیں تیغ سے شہ کے محال ہے
ہوتی ہے موج بحر روانی سے جدا کہیں

عابد ہر ایک گام پہ کیونکر کریں نہ آہ
چلتے ہیں اہل ضعف بھلا بے عصا کہیں

زینب نے شہ سے بیٹوں کو رخصت دلائی یوں
جام شہادت انکو بھی کیجیے عطا کہیں

خجلت سے اسپ شاہ کے روپوش یہ ہوا
عنقا کا آجتک نہیں ملتا پتا کہیں

تھی زہر دشمنوں کو تو امرت تھی دوستوں کو
حیدر کی تیغ ورد کہیں تھی دوا کہیں

کیونکر ادا ہو سجدہ کریں شہ نہ زیر تیغ
ہوتی ہیں عابدوں کی نمازیں قضا کہیں

سجاد فرط ضعف میں جاتے ہیں شام کو
ہوتے ہیں ریگ دشت سے زنجیر پا کہیں

اکبر کا حسن اور ہے یوسف کا حسن اور
یکتا ہے وہ ہے جسکا نہیں دوسرا کہیں

فاخر کا اب ملال سے گھبرا گیا ہے دل

سلام ۴۴	یارب ہوں اسکے جلد مطالب روا کہیں	اشعار ۱۰

پہنچے وہ ظلم جو فلک کج ادا کے ہیں
لاشے زمیں پہ چھوٹے ہیں آل عبا کے ہیں

وارستہ جو ہیں جہاں میں عوان خلیل کے
محتاج کربلا میں وہ آب غذا کے ہیں

لشکر میں غل تھا دیکھو عباس کا جہاد
زور اسمیں جو انہیں بازوی مشکلکشا کے ہیں

ہر چشم ہاشم شہ دیں ہیں ہزار ابر تر
کہتے ہیں جسکو آہ وہ جھونکے ہوا کے ہیں

بولے حسین تیر جو آئے سپاہ سے
پیغام یہ اجل کے ہیں خط قضا کے ہیں

رخصت یہ دیکے بھائی سے کہنے لگے حسین
پانی کہاں کا سب یہ بہانے قضا کے ہیں

کیا ذوالجناح شاہ کی تیزی بیاں کروں
بجلی کے ہیں جو ہاتھ تو پاؤں ہوا کے ہیں

کیا سر جدا ہیں تیغ سے انصار شاہ دیں
سالک یہ لوگ جادۂ راہ فنا کے ہیں

سمجھو جہان کو رہ گزاری مسافرو
مطلب تو قافلے میں صدای درا کے ہیں

کہتے تھے شاہ قاصد صغرا کی خیر ہو
کثرت سے فوج شام کے سب ناکے ہیں

قاسم کی ماں یہ کہتی تھی کیون نہ ہو نہ فدا — عہد طفولیت سے یہ عاشق چچا کے ہین
ازرق کو قتل کرکے یہ نوشاہ نے کہا — کہتے ہین اسکو جنگ یہ معنی وغا کے ہین
پھر کیون نہ پیاسی حلق رکھین آب تیغ پہ — مشتاق مثل خضر یہ آب بقا کے ہین
اسکے سبب سے خلق کو چھوڑا مسیح نے — ادنی یہ فیض صرہ خاک شفا کے ہین

اشعار ۱۵

کب دیکھیے بلاتے ہین فاخر امام دین
مشتاق آجکل تو بہت کربلا کے ہین

سلام ۴۱

طالب نہ تاج کے ہین نہ ظل ہما کے ہین — فاخر گدا جو شاہ کے در دولتسرا کے ہین
دو کرکی ہر شقی کو یہ کہتے تھے شاہ دین — یہ وار تو منجھے ہوئے شیر خدا کے ہین
تھا شور سر جو گرتے تھے ہر کشتہ انکی طرح — تیغ حسین یہ ہے کہ جھونکے ہوا کے ہین
عباس کی دعا تھی خدایا بچائیو — ظالم کمین مین مشک سکینہ کو تاکے ہین
دو دجلہ کو ساتھ ہے آہ غم حسین — دیکھو یہ ابر تر ہے وہ جھونکے ہوا کے ہین

وہ کربلا کی خاک مین تپے ہوے ہین جلکے خاک
تپتے جو لوگ خلق مین خاک شفا کی ہین

بولی حرم کہ چھن گئی چادر تو کیا ہوا
صحرا کے گرد باد تو دامن ردا کی ہین

محتاج نقد روح ہین لاشے سپاہ کے
فرق بریدہ جو ہین وہ کاسے گدا کی ہین

کہتے تھے متقین دیکھ کے شاہِ فلک کے
جادے یہ میرے واسطے ملکِ بقا کی ہین

کبرا نے آکے لاشۂ قاسم پہ یہ کہا
دامن مین خون بھرا ہو کہ دھبے حنا کے ہین

عابد علاج فاطمۂ صغرا کا کیا کرین
محتاج خود مسیح مریضان و دوا کے ہین

کہتی تھی شہ عمر سے صفین توڑ توڑ کے
فاقون مین دیکھ زور یہ دستِ خدا کے ہین

کیون منتشر ہو اس نہون سرورِ زمان
ٹکڑے یہ تن شبیہ رسول خدا کے ہین

دولھا کی لاش پر بھی نہ کبرا نے آہ کی
کہتے ہین اسکو شرم یہ معنی حیا کے ہین

اشعار ۱۲	فاخر کا بھی شمار انھین مین ہوا کریم زوار جو کہ تربت شاہ رضا کے ہین	سلام ۴۳

غنچۂ زخم شہیدان جو چٹک جاتے ہین | فرشِ خون وادیِ پُرخار مہک جاتے ہین

تیغ لیکر جو شہِ جن و ملک جاتے ہین | دشمنِ فوجون کو پڑی ڈر سے سرک جاتی ہین

دیکھ کر برقِ ستمگار جھجک جاتے ہین | نیزۂ عون و محمد جو چمک جاتے ہین

صورتِ ابر جو کیون نہ جگر گردونکا | تیر آہون کے مری تا بہ فلک جاتے ہین

گرم آہین جو غمِ شاہ مین بھرتا ہون کبھی | شعلے داغون کے مرے اور بھڑک جاتے ہین

آتے تھے پھر کے ملک دیکھ کے شہ کو بھی | ہو کے پابوس سوے چرخ ملک جاتے ہین

آہین کرتا ہون غمِ شاہ مین جیسے مثلِ نسیم | غنچۂ زخم مرے دلکے چٹک جاتے ہین

رن مین جب کوندتی ہے برقِ حسام شمشیر | زخمہای تنِ مجروح چمک جاتے ہین

دھوکا خورشیدِ قیامت کا مجھے ہوتا ہے | داغہای غمِ سرور جو چمک جاتے ہین

یاد آجاتے ہین آنکھونکو جو سبطینِ رسولؐ | ساغرِ کوثر و تسنیم چھلک جاتے ہین

کربلا ہمرہِ حرؑ شاہ نہ کیونکر آتے | خضرِ دین بھی کہین راہ بھٹک جاتے ہین

آبدار ایسی ہی حسام شہ دیں کے نہیں
ساغر عمر ستمگار چھلک جاتے ہیں

سر برہنہ پائی جو یاد آتی ہے عابد کی مجھے
صاف کانٹے سے مرے دل میں کھٹک جاتے ہیں

پاس خیمہ کے جو دوڑاتے ہیں گھوڑوں کو شقی
بچے آغوش میں ماؤں کی بلک جاتے ہیں

پھول دیتا ہے دہن آپ سمجھ کے شبیر
اشک شہ جب رخ اصغر پہ ٹپک جاتے ہیں

ہیں اتنا تو اسیری میں ہے عابد کو خط
بیڑیاں پاؤں دبا لیتی ہیں جو تھکتا ہے

مجلس شہ سے جو میں رو کے اٹھا ہوں فاخر
اشک شیشوں میں مرے لیکے ملک جاتے ہیں

اشعار ۱۵
سلام ۴۳

حرم شہ سوئے دربار چلے آتے ہیں
غل ہے حاکم کو گنہگار چلے آتے ہیں

رن میں عباس یہ کہتا ہے کہ ہٹ جائیں صفیں
جنگ کو حیدر کرار چلے آتے ہیں

لب پہ آہ و فغاں اشک رواں ہیں سب کے
آگے فوجوں کے علمدار چلے آتے ہیں

غل ہے رانڈوں کے کئی مضطر و حیراں تنہا
چادریں چھینے کو غدار چلے آتے ہیں

ڈھالیں لڑ لڑ کے یہ کہتی ہیں اٹھاؤ جلدی
شاہ کھینچے ہوئے تلوار چلے آتے ہیں

عرصۂ حشر میں سب پیش شفیع امت
خلد لینے کو گنہگار چلے آتے ہیں

ہمرہ شہ رفقا کہتے ہیں واں سید انکو
ساتھ یوسف کے خریدار چلے آتے ہیں

منہ چھپائے ہوئے بانو سے سوئے تخت یزید
حرم احمد مختار چلے آتے ہیں

زمیں جاتے تھے جو عباس تو کہتے تھے عدو
جنگ کو جعفر طیار چلے آتے ہیں

شور ہے گھاٹ سے دریا کے دلیرو ہشیار
مشک بھرنے کو علمدار چلے آتے ہیں

جام کوثر لیے ہاتھوں میں کھڑے ہیں حیدر
خلد میں شہ کے جو انصار چلے آتے ہیں

خاک پر زین سے گیا دیکھ کے گرتے حسین
کانپتے عابد بیمار چلے آتے ہیں

غل ہوا رن کو جو باہم چلے عباس و حسین
جعفر و حیدر کرار چلے آتے ہیں

شاہ فرماتے تھے اک جا نکی خاطر زینب
صبح سے لشکر خونخوار چلے آتے ہیں

سامنے نیزوں کے مشتاق شہادت قاسم

اشعار ۱۵	سینے تانے ہوئے جرار چلے آتے ہین	سلام ۴۴

قتل ہو بیار و مددگار چلے آتے ہین
رنکو تنہا شہ ابرار چلے آتے ہین

ہے سوے فوج عمر ہمشکل نبی کی آمد
شور ہے احمد مختار چلے آتے ہین

شور ہے شام مین لو آل نبی کو دیکھو
سر برہنہ سر بازار چلے آتے ہین

گرم ہے موت کا بازار جو عاشور کو دن
نقد جان لے کے خریدار چلے آتے ہین

دود دل آہ سے اٹھتی ہین روان مین آنسو
جھومتے ابر گہربار چلے آتے ہین

عرصۂ حشر مین فریاد کو پیش داور
سر کٹے سید ابرار چلے آتے ہین

سنکے فریاد علی اکبر مہرو رن مین
گرتے پڑتے شہ ابرار چلے آتے ہین

حشر مین آتے ہین کیا مست محب علی
لڑکھڑاتے ہوئے میخوار چلے آتے ہین

بخت دیکھو تو کہ لینے کو حر غازی کے
پسر حیدر کرار چلے آتے ہین

چھپتے پھرتے ہین حرم لوٹ کا خیمہ مین ہے غل
گھوڑے پھینکے ہوئے غدار چلے آتے ہین

حشر مین محروم نہ کیونکر ہو گنہگار کوئی
تیری رحمت کے خریدار چلے آتے ہین

جوش پہ ہی جو کرم بخشش حق حشر کے دن
طالب رحمت غفار چلے آتے ہین

کیون نہ شہ بخشش امت کی لیے سر دیتے
عہد طفلی سے یہ اقرار چلے آتے ہین

دیکھے لاشۂ شبیر پہ اب کیا گذرے
سر اٹھائے ہوئے رہوار چلے آتے ہین

اشعار ۱۵

بیچ خیمہ مین نہ خود شاہ بھی آتے فاخر
اب اسی خیمہ مین کفار چلے آتے ہین

سلام ۳۵

دلمین داغ غم شبیر کو جا دیتے ہین
گھر کو ہم آتش سوزان سے جلا دیتے ہین

خون چہرے پہ ملین کیون نہ دم شیب حسین ع
ریش کو پیر سبھی رنگ حنا دیتے ہین

کیا عجب داغ جوانی مین جو پائے دلمین
شب کو سب گھر مین چراغ اپنے جلا دیتے ہین

قحط مین آب کی آتا ہی جو بچون کا خیال
نہرین وہ آنکھون سے شبیر بہا دیتے ہین

کیون نہ دو داغ انکو دم شیب ستاؤن اپنے
روز روشن مین انکو بجھا دیتے ہین

دھیان اپنا نہین شبیر کو زیر خنجر
جنبشین لب کو ہین امت کو دعا دیتی ہین

سر جو کٹتا ہی تو ملتی ہی حیات ابدی
جان مرنے پہ اسی سی شہدا دیتی ہین

روضۂ شہ کی زیارتکو جو آتی ہین ملک
چادر اشک کو تربت پہ چڑھا دیتی ہین

خوف دوزخ ہی انھین کیا جو ہین دلسوز حسینؑ
ایک آنسو سی جہنم کو بجھا دیتی ہین

خواب غفلت سی کسی طور نہوگا بیدار
شانہ کیون قبر مین مردیکا ہلا دیتی ہین

ماتم شہ مین جلا دیتی ہین دل اشکون سی
آگ ہم خلق مین پانی سی لگا دیتی ہین

شاہ فرماتے تھی کیون تیر نکالون دل سی
گھر مین مہمان جو آتی اُسی جا دیتی ہین

ثمر اشک سی کیونکر نہ جھکی نخل مژہ
پھل بھی باغون مین درختونکو جھکا دیتی ہین

پھر جو پڑتی ہین صفون پر شہ دین وقت نبرد
چلّے اُتری ہوئی غدار چڑھا دیتی ہین

اشعار ۱۵	رنگ نہ کسطرح جسے ہو شمع امامت فاخر زخم ہای تن شبیر ہوا دیتی ہین	سلام ۴۶

یہ دم عصر ملک شہ کو صدا دیتے ہین
گھر کو یون امت عاصی کے لٹا دیتے ہین

رنج شبیر کو جب اہل جفا دیتے ہین
خلد مین احمد مرسل کو رلا دیتے ہین

اشک برساتے ہین جب دیدۂ گریان میرے
ابر کی قدر زمانے مین گھٹا دیتے ہین

رہے محفوظ خزانسے چمنستان بتول
غنچۂ باغ چٹک کر یہ صدا دیتے ہین

طپش مہر سے جلتا ہے جو لاشہ شہ کا
اوڑ کے مرغان ہوا پر سے ہوا دیتے ہین

شعلے داغون کے بھڑک جاتی ہین آہون سے میرے
ہاتھو صرصر سے چراغون کو جلا دیتے ہین

وصف کرتے ہین جو ہم بلبل زہرا کا کبھی
ڈھیر گلہای مضامین کے لگا دیتے ہین

کرتے ہین جب ہمہ‌تن دید گل روی حسین
آنکھ جو آئینہ پھولونکا دکھا دیتے ہین

زور دکھلاتی ہین جب جنگ مین فرزند علی
فوج کیا کوہ کو آگے سے ہٹا دیتے ہین

نالی میرے جب اٹھا لیتی ہین سر پر گردون
فتنۂ شور قیامت کو جگا دیتے ہین

داغ شبیر چمک جاتے ہین جب محشر مین
ذرہ خورشید قیامت کو بنا دیتے ہین

دھوپ کی گرمی سے جب ہوتی ہے حیدر کی تکلیف
تیغوں کے سایہ مین شاہ جھکا دیتے ہین

پڑی روائی حرم یاد جب آتی ہے ہمین
دھجیان جیب و گریبان کی اڑا دیتے ہین

واہ رے رحم فرس ہانپتا ہے دھوپ مین جب
دامن پاک سے شبیر ہوا دیتے ہین

اشعار ۱۵

طوق و زنجیر جب آتے ہین تو فاخر عابد
سر جھکا دیتے ہین پانونکو بڑھا دیتے ہین

سلام ۴۷

طبع فقیر خلق مین رفعت نشان نہین
یہ ہے وہی زمین کہ جہان آسمان نہین

ہے ڈھنگ کلام جو لطف زبان نہین
کیا کام کی زبان وہ جو شیرین بیان نہین

توصیف ذوالفقار مین کٹتی ہے میری عمر
کب آب تیغ مین مری کشتی روان نہین

رہتی ہے داغہاے الم پہ سدا بہار
داخل خزان ہو جسمین وہ بوستان نہین

واللہ کسطرح متحرک ہو دل مرا
کیونکر چلے جہاز اگر بادبان نہین

یون تو تمام موے بدن ہین زبان مری
لیکن ہو جسسے حمد تری وہ زبان نہین

حشر میں دھوم نہ کیونکر ہو گنہگاروں کی
تیری رحمت کے خریدار چلے آتے ہیں

جوش پہ ہے جو کرم بخشش حق حشر کے دن
طالب رحمت غفار چلے آتے ہیں

کیوں نہ بخشش امت کی لیے سر دیدیں
عہد طفلی [illegible] چلے آتے ہیں

دیکھیے لاشہ شبیر پہ اب کیا گذرے
سر اٹھائے ہو [illegible] ہو ار چلے آتے ہیں

اشعار ۱۵

بہر حسین نہ خود شاہ بھی آئے فاخر
اب اسی خیمہ میں کفار چلے آتے ہیں

سلام ۴۵

دلمیں داغ غم شبیر کو جا دیتے ہیں
گھر کو ہم آتش سوزاں سے جلا دیتے ہیں

خون چہرے پہ ملیں کیونکہ نہ دم شیب حسین
ریش کو پیر سبھی رنگ حنا دیتے ہیں

کیا عجب داغ جوانی پہ جو کیا ہے دلمیں
شب کو سب گھر میں چراغ اپنے جلا دیتے ہیں

قحط میں آب کی آتا ہے جو بچوں کا خیال
نہریں دو آنکھوں سے شبیر بہا دیتے ہیں

کیوں نہ داغوں کو دم شیب مٹاؤں اپنے
روز روشن میں چراغوں کو بجھا دیتے ہیں

وصیان اپنا ہین شبیر کو زیر خنجر — جنبشین لب کو ہین امت کو دعا دیتی ہین

سر جو کٹتا ہی تو ملتی ہی حیات ابدی — جان مرنے پہ اسی سی شہدا دیتی ہین

روضۂ شہ کی زیارتکو جو آتی ہین ملک — چادر اشک کو تربت پہ چڑھا دیتی ہین

خوف دوزخ سی ڈراوین کیا جو ہین دلسوز حسینؑ — ایک آنسو سی جہنم کو بجھا دیتی ہین

خواب غفلت سی کسی طور نہو گا بیدار — شانہ کیون قبر مین مردیکا ہلا دیتی ہین

ماتم شہ مین جلا دیتی ہین دل اشکون سی — آگ ہم خلق مین پانی سی لگا دیتی ہین

شاہ فرماتے تھے کیون تیر نکالون دل سی — گھر مین مہمان جو آئی اسی جا دیتی ہین

ثمر اشک سی کیونکر نہ جھکی نخل مژہ — پھل بھی باغومین درختونکو جھکا دیتی ہین

پھر جو پڑتی ہین صفونپر شہ دین وقت نبرد — چلی اتری ہوئی تلوار چڑھا دیتی ہین

اشعار ۱۵	گل نہ کسطرح سے ہو شمع امامت فاخر زخم ہاے تن شبیر ہوا دیتی ہین	سلام ۴۶

یہ دم عصر ملک شہ کو صدا دیتے ہین / گھر کو یون امت عاصی کے لٹا دیتے ہین

رنج شبیر کو جب اہل جفا دیتے ہین / خلد مین احمد مرسل کو رلا دیتے ہین

اشک برساتے ہین جب بین گریبان میرے / ابر کی قدر زمانے مین گھٹا دیتے ہین

ہے یہ محفوظ خزانے سے چمنستان بتولؑ / غنچہ باغ چٹک کر یہ صدا دیتے ہین

طپش مہر سے جلتا ہے جو لاشہ شہ کا / اوڑکے مرغان ہوا پر سے ہوا دیتے ہین

شعلے داغون کے بھڑک جاتے ہین آہون سے مرے / ہم تو صرصر سے چراغون کو جلا دیتے ہین

وصف کرتے ہین جو ہم بلبل زہرا کا کبھی / ڈھیر گلہائے مضامین کے لگا دیتے ہین

کرتے ہین جب ہوس دید گل روئے حسینؑ / آنکھو آئینہ پھولونکا دکھا دیتے ہین

زور دکھلاتے ہین جب جنگ مین فرزند علیؑ / فوج کیا کوہ کو آگے سے ہٹا دیتے ہین

نالے سر ہو کے جب اٹھالیتے ہین سر پر گردون / خفتہ شور قیامت کو جگا دیتے ہین

داغ شبیر چمک جاتے ہین جب محشر مین / ذرہ خورشید قیامت کو بنا دیتے ہین

دھوپکی گرمی سی جب ہوتی ہی جلادونکی تکلیف
تیغونکے سایہ مین شاہ جھکا دیتی ہین

بی ردائی حرم یاد جب آتی ہی ہمین
دھجیان جیب و گریبانکی اڑا دیتے ہین

واہ ری رحم فرس ہانپتا ہی دھوپ مین جب
دامن پاک سی شبیر ہوا دیتی ہین

اشعار ۱۵

طوق و زنجیر جب آتے ہین تو فاخر عابد
سر جھکا دیتے ہین پانونکو بڑھا دیتے ہین

سلام ۴۷

طبع فقیر خلق مین رفعت نشان نہین
یہ ہی وہی زمین کہ جہان آسمان نہین

ہی بی نمک کلام جو لطف زبان نہین
کسکام کی زبان وہ جو شیرین بیان نہین

توصیف ذو الفقار مین کٹتی ہی میری عمر
کب آب تیغ مین مری کشتی روان نہین

رہتی ہی داغہای الم سی سدا بہار
دخل خزان ہو جسمین وہ بوستان نہین

ڈر آہ کسطرح متحرک ہو دل مرا
کیونکر چلے جہاز اگر بادبان نہین

یون تو تمام سو بدن مین زبان مری
لیکن ہو جسے حمد تری وہ زبان نہین

دانا ہی دہر کیون نہ پسین روزگار مین
یہ سر پر آسیا ہی روان آسمان نہین

کیسر ہی زرد لالہ گلشن ہی سرخ رنگ
وہ کونسی بہار ہی جسمین خزان نہین

محفل مین کسطرح نہ ہون شمع سان خموش
ناکام کو زبان نہین لطف بیان نہین

بی عیب ہی فقط چمن داغہای دل
ورنہ بغیر خار کوئی بوستان نہین

مضمون ہر ایک نظم کو رفعت نشان ہین کیون
بہر زمین شعر اگر آسمان نہین

کیون رنگ پر ہین نہ سدا داغہای دل
ای باغبان ہمارے چمن مین خزان نہین

کیون زرد ہون شباب مین عشق حسین سے
موسم ہی یہ بہار کا فصل خزان نہین

محتاج غیر صنعت صانع نہین کبھی
درکار ذوالفقار کو سنگ فسان نہین

اشعار ۱۵

فاخر زمین شعر کے دنیا مین ماورا
وہ کونسی زمین ہی جہان آسمان نہین

سلام ۴۸

تیر ستم زدہ جو مجھسا کوئی ناتوان نہین
آنسو بھی آب تیغ کی صورت روان نہین

MUSLIM UNIVERSITY LIBRARY ALIGARH
۲۲۸۳۳

کہتی تھی شاہ زینب جو اکبر ہوئے شہید
قدرت خدا کی پیر تو ہیں نوجوان نہیں

اُٹھو نہ مثلِ نقشِ قدم گر کے راہ میں
بیمار کربلا سا کوئی ناتوان نہیں

ہمدردیِ شبیہِ نبی کا جو ہے خیال
برچھی کی نیش کان ہے دل کی سنان نہیں

داغِ غمِ حسین سے کیونکر ہوں دوں نہال
پھول اس روش کا اٹھاتا ہے باغبان نہیں

کچھ گھاٹ پر ہے جانبِ صحرا کبھی علم
اک ذوالفقار شاہ کا جلوہ کہاں نہیں

سینے کو داغ کیوں نہ ہیں جو دیکھو جگر
وہ باغ یہ ہے جس کا کوئی باغبان نہیں

لوثِ گنہ سے پاک نہ کیونکر ہوں مومنین
آبِ فرات سے کم مرے اشکِ رواں نہیں

رنگین مزاج کیوں نہ کثافت سے پاک ہوں
روشن ہے یہ کہ آتشِ گلشن میں دھواں نہیں

وہ حیرت ہے منہ سے نہ نکلے محال ہے
خالی ہو حرف سے کوئی ایسا بیان نہیں

چہرہ اتر گیا ہے عطش سے جو شاہ کا
تصویر کی طرح تنِ زینب میں جان نہیں

ماہی فلوس وار ہے مہتاب داغدار
ضربِ ابوتراب کا سکہ کہاں نہیں

روشن ہی حسن مہدی دین سی زمین عرش	اس ایک نور پاک کا جلوہ کہان نہین
ہاتف بھی سر ہی مری تاریخ مین شریک	فکر جدید کا مری شہرہ کہان نہین

۱۲۹۰ھ

اشعار ۲۳

نکلے کا پھر جہان مین کوئی کام کیا بھلا
فاخر اگر زبان طلاقت نشان نہین

سلام ۴۹

موسی کیطرح کیون ہو لکنت بیان مین	کانٹے پڑی ہین پیاس سی تشنہ کی زبان مین
باتین نبی سی جبکہ ہوئین لامکان مین	شیر خدا کی صاف صدا آئی کان مین
دم آیا بید مومنین تو جان آئی جان مین	خون پونچھ کر جو تیغ رکھی شہ نے میان مین
کہتی تھی شہ کہ جنگ کیون یہ ہو یادگار	ہوگا نہ معرکہ کبھی ایسا جہان مین
حوروں کی اتر گئی یون تیغ شاہ سی	پیکان نہ تیر مین تھی نہ چلہ کمان مین
شہ نے کہا یہ فوج سی جب مین کہ مر رہی	جسکا کہ نام لیتی ہو تم سب اذان مین
چھوٹا نہ بعد قتل بھی عباس سی فرات	مر کر بھی فرق آیا نہ کچھ آن بان مین

دیکھے تھے اہل شام اسیرون کو دیکھکر | جکڑے ہین آہوان حرم ریسمان مین
کیونکر دہل نہ جائین یتیمان شاہ دین | آئی صدا دہل کی جو بچونکو کان مین
دیکھا جو رعب ضیغم ضرغام ذوالجلال | جرأت رہی نہ پیر مین اور نہ جوان مین
سبط نبی کے قتل کا صدمہ یقین ہوا | آئی صدا جو باجون کی رانڈونکو کان مین
پہنچی جو تیر آہ بنی فاطمہ وہان | سوراخ مثل ابر ہوا آسمان مین
کرتا سوال آب کا پیاسا کسطرح | طاقت نہ لب ہلانے کی تھی بیزبان مین
زینب شبیہ فاطمہ زہرا تھین ہوبہو | حسن و جمال و شکل شمائل مین شان مین
الفت سے حُر کی شہ کو زیادہ نکیون ہو چاہ | ہے فرق میزبان مین اور میہمان مین
نیزہ پہ سر تو شاہ کا ہے مثل آفتاب | قائم نہ کسطرح ہو قیامت جہان مین
بیت اٹھائی شیب مین کربل جو انکی | ایوب ہی ٹھہرتے نہ اس امتحان مین
تاریکی لحد سے نہ الجھن ہو دلکو کیون | ہوتا ہے خوف راتکو خالی مکان مین

گھبرا کی آنکھین کھولدین عشق حسینؑ نے | نسبت علی کی آئی جو آواز کان مین
آئی تڑپ کے تیغ و سنہ پہ جب یہ تو غل ہوا | لو برق ذو الفقار گری اصفہان مین
پہونچے رسول پردہ قدرت کے پاس جب | گفتگو کیے کلام خدا کی زبان مین
آئی ندائے غیب پس از قتل شاہ دین | ثابت قدم حسینؑ رہا امتحان مین

اشعار ۳۶

فاخر نہ کیون ہون ثانی سحبان مین خلق مین
ہے فیض مدح شہ سے فصاحت بیان مین

سلام ۵

عاجز ہون مین تو گیسوئے شہ کی مثال مین | کیونکر نہ خون خشک ہو ناف غزال مین
یان لب کہان برابر شہ خوش خصال مین | جوہر چمک رہے ہین یہ تیغ ہلال مین
اشک غم حسینؑ سے کی اسنے ہمسری | شبنم نہ تر ہو کیون عرق انفعال مین
اللہ رے صبر ظلم و جفا پر سہا کیے | خوش خوش رہے حسینؑ نہ ہم ملال مین
خواہش عروس قبر کی کسطرح مین و کھل | راحت فراق مین ہے تو ایذا وصال مین

فیض ثنائے شاہ نے شاعر کیا مجھے
داخل ہوا ہوں دفتر اہلِ کمال میں

بانو یہ بولی تیغِ خزاں اس پہ کب چلی
پھل بھی نہ آنے پائے مرے نونہال میں

اشکِ غمِ حسین میں گر نہ شست و شو
تب چاہیے پھرے یہ دل مرا گرد ملال میں

نسبت ہو ذوالفقار سے اس چرخ کیا اسے
یہ آب و تاب ہے کہیں تیغِ ہلال میں

محشر میں ہو جو خجلتِ عصیاں سے آب آب
پھر کیوں نہ ڈوبے وہ عرقِ انفعال میں

کٹوائیں راہِ حق میں کیوں سر خوشی خوشی
تعجیل و اہتمام ہے شہ کو وصال میں

آنسو نہیں ہیں موجِ مژہ پر یہ جلوہ گر
گوندھا ہے میں نے موتیوں کو بال بال میں

نازاں نہیں کمال پہ اپنے مثالِ بدر
اک آدھ ہو گا نقص بھی اہلِ کمال میں

پہنے زرہ اور تیغ و ڈھال ہو کے چلے قتل کو
برقِ نگاہِ شہ جو گرے گی جلال میں

عابد کھڑے ہوں تخت پہ بیٹھا ہو روسیاہ
کیا بس کسی کا مصلحتِ ذوالجلال میں

دیکھا کریں نہ غور سے کیوں سبطِ مصطفیٰ
حسنِ نبی ہے اکبرِ یوسف جمال میں

کیونکر رہی نہ یاد رُخ شہ مجھے سدا
آتی نہین خزان کبھی باغ خیال مین

اُلجھن سے مین بچاؤن نہ کیونکر قلب زار کو
کھلتی ہی مشکلو نہین گرہ پڑکی بال مین

شیر خدا کی لال کا جب بھی رُکی نہ وار
فولاد بھی ملا ہو جو گینڈے کی ڈھال مین

مانگ سے ایک تل بھی ملیگا نہ ادھر بڑھے
نقطہ نہین ہی دیکھ لو لفظِ سوال مین

تر خون مین ہین جو گیسوی مشکین شاہ دین
پیدا ہو بو لہو کی بھی مشک غزال مین

کیا ابروان شاہ سے کرتا ہی ہمسری
دو تین روز تک ہی شباہت ہلال مین

آنکھین یہ لال لال ہین کیا سپہ شاہ کی
بادہ بھرا ہی ساغر چشم غزال مین

کیون گوش و چشم خلق نہ اکبر پہ ہون فدا
داؤد ہین یہ لحن مین احمد جمال مین

اکبر دھری ہین ہاتھونکو کب پہ فرق پر
پرتو فگن ہی بدر کا جلوہ ہلال مین

اے توبہ کافرو نسے طلب آب شہ کرین
آتی نہین یہ بات ہماری خیال مین

شرم و حیا سی بیوہ قاسم کے ذکر سے
تر ہو گیا ہون مین عرقِ انفعال مین

اکبر جوان بھی ہوگئے قابل بھی ہوگئے | کیا کچھ نہ ہوگیا اسی اٹھارہ سال مین

اشعار ۳۰

دنیا سے دو نکی نکر سو فاخرؔ بچے رہو
دیکھو پھنسے نہ طائر دل جا کی جال مین

سلام ۱۸۵

ردیف واو

ملی ہین شیر کے دل شاہ کے جوانونکو | کہ برچھ کو چھپا تو سینہ پہ لیتے ہین شانونکو
وفا کی دولت کونکر نہون جوانونکو | نثار شاہ پہ کرنا ہی اپنی جانون کو
وغا کا جوش جو آیا ہی نوجوانون کو | چلے ہین اسپ چباتے ہو تو دہانونکو
سوال آب کا کیا کرتے خود علی اصغر | بھلا کلام سے کیا کام بے زبانونکو
عزیز دلکو نہ کیون ہین غم و ملال و الم | کہ دوست رکھتے ہین ہنیا مہمانونکو
مقابلے مین علم لیکے آئے جب اعدا | جھپٹ کے چھینا علمدار نے نشانونکو
یہ ظلم ہوگئی سجاد زار پر درنہ | کہین پہنا تی ہین زنجیر ناتوانون کو

بیان جو قصہ دلچسپ حیرات شہ ہو — سنو نہ پھر کوئی رستم کی داستانوں کو

یہ بولی فوج سے شہ لن ترانیاں نہ کرو — زبان دراز کرو بند اب زبانوں کو

کوئی اسیر نہ چلا کر روئے زندان میں — یہ حکم آیا ہے حاکم کا پاسبانوں کو

لکھو ہیں نظم جو معراج مصطفیٰ کی حال — زمین شعر بنایا ہے آسمانوں کو

خبر سنی جو اسیران شہ کے آنے کی — کیا یزید نے آراستہ دوکانوں کو

غم حسین میں دوران سر ہے آٹھ پہر — یہ گردشیں نہیں بیکار آسمانوں کو

کڑک سے ڈر گئے اطفال گود میں اودھر — کمان کشوں نے جو کھینچا ادھر کمانوں کو

صدا شکست کی کانوں میں فوج کی آئی — بنا ہے گوش تلک کھینچا جب کمانوں کو

فلک سے تیر چلا پے چلے ندامت کے — لیے صغیر جو کھینچا ادھر کمانوں کو

بلا کو شاہ کو شبیر پاس خوب کی دعوت — دیا نہ قطرہ بھی پانی کا میہمانوں کو

وطن سے نکلے ہیں شبیر ایسی گرمی میں — کہ چھوڑتی نہیں طائر بھی آشیانوں کو

یہ شہ سے حضرت نے کہا انکو بھی ملے پانی	فرس کھڑے ہیں نکالی ہوئی زبانون کو

اشعار

سنا ہی بعد شہادت حسینؑ کے فاخر
زمین کیطرح تزلزل تھا آسمانون کو

سلام ۱۵

اٹھا ہے شہ نے غیظ مین رخسے نقاب کو	رعشہ نکیون ہو خوف سے اب آفتاب کو
پایا نہ کچھ ہوا الٰہی شہ کی عقاب کو	صبر مین جو ہو گئی جنبش رکاب کو
کیونکر فرس پہ نور الٰہی نہ ہو سوا	دیدار شہ کا شوق ہے چشم رکاب کو
دعوی جبین و خال رخ شہ سے ہے عبث	زہرہ کو مشتری کو مہ و آفتاب کو
ہے جستجو ساقی کوثر اسے مدام	گردش عبث نہین قدح آفتاب کو
الکدم کی زیست بھر فنا مین ملی اسے	کیونکر کہون نہین گنبد گردان حباب کو
شہ کہتے تھے ہوا ہے بے آب پیاس سے	کیونکر سکون ہو اس دل پر اضطراب کو
اکبر کو زین سے گرتے ہوئے شہ نے دی صدا	بیٹا سنبھالو سید رسالت مآب کو

نیزہ سے لگا لگا کے سپاہ یزید نے — زین سے گرا دیا شہ گردون رکاب کو

شہ نے کہا یہ فوج سے اسکا پسر ہون مین — جسنے اوکھاڑا جنگ مین خیبر کے باب کو

بعد وفات است عاصی کیواسطے — چھوڑا نبی نے آل کو حق کی کتاب کو

سوز غم حسینؑ تو روز ازل سے ہے — کیونکر ہمیشہ تپ نہ ہے آفتاب کو

برچھی جو کھینچی سینۂ اکبر سے شاہ نے — غش آگیا شبیہ رسالت مآب کو

شہ کہتے تھے کہ صورت بسمل نہ ہو طپان — یارب تو صبر دے دل پہ اضطراب کو

رخسار شاہ سے جو کبھی کی تھی ہمسری — فردوس مین جگہ نہ ملی آفتاب کو

شہ کہتے تھے جوانی اکبر نے اے بہن — دکھلا دیا شباب رسالت مآب کو

سلام ۵۲	نوبت جب آئے قبر مین فاخر سے یا علیؑ آسان کیجیے گا سوال وجواب کو	اشعار ۱۵

ردیف ہاے ہوز

ہردم رہے علیؓ ولی مصطفےٰ کے ساتھ — معراج میں بھی آپ تھے خیر الوریٰ کے ساتھ

آنسو رواں ہیں عین میں یہ آہ رسا کے ساتھ — ہوتی ہے جس طرح کبھی بارش ہوا کے ساتھ

جاری ہیں اشک آنکھوں سے ہچکی کے ساتھ یوں — جیسے رواں ہو قافلہ بانگ درا کے ساتھ

عبداللہ حسن نے کہا وقت قتل شاہ — میں بھی گلا کٹاؤنگا اپنے چچا کے ساتھ

پیاسا شہید خنجر بے آب سے کیا — کیا دشمنی تھی شمر کو شاہ ہدا کے ساتھ

ماں سے دم وداع یہ بیمار نے کہا — میں بھی چلونگی سبط رسول خدا کے ساتھ

ہو قبر شہ کے پاس نہ کیوں تربت حبیب — لازم ہے آشنا کو رہے آشنا کے ساتھ

نکلے مدد کو شاہ کی فوج یزید سے — بھائی پسر غلام حر با وفا کے ساتھ

ہمراہ تا بہ گور زمانے میں سب ہیں دوست — دفن آشنا ہوا نہ کوئی آشنا کے ساتھ

کہتی ہوئی وطن سے چلی یہ شہ زمان — ہمراہ ہے قضا مری میں ہوں قضا کے ساتھ

انصار شاہ کی یہ رفاقت تھی مر کے بھی — نیزوں پہ سر ہے سر شاہ ہدا کے ساتھ

صغرا یہ بولی زیست کی پھر کیا امید ہے
پانی بھی جب گلے سے نہ اترے تو دوا کے ساتھ

سچ ہے کہ وقت بد میں کسی کا کوئی نہیں
ہفتاد و دو ہی رہ گئے شاہ ہدا کے ساتھ

کیوں سمجھوں ذوالفقار کو مثل علی شہ
لا سیف کی صدا بھی تھی لا فتا کے ساتھ

فاخرہ حقیقی یہ ہیں نہ نبی ہے حق جدا
ہمراہ ہے علی کے خدا یہ خدا کے ساتھ

سلام ۵۳ — اشعار ۲۱

مریم سے سیکڑوں ہیں کنیزان فاطمہ
کیا ہو بیان فضل علی شان فاطمہ

جن و ملک سے کیا ہو بیان شان فاطمہ
ایزد ہے جبکہ آپ ثنا خوان فاطمہ

جب ہاتھ میں ہے حشر کو دامان فاطمہ
جائیں نہ کیوں جناں میں غلامان فاطمہ

اے ہم صفیر جب ہیں ثنا خوان فاطمہ
پھر کیوں نہ ہیں ہم بلبل بستان فاطمہ

سایہ فگن طیور رہے سر پہ شاہ کے
پہنچا جو کربلا میں سلیمان فاطمہ

باد خزان چلی جو ریاض بتول پر
کل دوپہر میں لٹ گیا بستان فاطمہ

نیزہ سے لگائی اک بروش رسول کو — زین سے گرا زمین پہ گل و جان فاطمہ
بے آب و بے غذا لو گیا گھر سے شاہ کے — پھر کیوں نہو بہشت میں مہمان فاطمہ
انصار جبکہ سبط نبی پر فدا ہوئے — ہونے لگے شہید جوانان فاطمہ
مقتل میں تن شہیدوں کی لاشیں پڑی ہیں کب — پھولوں سے ہی بسا ہوا بستان فاطمہ
چلتی اگر نہ باد مخالف جہان میں — پھر گل نہوتی شمع شبستان فاطمہ
حقا کہ ہو امام سوم شاہ مشرقین — جسم رسول و روح علی جان فاطمہ
بے آپ کے پسر جو روئیں مثال ابر — تر آنسوؤں سے ہوگیا دامان فاطمہ
اندھیر کس طرح نہو پھر مشرقین میں — جب ہو غروب مہر درخشان فاطمہ
حسن و جمال صورت و سیرت میں شکل میں — زینب تھیں یا کہ خلق میں ہمشان فاطمہ
روباہ کی طرح سے گریزان ہوئی عدو — گو تنہا جو رن میں شیر نیستان فاطمہ
پردہ نہ فاش ہوگا گنہگاروں کا روز حشر — یارب ہو میرے ہاتھ میں دامان فاطمہ

دو دن کی بھوک پیاس مین لاکھون کو دی شکست
کیا کیا لڑی ہین رن مین جوانان فاطمہ

جنت مین وقت ذبح شہ مشرقین کے
دامن تلک تھا چاک گریبان فاطمہ

بازار شام مین یہ منادی کی تھی ندا
آتے ہین کربلا سے اسیران فاطمہ

اشعار ۱۴

فاخر عدو و دوست پہ کچھ منحصر نہین
کس پر نہین جہان مین احسان فاطمہ

سلام ۱۵

ردیف یائے تحتانی

جبریل کی آتی تھی صدا چرخ کہن سے
سن لو سر شبیر جدا ہو گیا تن سے

کہتی تھی سکینہ یہ سر شاہ زمن سے
فریاد ہے بابا مجھے باندھا ہے رسن سے

اے مونسو سر پیٹو یہ ہے وقت بکا کا
لپٹے ہین حرم لاش شہنشاہ زمن سے

اک کوک پڑی خیمہ مین جس وقت ہوئی تھی
جس وقت کہ رخصت ہوئے شہ اپنی بہن سے

یہ پیاس کی شدت تھی یہ آتش کی تھی گرمی
نکلی تھی زبان اصغر نادان کے دہن سے

پیاسی ہوئی صغرا تو کہا شاہ نے رو کر   سیراب کرے تمکو خدا نہر لبن سے

دامان قبا پھاڑ کے دی اپنی نشانی   رخصت ہوئے جب قاسم نوشاہ دلہن سے

دربار مین جب آل نبی آئی کھلے سر   حسرت کی نظر کی شہ والا نے لگن سے

جب شام سے پہونچے حرم شاہ وطن مین   کہتے تھے یہ سجاد حزین اپنی بہن سے

صغرا مین کہون کیا جو مصیبت ہوئی مجھپہ   بیمار تھا بازو مرے باندھے تھے رسن سے

افسوس ہے گل کھلنے نہ پائے تھے قضا نے   توڑا انھین پھولونکو شہ دین کے چمن سے

کبرا سی نہ ناشاد دلہن ہوگی جہان مین   کنگنا نہ کھلا تھا کہ بندھے ہاتھ رسن سے

کہتی تھی سکینہ مرا دم گھٹتا ہے بھیا   صدقے گئی گردن مری کھلوا دو رسن سے

اشعار ۱۵	فاخر کو بلائین شہ دین روضہ پہ اپنے ہر وقت یہ ہے عرض مری شاہ زمن سے	سلام ۵۵

رخ حسین پہ جبتک نقاب باقی ہے   فلک پہ مہر کو اک اضطراب باقی ہے

جہاد شاہ کا یہ رعب و داب باقی ہی — ہنوز نہین ہی یہ جگر مین آب باقی ہی

ازل سی مست ہی جسپر رہی ہون فلک — نہین ہی خواب خمار شراب باقی ہی

قفس مین ہین تو تسکین بلبل شیدا — سکون قلب کو حوض گلاب باقی ہی

دعا سی ہاتھ کو روکی کھڑی ہین یون شبیر — شکن جبین پہ ہی رخ پر عتاب باقی ہی

کہا یہ شاہ نے کسطرح دون ضیا بہائی — ابھی شبیہ رسالت مآب باقی ہی

محال ہی جو نشان بجا ہی شاہ مٹے — دم رہیگا جو چشم حباب باقی ہی

محیط دہر مین پوچھو نہ کچھ ثبات بشر — سمجھ لو بحر مین کبتک حباب باقی ہی

روانہ ہو گئے سر پر جناب زینب کے — یہی حسین کو بس اضطراب باقی ہی

عذاب کا بھی نہوگا شمار محشر مین — غم حسین اگر بے حساب باقی ہی

کہا یہ شاہ نے کیونکر لڑونگا لاکھون سے — نہ تن مین تاب و توان نا شباب باقی ہی

نہین ہی نرگس گلگون شاہ مین آنسو — گلون کے جام مین شبنم کا آب باقی ہی

ہو دل مین داغ تو صبر و قرار خاک سے ہے	فنا کتان کو ہی گر ماہتاب باقی ہی
الٰہی خوب نبے مجھسی اور فرشتون سے	بڑا لحد کا حساب و کتاب باقی ہی

اشعار

وہ ظلم کیا ہوسے تھی شہ پہ جس سے اہل فخر
غریب و بیکس مضطر و خطرب باقی ہی

سلام ٥٦

جو فیض نور رخ بوتراب باقی ہی	تو مہر و ماہ مین بھی آب و تاب باقی ہی
رخ حسین مین وہ آب و تاب باقی ہی	کہ مہر و ماہ کو جس سی حجاب باقی ہی
رخ حسین سی سرکی ہوئی ہی کچھ جو نقاب	غروب کچھ ہی تو کچھ آفتاب باقی ہی
سفید بال ہون سر پر تو صاف پیری ہے	خضاب کرنے سی فرضی شباب باقی ہی
عدو تو پیتی ہین بھر بھر کی جام دریا سے	پے حسین فقط قحط آب باقی ہی
شہید ہو گئی اکبر حسین زندہ ہین	نہین ہی ماہ مگر آفتاب باقی ہی
خط حسین کرے کیون نہ رہنمائی خلق	ہدایتون کو خدا کی کتاب باقی ہی

برسکی دیدۂ تر کہتے ہین غم شہ مین
کوئی زمانے مین اب بھی سراب باقی ہی

جو چشم تر ہی تو داغ جگر بھی تازہ ہین
چمن ہرے ہین اگر جوئے آب باقی ہی

چلی ہین شام کو سطرح اہلبیت حسینؑ
ردا ہی سر پہ نہ منہ پر نقاب باقی ہی

کہین عقاب پرای نور حق سوار تو ہو
قدم کے دیدکو چشم رکاب باقی ہی

رخ حسینؑ سی روشن نہ کیون ہو دشت تمام
کھلی ہی چاندنی گر ماہتاب باقی ہی

حرم کو پاس جو کچھ تھا وہ لیگئی اعدا
رخو نپہ شرم کی بس اک نقاب باقی ہی

کہا یہ فوج سی تنکے حبیب نے دم جنگ
تن ضعیف مین رونق شباب باقی ہی

چلین نہ شام سی کیسطرح کربلا کو حرم
زیارت پسر بوتراب باقی ہی

اشعار ۱۸	پچمک رہا ہی لحد مین بھی داغ دل فاخر ہوئی ہی رات مگر آفتاب باقی ہی	سلام ۵۷

مدنظر ہی مدح رسول زمان مجھے
نطق عرب دکھائیگی اردو زبان مجھے

منظور ہی ثنا شہ انس و جان مجھے
عیسیٰ نفسی جو ہو پاک وہ دی حق زبان مجھے

یہ شوق سوز غم ہی کہ پہونچا ہو اکبر تک
آیا جہان نظر تہ گردون دھوان مجھے

کہتے تھے شاہ ڈھونڈھ کے اکبر کدھر ہو تم
ملتا نہین تیرا مری یوسف نشان مجھے

بولی سکینہ صورت بسمل طپان ہون مین
یہ پیاس نے کیا ہی چچا نیم جان مجھے

گرد غم حسین اگر اور کچھ بڑھے
آتے نظر غبار کی صورت دھوان مجھے

کہتے تھے شاہ زخم نہین ہین براہ شکر
اللہ نے دیے ہین ہزارون دہان مجھے

مشہور ہی آفتاب قیامت کا حشر مین
دکھلائینگے نہ داغ جگر گرمیان مجھے

جب ضعف بڑھ گیا تو یہ سجاد نے کہا
ایذا کمال دیتی ہین اب بیڑیان مجھے

ہون عندلیب باغ خزان دیدہ بتول
کیونکر نہو مثال قفس آشیان مجھے

کہتا تھا یہ شباب علی اکبر حسین
تھا موسم بہار کہ آئی خزان مجھے

سجاد کہتے تھے کہ مین پابند صبر ہون
پہنائینگے نہ اہل خطا بیڑیان مجھے

کہتے تھے بعد خاتمۂ فوج شاہ دین — افسوس ہی کہ چھوڑ گیا کاروان مجھی

کہتے تھے شاہ رن مین جو اکبر ہوئی شہید — کر دیگا پیر ہای غم نوجوان مجھے

شہ نی کہا کہ ای عمر سعد روسیاہ — پڑھ لون نماز عصر جو تو دی امان مجھے

ای چرخ کیون نشانۂ تیر الم ہون — یاد آگیا ہی اصغر ابرو کمان مجھے

کہتے تھے شاہ ہجر پسر مین پکار کے — تم تو سدھارے چھوڑ گئی نیمجان مجھے

تھی یہ صدا ای لاشۂ بی دفن شاہ دین — ملتی نہین زمین نہ آسمان مجھے

اشعار ۱۷	فاخر تو نوحہ خوان ہی عزای حسین مین تو بھی سنا دی بلبل شیدا فغان سے مجھے	سلام ۵۸

کر دینگی پاک جرم سی اشک روان مجھی — پہونچائیگا بہشت مین یہ کاروان مجھی

منظور وصف ساقی کوثر ہی ای کریم — دی مثل موج شستہ و رفتہ زبان مجھے

یارب یکسر طریقہ سے اہل عدم گئے — آئی نظر نہ گرد رہ کاروان مجھی

رہتی ہے یاد سینۂ ہمشکل مصطفیٰ
پھر کسطرح نہ ہو دل مضطر نشان مجھے

رضوان تم ہی چمن کیطرف رُخ نہ مین کرون
گر باغ کربلا مین ملا آشیان مجھے

کہتی تھی شاہ ای علی اکبر کہان ہو آپ
دکھلاؤ بار بار نہ سوکھی زبان مجھے

بولی حبیب تیر سا جاؤنگا فوج پر
پیری نے گو کیا ہے سراپا کمان مجھے

زینب یہ بولی صبح کا تارہ عیان ہوا
اکبر مین صدقے جاؤن سنا دو اذان مجھے

کہتا تھا شمر دونگا نہ شہ کو جز آب تیغ
سو بار بھی دکھائین جو سوکھی زبان مجھے

جسدم نظر پڑی رُخِ ماہِ بتول پر
تارِ نگاہ ہو گیا تارِ کتان مجھے

آہین غمِ حسین کی رکھون نہ کیون عزیز
لیجائینگی بہشت مین یہ آندھیان مجھے

تھا عندلیب گلشن خاتون روزگار
ملتا نہ باغ خلد مین کیون آشیان مجھے

کہتی تھی لاش شاہ وہ عالیمقام ہون
ملتی نہین زمین تہ آسمان مجھے

مین آشنا ہے نالۂ شبگیر ہون فلک
مرغ سحر سنائین بھلا کیا اذان مجھے

حر نے کہا کہ نار سے پہونچا ہین نور تک
لائی مری نصیب یا نسی کہان مجھے

روشن مثال شمع ہن بحر جہان ہین مین
پہر کسطرح سے گل نکرین آندھیان مجھے

لکھتا ہون شرح تیزی رفتار اسپ شاہ
جنبش قلم نہ کیون نظر آئی روان مجھے

لکھتا ہون شرح نکہت گیسوے شاہ دین
کیونکر نہو زبان قلم عطردان مجھے

اشعار ١٩	فاخر کی یہ دعا ہے خدای کریم سے دکھلا دے اب ظہور امام زمان مجھے	سلام ١٥٩

اشکون کی تری نرگس جادو مین نہین ہے
خون نام کو جسم شہ خوشخو مین نہین ہے

شبیر ہین تنہا کوئی اردو مین نہین ہے
اصغر کے سوا ایک بھی پہلو مین نہین ہے

تشبیہ مین کیا دون فرس شہ دین سے
یہ چال یہ شوخی دم آہو مین نہین ہے

شہ کہتے تھے لو دیکہو لبیک بھی چلے
گو زور وہ اب ساعد و بازو مین نہین ہے

کیون قامت اکبر کا تصور ہو مجھکو
ہے درد سہی دل مے پہلو مین نہین ہے

مرحب سے علی کہتے تھے لڑ جم کے جفا جو
تجھسا تو بہادر کوئی اردو مین نہین ہے

ہندی مین ہو گیا مصحف دبیر کی ثنا مین
قرآن عربی مین ہے یہ اُردو مین نہین ہے

جیسی خلش خار غم شاہ ہے دل مین
وہ نیش زنی تو کسی بچھو مین نہین ہے

کسطرح سے دم نکلے غزالون کا نہ اسیر
کچھ خون کے سوا نافۂ آہو مین نہین ہے

جسطرح کی ہے گیسوئے شبیر مین نکہت
اسطرح کی خوشبو گل شبو مین نہین ہے

یہ پیاس ہے پاس آنکھونکو لائی ہین بکا مین
اک اشک بھی پر چشم کے حلقو مین نہین ہے

رہبر نہ ہو کیون کاکل شہ کا دل صد چاک
جب شانہ کوئی کوچۂ گیسو مین نہین ہے

تشبیہ مین شہباز سے دیتا ہے لیکن
خو صید کی شاہین نراز و مین نہین ہے

اُڑتا ہے یہ شبرق وغا دشت مین کیونکر
پرواز جو اسپ شہ خوشخو مین نہین ہے

مرجھا گیا رن مین گل تر کہتی تھی بانو
خوشبو وہ مرے تکیۂ زانو مین نہین ہے

زینب نے کہا دیکھ کے لاشونکو پسر کے
مین کیا کرون دل آپ مرا قابو مین نہین ہے

شہ نے کہا اصغر نے جو لب خشک دکھائے — ای جان پدر آب تو قابو میں نہیں ہے
اُف اُف چلی جاتی ہیں بن کہتی تھی ماری — کیا آگ تو تیغ شہ خوشخو میں نہیں ہے
کچھ سوچکے کہتے تھی یہ عباس دم جنگ — افسوس کہ دریا مرے قابو میں نہیں ہے

فاخر ہی جو ضو ذرہ میں خاک در شہ کی
وہ نور وہ تابندگی جگنو میں نہیں ہے

اشکوں میں تڑپ جو ہی وہ جگنو میں نہیں ہے — پانی تو کہیں تو کا آنسو میں نہیں ہے
آرام جگر آج جو پہلو میں نہیں ہے — دل بانوے ناشاد کا قابو میں نہیں ہے
آنکھوں سے یہ چشمک تھی لب سرور دیں کی — اعجاز میں جو حسن ہے جادو میں نہیں ہے
بولا یہ عمر توڑیں صفیں جب وہ پکارے — اب ضعف و نقاہت شہ خوشخو میں نہیں ہے
کیوں بحر میں ہم وزن اشعار مری ہوں — ہیتی و کمی سنگ ترازو میں نہیں ہے
جو طفل سر شاخ آنکھوں کو پھیرتی ہیں طرارے — وہ جب سے وہ [illegible] آہو میں نہیں ہے

ہنس ہنس کے گئی تھی عمر سے ستم آرا — خاک اڑتی ہے شہ کی کوئی اردو میں نہیں ہے

کیونکر صدمۂ چشم کو قدر انکی ہووے — کیا آبرو ہو نہ زر مرد آنسو میں نہیں ہے

سوفار کے ماتھے پہ پیکان بھی نشتر — اصغر کا لہو تیر سہ پہلو میں نہیں ہے

زخم تن صد چاک جو ہو جاتی تھی نیلے — کچھ زہر تو تیغ شہ خوشخو میں نہیں ہے

تشبیہ قد اکبر گل رو سے ہو کیونکر — اک پھول بھی تو سرو لب جو میں نہیں ہے

یون بند ہوئی شہ کی سپاہ فوج ز رستے — رہرو کا پتہ کوچہ گیسو میں نہیں ہے

کسطرح حرم سے شہ سوا اسکی ہو حسرت — اصنام کی جا کعبۂ ابرو میں نہیں ہے

شہ کی صف مژگان پہ قربان کھنچی ہوئی — سرمہ کا نشان نرگس جادو میں نہیں ہے

پلکیں جو تصدق نہ ہوئیں شہ کی بھوون کے — کیا طوف نسا کعبۂ ابرو میں نہیں ہے

کیون داغ غم شہ سے دلسی جہان میں — خورشید جہانتاب بھی بازو میں نہیں ہے

شہ کہتے تھے زبانی کہ کیا تیغ کو کھینچو — طاقت کے ٹوٹے ہوئے بازو میں نہیں ہے

صغرا نے کہا خیر سے ہو نیکی ہو الٰہی
یہ کیا ہے دل اس وقت جو قابو مین نہین ہے
آئی ہے جو تو ضیغم ضرغام خدا کی
گھوڑا کسی اسوار کے قابو مین نہین ہے
بانو کو جو با درخ اکبر مین ہی سکتا
پر تو مگر آئینہ زانو مین نہین ہے

کسطرح نہ آرام سے تربت مین مین سوؤن
فاخر دل مضطر مرے پہلو مین نہین ہے

شست جو پابند لڑائی مین سپر کے ہوتے
جسم پہ پھر کبھی تیغ کی چپ کے ہوتے
دور سے پھر نہ کبھی شمشیر و قمر کے ہوتے
گر مقابل یہ مرے داغ جگر کے ہوتے
لگے گر آنسو نہین قلب و جگر کے ہوتے
دھو کے اشکون سے پھر لعل گہر کے ہوتے
غیظ سے دیکھتے تو چونکو جو حضرت دم جنگ
سیکڑون آن مین ہدف تیر نظر کے ہوتے
بولی ازرق سے یہ قاسم کہ بہادر تھا اگر
پنجے اک گام قدم تیری نہ سر کے ہوتے
وعدہ طفلی سے تو سرکا تھا کیا خالق سے
شاہ مشتاق نہ کیون تیغ دو سر کے ہوتے

ابروی شاہ کا مردم سے اشارہ یہ تھا — حربے بیکار ہیں سب تیغ دوسر کی ہوتے

آنکھیں صغرا کی وا رہتی ہیں پدر شہ خیبر — کان مشتاق نہ کس طرح خبر کے ہوتے

برق شمشیر علیؑ گرتی اگر ڈھالوں پر — لگتے اڑ اڑ کے ہوا پر نہ سپر کے ہوتے

قصد شہ دیکھ کے میدان کا یہ اکبر نے کہا — جانے مرنے کے لیے باپ پسر کے ہوتے

جوش گریہ سے جو پھر نوحہ کا آتا طوفان — شہر ہی کیونکہ نہ مری دیدۂ تر کے ہوتے

شاہ کہتے تھے کہ ہے خاک مرے جینے پر — برچھی سینہ پہ پسر کھائی پدر کے ہوتے

حضرت آدم و حوا کا جو رہنا ہوتا — خلد میں پھر بنی آدم کے نہ تر کے ہوتے

ہوتی جب مشتری اشک سے غم شاہ — جوہر اس وقت عیاں اہل نظر کے ہوتے

صبح عاشور کو بڑھ جاتی جو ان کی دھڑکن — پار کانوں کے مری شور جگر کے ہوتے

دیکھتا وادی پرخار جبین عابد کے — تلوے افگار سراپا ہی نظر کے ہوتے

مرکے بھی ساتھ جو ہوتا غم سرور کا — داغ دل میں نہ مری جان سفر کے ہوتے

چمکین شعلہ شمشیر علی سے جلتین
چار ون روشن جو کبھی داغ سپر کے ہوتے

کربلا ماہ محرم مین پہونچنا تھا ضرور
شاہ مشتاق نہ کسطرح سفر کے ہوتے

زمزمہ سنتی جو یاد گل زہرا مین مرے
چہچہے اور ہی مرغان سحر کے ہوتے

سوزش زخم جگر ایک ہی شب مین جاتی
گر اثر مرہم کافور سحر کے ہوتے

تیرگی چہرۂ شب کی تو مٹائی اسنے
کیا اثر اور طباشیر سحر کے ہوتے

لحن داؤدین دیتی علی اکبر جو اذان
ناطقی بند نہ مرغان سحر کے ہوتے

سر فدا کرتے اسیطرح رفیقان حسین
زندہ سو بار اگر خلق مین مر کے ہوتے

شہ سے زینب نے کہا انکو بھی کرتی مین فدا
گر کہین لخت جگر لخت جگر کے ہوتے

نزع مین یاد نہ آتے اگر انصار حسین
ٹکڑے ہی ہفتاد نہ شبیر کے جگر کے ہوتے

عون کہتی تھی عبث رایت حیدر کی ہے فکر
ہونگے حقدار نواسی پیمبر کے ہوتے

یاد صغرا مین یہ مان کہتی تھی وا رے آو
شب کو رہتا ہے کوئی دشت مین گھر کو ہوتے

تھی شہیدوں کی ورثت تو ازل سے ثابت | کسطرح جنس شہادت کی نہ ترکے ہوتے

یاد اکبر میں جو آجاتی مجھے یاد حسین
ٹکڑے فاخر نہ مرے قلب و جگر کے ہوتے

چشم سے جب شاہ کی آنسو چھلک کر گر پڑے | خلد میں جام شراب روح پرور گر پڑے
زمین جب گھوڑے سے ہمشکل پیمبر گر پڑے | ہائے محبوب خدا فرما کے سرور گر پڑے
ذو الفقار حیدری سے کٹ کے یوں سر گر پڑے | ٹوٹ کر شاخوں سے جیسے پھل زمین پر گر پڑے
قتل ہو کر شہ سا وارث جب زمین پر گر پڑا | خود بخود سر سے کیوں بانو کی چادر گر پڑے
کٹ گئے تیغ ظلم سے حضرت کے بازو گر پڑے | یا خدا کے عرش تارے زمین پر گر پڑے
ڈگمگا کر اسطرح گھوڑے سے سرور گر پڑے | رحل پر سے جسطرح قرآن زمین پر گر پڑے
چھد گئی تیر ستم سے مشک جب عباس کی | ہاتھ سے بچوں کے چھوٹ کر خالی ساغر گر پڑے
آگیا زد میں جب دندان سرور کا خیال | اشک آنکھوں سے چھلک کر مثل گوہر گر پڑے

انکی منہ کی سامنی کیونکر ٹھین ڈھالین بھلا　　کٹ گئے جس تلوار سی جبریل کے پر گر پڑے

شاہ کہتی تھی بھن بچنا اُسی کا ہی محال　　جسکے دم کیواسطے کٹکر بھتر گر پڑے

دیکھ لی گر آب و تاب چہرۂ شبیر کو　　خاک پر آئینہ کیصورت سکندر گر پڑے

آسمان روتا ہی بعد قتل ماہ فاطمہ　　دور کیا گر اشک کیصورت ہر اختر گر پڑے

شاہ کہتی تھے نہین ملتا مجھی تیر النشان　　کونسی جا میری اکبر میری دلبر گر پڑے

یون پی فریاد عشر بکو لب کوثر ملے　　آنکھ سی دیکھا لین جو رین او رساغر گر پڑے

دہشت شبیر سی لشکر کا یہ نقشہ ہوا　　میانسی تیغین گرین ہاتھونسی خنجر گر پڑے

اسقدر تھی محو یاد ایزد باری مین شاہ　　کچھ نہ سمجھی کب گئی اور کب بھتر گر پڑے

کیا وفاداری مین کامل تھی رفیقان حسین　　زیر تیغ و زیر تیر و زیر خنجر گر پڑے

شاہ نی ہل من مغیث جب کہا میدان مین　　اُٹھ کے سجاد حزین بالائی بستر گر پڑے

نکلے دیکھے جب کا سبب بامر شہ تو ملک　　ہی یقین گھوڑی سی اب سبط پیمبر گر پڑے

ضربت دندان محبوب خدا جب آئی یاد | جوہری کے ہاتھ سے لرزے کہ گوہر گر پڑے

اشعار ۱۵

کسطرح فاخر سلامی کا ہوں پابند میں
آکے جب مضمون خود میرے قدم پر گر پڑے

سلام

آنکھوں سے کیوں نہ چادر اشک رواں گرے
طوفاں آیا کشتیوں سے بادبان گرے

گھوڑے سے زخم کھا کے شہ انس و جان گرے
حیرت ہے کیوں زمین پہ نہ آسمان گرے

کس کی مجال بات کرے شہ سے وقت جنگ
بولے جو کوئی تیغ سے کٹ کر زبان گرے

کہتے تھے شاہ ڈھونڈھ کے اکبر کی لاش کو
آواز تو سناؤ کہ بیٹا کہاں گرے

عباس آہیں کیوں نکریں فرط ضعف سے
نزدیک ہے کہ ہاتھ سے چھٹ کر نشان گرے

اک آہ گرم سے مری آئیں یہ آفتیں
آندھی اٹھی جہان جلے آسمان گرے

آتا ہے ضعف حضرت سجاد زار یاد
اٹھ اٹھ کے کیوں زمین پہ ہر ناتوان گرے

کھائی جبھی شکست سپاہ یزید نے
جب ٹوٹ کر نشان ضلالت نشان گرے

افتادہ لاکھون دل ہین زمین نجد ان شاہ ہین
یوسف کیطرح چاہ مین ہو کاروان گری

اسطرح آنسوؤن سے یہ تن منہدم ہوا
بارش کی فصل مین کوئی جیسے مکان گری

پیری مین ضعف دل نہ مژہ سے ہو کیون عیان
شاخون سے پھول ٹوٹ کے وقت خزان گری

عابد کو یاد آئی عزیزان رفتہ جب
اٹھ اٹھ کے مثل گرد رہ کاروان گری

اک جائی مری غیرونکو منظور کیا ہو خاک
ہم یان گری تو سایہ ہمارا وہان گری

پانی نہ مانگو خاک پہ گر کر بحر حسین
جس پیر پر یہ کوہ غم نوجوان گرے

اشعار ۱۵

فاخر ضعیف ماتم عابد سے یہ ہوئے
اُٹھے نہ نقش پا کی طرح ہم جہان گرے

سلام

اسطرح تیغ شہ سے قوی تن جوان گری
جسطرح اڑ اڑ کے زمین پر مکان گری

اکبر جو زمین کہا کے ستم کی سنان گری
دل تھام کر زمین پہ امام زمان گری

دیکھین جو شہ کو ابرو مژگان کی جنبش
ہاتھون سے اہل ظلم کے تیر و کمان گری

نالان جرس ہی قافلہ والی ہین اشکریز
یارب کوئی نہ تھک کے پس کاروان گری

زخم سنان جو کھا کے گری ہی اکبر حسین
پس کسطرح اٹھے کو امام زمان گری

جس دم سموم تیغ شہ لافتا چلی
سر اڑ کے تن سے صورت برگ خزان گری

ہلچل ہی تیغ شاہ سی سنتا نہین کوئی
پا کے پچھاڑ ہین سپہ بدنشان گری

اللہ رے ضعف حضرت سجاد ناتوان
آنکھ سے گر کے اشک کی صورت جوان گری

گر جوش عشق چاہ زنخدان شاہ ہو
یوسف ابھی کنوئین مین مع کاروان گری

ہلچل دکھائی قہر کا نقشہ کسطرح
لپٹی کفن سی فوج جو سر پر نشان گری

چھوڑین جو دست آہ سی سجاد ناتوان
دنیا مین ابر ہو کے صورت دھوان گری

ٹکڑا کربلا مین سکونت کا ہی یہ شوق
تنکے جیون ہوا سے اڑ کے آشیان گری

دیکھو کسطرح سے تحرک ہو دل مرا
کیونکر چلا جہاز اگر بادبان گری

تلوارین بیشمار پڑین جبکہ ایکبار
گھوڑے سے ڈگمگا کے امام زمان گری

اشعار ۱۹

فاخر ارم مین پہل غم سرور کا یہ بلا
اٹھا جو ہاتھ میوہ باغ جنان گری

سلام

کیا فیض تشنگی شہ ذیوقار ہی — جو اشک ہی مرا گہر آبدار ہی

روئے نقاب شاہ کا حسن آشکار ہی — یہ آفتاب اور وہ ابر بہار ہی

دلکو خیال اکبر رنگین عذار ہی — برچھی کی یہ نکالن ہی کہ دل بیقرار ہی

شہ کی مصیبتون کا ثبات آشکار ہی — صدمہ ہی جو وہ داغ دل بیقرار ہی

لکھتا ہون وصف گیسوی خمدار شاہ مین — نقطہ ہی جو وہ نافہ مشک تتار ہی

پیری مین بھی ہین داغ غم شاہ رنگ پر — فصل خزان بھی باغ مین مصرشار ہی

محتاج شاہ دین ہین لحد اور کفن کی آہ — اے چرخ بس کہ گردش لیل و نہار ہی

کرتی تھی شہ لپسر کی ندو نکا مین اذن جنگ — اصرار ہی تو خیر تحسین اختیار ہی

ماتم مین شہ کی رہتی ہین تازہ جگر کی داغ — یہ وہ چمن ہی جسمین ہمیشہ بہار ہی

جبتک رہیں حسین شہ عالم نبرد کو
بیتاب ہی حسام فرس بیقرار ہی

پانی بھی مانگتے نہیں لیکن نبرد میں
کیا ذوالفقار شاہ اسم آبدار ہی

سرعت وہ ذوالجناح امام زمان میں
شرمندہ جس سے آہوی ملک تتار ہی

تھا زندگی میں داغ غم شاہ جسکا نام
مرنے کے بعد اب وہ چراغ مزار ہی

رخسار شاہ دیں کو نہیں کس سے مثال دوں
مہر فلک ہی زرد قمر داغ دار ہی

گلہای زخم سے ہی چمن وادی نبرد
کیا تیغ شاہ موج نسیم بہار ہی

بیتاب ہی غم شہ دیں سے بھی زندگی
جسکو کہ موت کہتے ہیں دلکا قرار ہی

کیوں داغ ہو دلکا پھول [illegible]
ہر آہ مری اشک نسیم بہار ہی

خواہاں ہی قلب ناوک مژگان شاہ کا
ہی طرفہ سیر تیر کا جو بانشکار ہی

فاخر کہو سے ہیں یہ صدا دونگا یا علی
جب آئیگا حضور کہ وقت فشار ہی

سلام

کیونکر شکست کفر کا مذہب پا چکے | دست خدا کے ہاتھ بتون کو گرا چکے

جیسے چمن بتول کا پژمردہ پا چکے | غنچے دو انکو باغ جہان سے اٹھا چکے

بچپن مین جو نانا سے کہا تھا دکھا دیا | سب گھر حسین امت جد پہ لٹا چکے

اکبر کو خط مین فاطمہ صغرا نے یہ لکھا | بھائی نہ آپ آئے نہ مجھکو بلا چکے

اللہ رے حر اول ذی حرمت حسین | حور انکو اشتیاق ہے حر جلد آ چکے

کہتے تھے لوگ آکے مبارک ہو اے حر | زین سے زمین پہ شاہ امم کو گرا چکے

چھڑکاؤ آنسوؤن سے ہوا شہ پہ فرض عین | اصغر سے تشنہ لب کی جو تربت بنا چکے

کہتی تھی یہ سکینہ کوئی تو مجھے بتائے | دریا پہ مشک لے کے چچا جان جا چکے

نظرون مین کیون نہ کر نہ تاریک ہے جہان | باد فنا جو شمع امامت بجھا چکے

اسوقت شہ نے ایک کو اذن وغا دیا | فوج عدو سے تیر ہزارون جب آ چکے

خیمہ جلا اسیر ہوئی بعد شاہ دین | کیا کیا ستم نہ حضرت عابد اٹھا چکے

اکبر کے غم مین شاہ نہ کیونکر ہون بیقرار
پوچھو یہ داغ اُنسی جو صدمہ اُٹھا چکے

جاتے ہین کربلا سے وطن پھر کے اہلبیت
دل کے چراغ شہ کی لحد پر جلا چکے

ہوگی اُسی کو قدر شہ مشرقین کی
سو کوہ غم جو ایک جگر پر اُٹھا چکے

اشعار ۱۵

فاخر غم حسینؑ مین یہ دیدۂ پرآب
فرد گنہ کی رو کے سیاہی مٹا چکے

سلام

جب اُوج ماتم شہ والا مین پا چکے
آہ رسا سے عرش کا پایا ہلا چکے

ناوک عدو کی فوج سے پیہم جب آ چکے
حضرت بھی کچھ سمجھ کے پرونکو جما چکے

غل فوج مین ہوا کہ خبردار گھات سے
رخصت وغا کی حضرت عباس پا چکے

کہتے تھے اہل شہر مدینہ اوجڑ گیا
شبیر کربلا سے معلے بسا چکے

اسوقت شاد شاد ہوئی دل سپاہ کے
پہلو کے بھل حسین کو جسدم گرا چکے

شوق جنان مین کہتی تھی انصار شاہ دین
یارب ہماری موت کہین جلد آ چکے

اکسطرح فرس پہ تھے سرور زمان — برچھی لگی خدنگ پڑی تیغ کھا چکے
باجے بجائے فتح کے فوج یزید نے — گھوڑے سے جبکہ سبط نبی کو گرا چکے
صحرای کربلا نہ منور ہو کسطرح — رخ سے نقاب سید والا اٹھا چکے
کہتے تھے شاہ صبر دی اسوقت ای کریم — جب نور عین سامنے آنکھین پھرا چکے
دیکھی نگاہ بھر کے وہ ابرو حسین کے — منھ پر ہزار بار جو تلوار کھا چکے
دکھیں اب اشک ماتم شبیر کیا کرین — داغ جگر تو ماہ مین دھبا لگا چکے
مدت کے بعد پائی ہی سایہ شہ نے قبر — ای کاش گرد باد بھی گنبد بنا چکے
اوس پیر ناتوان کا نیکون بیٹھ جای دل — فرزند نوجوان کا جو لاشہ اٹھا چکے

اشعار ١٧	فاخر یہ سب مہارت ماہر کا فیض ہی اسطرح مین جو زور طبیعت دکھا چکے	سلام

آتے ہی کربلا مین یہ توقیر ہوگئی — جنت عطای شاہ سے جاگیر ہوگئی

جب ابروی حسین کی تاثیر ہو گئی
ہر آہ جھک کے صورت شمشیر ہو گئی

جب دلکو یاد اصغر بے شیر ہو گئی
آہ جگر ہوائی پر تیر ہو گئی

دھوتے گنہ سے پاک نہ کیونکر ہون مومنین
آب روان اشک سے تطہیر ہو گئی

در در پھرایا قید کیا چھین لی ردا
کیا کیا نہ اہلبیت کی توقیر ہو گئی

نقشہ فراق کا جو دکھایا حسین نے
زینب خموش صورت تصویر ہو گئی

شہ بولے جلد سب رفقا تو گذر گئے
لیکن ہماری موت مین تاخیر ہو گئی

صغرا یہ بولی سمجھونگی نسخہ شفا کا مین
حاصل جو شہ کے ہاتھ کی تحریر ہو گئی

اتنا ہوئی شدت تپ سجاد ناتوان
برق جہندہ پاؤن کی زنجیر ہو گئی

لاشے جلا مین سر تھا کبھی گہ تنور مین
فرزند فاطمہ کی یہ توقیر ہو گئی

صغرا یہ بولی مجھکو کسی سے نہین گلا
ایسی ہی تھین سب ہی مری تقدیر ہو گئی

زخمی ہو قلب الفت ابروئے شاہ سے
دیکھو کمان بھی میرے لیے تیر ہو گئی

بے انتہا جو ضعف سی سجاد جھک گئی
زنجیر مثل طوق گلو گیر ہو گئی

کچھ یاد کر کے حُر نے یہ شبیر سی کہا
مولا معاف کیجیے تقصیر ہو گئی

یہ خاک اُڑائی ہین غم بوتراب مین
نایاب گرد صورت اکسیر ہو گئی

تشنہ کہا مین دی نہین سکتا جواب کچھ
بیٹا تری رسول کی تقریر ہو گئی

اشعار

ہر بیت مدح شاہ سی پایا جنان مین گھر
فاخر کے قسمتون سے یہ تدبیر ہو گئی

سلام

قرآن کی طرح فرد بیان امام ہی
اسمین نہ کوئی شک ہی نہ اسمین کلام ہی

طرفہ یہ گردش فلک تیرہ فام ہے
یہ خواہر حسین ہی وہ بزم عام ہی

خیمہ مین شہ کی بعد جو انبوہ عام ہی
مضطر کمال زینب عالی مقام ہی

غش ہی سکینہ پیاس سی اصغر تمام سے
برباد خاندان رسول انام ہے

جز حق کسی کے اور روا کیا ہو بندگی
سجدہ سوائے ذات الٰہی حرام ہے

آکر یہ شمر نے پسر سعد سے کہا	آخر ہین اب حسین یہ قصہ تمام ہی
آرام سی یہ قبر مین سوئیگا حشر تک	جو عاشق حسین علیہ السلام ہے
رفتار دیکھ دیکھ کے اسپ حسین کی	صرصر بھی کہتی ہی کہ عجب تیز گام ہے
کہتا تھا شمر دیکھ لو ای ساکنان شام	یہ خواہر حسین علیہ السلام ہے
نزدیک روی شاہ ہی کیا زلف عنبرین	قدرت خدا کی صبح کی پہلو مین شام ہی
افسوس ہم کہ حسین ہین مہمان دشت مین	مشرب مین جنکی پانی پلانا حرام ہے
آئی ندا ی غیب کہ بس اب نہ لڑ حسین	یون ہی لڑیگا تو تو یہ امت تمام ہے
مشتاق دیدار شبیر کیون نہون	دل مائل زیارت بیت الحرام ہے
اورونکی یاد دل سی نکال ای خدا پرست	خلوت سرای خاص مین کیون دخل عام ہے
لکھتی تھی زلف شاہ یہ دست شمر مین	بیشک یزید حاکم اقلیم شام ہے

اشعار ۱۷	ہر بیت بیت خلد ہی مدح حسین مین	سلام

فاخر ترا سلام بھی دار السلام ہے

امید انکو جب شبیہ رسول زمان چلے
بہنون کا تھا یہ شور کہ بھیا کہان چلے

یون یاد زلف شاہ مین اشک روان چلے
جیسے کہ شب کو کوئی کاروان چلے

رخصت جو ہو کے بادشہ انس و جان چلے
سر کھولے اہلبیت رسول زمان چلے

دیسی دھوان تو آنکھو نسے اشک روان چلے
کیونکر نہو غبار جہان کاروان چلے

زمین سموم چل گئی جب تیغ شاہ کی
سر اڑ کے تن سے صورت برگ خزان چلے

اکبر سنان جو کھا کے پکارے حسین کو
ہے ہے رسول کہکے امام زمان چلے

اوٹھی پسر کی لاش تو بانو یہ کہتی تھی
غربت مین مانکو چھوڑ کے بیٹا کہان چلے

اللہ رے ضعف حضرت سجاد ناتوان
گر گر کے مثل گرد رہ کاروان چلے

دانہ کیطرح کیون نہ زمانے مین پسین
جب سر پہ آسیا کیطرح آسمان چلے

برچھی جو کھا کے سینے پہ گرنے لگا پسر
اک آہ کرکے زمین امام زمان چلے

موقوف دل کی اک حرکت آہ پر نہین — کشتی بھی ہی محال کہ بے بادبان چلے

مرنے جو لو رعین چلا شاہ نے کہا — بیٹا پدر کو چھوڑ کے تنہا کہان چلے

تڑپا جو قلب سینہ اکبر کی یاد مین — اسطرح نکلے آہ کہ جیسے سنان چلے

آتا ہی ضعف حضرت سجاد زار یاد — گر گر کے کیون زمین پہ نہ ناتوان چلے

گھر بیٹھے یون سفر مین ہین حسب صبا سخن تمام — ضبط حسد وہ نہین کسی کے زبان چلے

اکبر کا جب عقاب اڑا رن مین عمل ہوا — لو پھر فلک پہ آج رسول زمان چلے

اشعار ۳۰	فاخر کو یہ مزار مین یارب صدا سنا جلد اوٹھ پے جہاد امام زمان چلے	سلام

جوہن جو دکھائے سرزمین شاہ نے آ کے — گھوڑا بھی چلا تھو تھنی سینہ سے ملا کے

سر اوڑتے تھے پتون کی طرح اہل جفا کو — تلوار تھی حضرت کی کہ جھونکے تھے ہوا کے

دھیان آگئے حسب مدت محبوب خدا کے — کھانے لگے شہ پر چھپان گردنکو جھکا کے

نیزے جو دو جگر میں برابر اتر گئے ‏ گھوڑے سے گر کے اکبر دلگیر مر گئے

بانو نے جب کہا علی اصغر کدھر گئے ‏ فرمایا شہ نے گود میں بابا کے مر گئے

کہتا تھا جبکہ صاف علم پشت شاہ میں ‏ ٹوٹی کمر حسین کی عباس مر گئے

زینب سے شاہ کہتے تھے دیکھو یہ انقلاب ‏ سب دوست دو پہر میں جہاں سے گذر گئے

اللہ رے ضرب سیکڑوں سر ہو گئے دو نیم ‏ جس صف پہ شاہ کھینچ کے تیغ دو سر گئے

افسوس شمر نے نہ دیا ایک بوند بھی ‏ شہ مانگتے ہی مانگتے ہی پانی گذر گئے

بعد فنا بھی شاق تھی فرقت جو شاہ کی ‏ ہمراہ فرق شاہ رفیقوں کے سر گئے

ہونے لگے سوار تو بولے یہ شاہ دین ‏ تھا نور کا ب باپ کی اکبر کدھر گئے

دیکھا علم جو خیمہ میں لاتے حسین کو ‏ فضہ پکاری بی بی یہ عباس مر گئے

اکبر کو پوچھا ماں نے تو شبیر نے کہا ‏ برچھی جگر پہ کھا کے جہاں سے گذر گئے

کہتی تھی ماں یہ لاش پہ اکبر بتا دو تو ‏ جنگل بسایا گھر مرا ویران کر گئے

خیمہ مین لائے مشک و علم جبکہ شاہ دین | بولی سکینہ ہای چچا جان مر گئے
اللہ رے صبر مان نے کہا شکر کردگار | جسدم سنا کہ عون و محمد گذر گئے
چھپتی حرم سے کیا خبر قتل شاہ دین | باجے پکارتے تھے کہ شبیر مر گئے

اشعار

گرمی روز حشر سے باک انکو کچھ نہین
فاخر غم حسین مین جو چشم تر گئے

سلام

زینب نے دیکھی لاش جو اکبر سے ماہ کی | خیمہ بھی اٹھ کے رہگیا یون دسی آہ کی
قسمت سے آگئی جو نظر زلف شاہ کی | زنجیر بن گئی مرے پاے نگاہ کی
اکبر کے خط رخ کو مین لکھا کرون نکلون | بڑھتی ہے رنگ سبز سے قوت نگاہ کی
حیرت کا ہے مقام زمانہ کا انقلاب | دو روز تک بنی نہ لحد زمین شاہ کی
دو مثل ہین حسین تو تلوار لاجواب | ہے اسمین شک نہ اسمین جگہ اشتباہ کی
پانی کیطرح فرط خجالت سے بہ چلا | آئینہ نے جو چہرہ شہ پر نگاہ کی

یون وہ جگر ساتھ چلا آہ رسا کے
جسطرح روان ابر ہو جھونکونسی ہوا کے

کہتے تھے علمدار یہ فوجونکو بھگا کے
لڑنا اسی کہتے ہین مستی مین فنا کے

جلدی سی کی جو اک بات بہت لین ٹھنی تھی
دریا کو لیا شیر نے وہ ہاتھ لگا کے

تاخیر سے رخصت کی یہ عباس کا تھا حال
رہجاتے تھے ہر مرتبہ ہونٹھونکو چبا کے

کیون صورت گل گوش بر آواز نہو ہم
تا تو نہین بے مزہ رنگ ہین بلبل کے نوا کے

ہوش اوڑنے لگے کانپ گیا لشکر ظلم
بیٹہ امین شہ آئے جو گھوڑونکو اوڑا کے

کیون قلب مکدر کی نہ ٹکڑونکی کرون قید
کہلاتی ہین صرصر یہی خاک شہدا کے

یون اوج کدورت کو ہوا آہ جگر سے
جسطرح کہ خاک اڑتی ہو جھونکونسی ہوا کے

شہ کہتے تھے اتنا تو بتا دو مجھے یارو
کیا تمکو ملیگا کسی بیکس کو ستا کے

پیدا ہوئی ہو خاک شفا خلق مین جیسی
اُسد نفس مسیحا بھی ہین محتاج دوا کے

اسی آہ دل سوزدہ آفت سی نکل جلد
چلتے ہین رہ خوف مین پانونکو اٹھا کے

لطف آہ کا دیکھو دل پُرداغ مین میرے | اترائی ہی کیون بادصبا باغ مین لگے
یاد آتا ہی سجاد کا جب ضعف بکا مین | رہ جاتے ہین آنسو گہر رخسار پہ آکے
شبیر نہ کیونکر عرق شرم مین ہون تر | بیدم ہوا فرزند زبان خشک دکھا کے
یون مجمع احباب مین بیٹھے ہین شہ دین | ہین بیچ مین خود گرد ہین لاشے شہدا کے
گو صبر مین یکتا ہی زمانہ تھے شہ دین | دل بیٹھ گیا لاشہ فرزند اٹھا کے

اشعار

جو بزم عزم شہ مین بکا کرتے ہین **فاخر**
وہ حق سے اوٹھے ہوے ہین محبوب خدا کے

سلام

رم آہوون کی طرح ستمگار کر گئے | عباس جسطرف صفت شیر نر گئے
کیا کیا نہ رنج شاہ امم پہ گذر گئے | بھائی جوان شہید ہوا لال مر گئے
قاسم کی مان یہ کہتی تھی بیٹا کدھر گئے | بدلے حنا کے ہاتھ ترے خون مین بھر گئے
مان کہتی تھی کہ جھولے کو ویران کر گئے | بستی مری اوجاڑ کے اصغر کدھر گئے

یون دو دو جگر ساتھ چلا آہ رسا کے
جسطرح رواں ابر ہو جھونکو نسی ہوا کے

کہتے تھے علمدار یہ فوج انکو بھگا کے
لڑتا اسی کہتے ہین جو مستی ہین وغا کے

جلدی کی جو اک بات بہت دل مین ٹھنی تھی
دریا کو لیا شیر نے دو ہاتھ لگا کے

تاخیر سی رخصت کی یہ عباس کا تھا حال
رہ جاتے تھے ہر مرتبہ ہونٹھ اپنے چبا کے

کیون صورت گل گوش بر آواز نہو ہم
تاثیر نہین ہر رنگ مین بلبل کی نوا کے

ہوش اوڑنے لگے کانپ گیا لشکر ظلم
سینہ مین شہ آئے جو گھوڑے کو اڑا کے

کیون قلب مکدر کو نہ ٹکڑے کی کرون قید
کہلاتی ہین صرصر بھی خاک شہدا کے

یون اوج کدورت کو ہوا آہ جگر سے
جسطرح کہ خاک اڑتی ہے جھونکو نسی ہوا کے

شہ کہتے تھے اتنا تو بتا دو مجھے یارو
کیا تمکو ملیگا کسی بیکس کو ستا کے

پیدا ہوئی ہے خاک شفا خلق مین جیسی
اسد نفس مسیحا بھی ہین محتاج دوا کے

اسی آہ دل سوز و آفت سے نکل جلد
چلتے ہین رہ خوف مین پانونکو اٹھا کے

لطف آہ کا دیکھو دل پر داغ ہین میرے ۔۔۔ اترائی ہی کیون باد صبا باغ مین آکے

یاد آتا ہی سجاد کا جب ضعف بکا مین ۔۔۔ رہ جاتی ہین آنسو کمر رخسار پر آکے

شبیر شہ کیونکر عرق شرم مین ہون تر ۔۔۔ بے دم ہوا فرزند زبان خشک دکھا کے

یون مجمع احباب مین بیٹھے ہین شہ دین ۔۔۔ ہین بیچ مین خود گرد ہین لاشے شہدا کے

گو صبر مین یکتا ہی زمانہ تھے شہ دین ۔۔۔ دل بیٹھ گیا لاشۂ فرزند اُٹھا کے

استغفار

جو بزم غم شہ مین بکا کرتے ہین **فاخر**
وہ حق سے ادا ہوتے ہین محبوب خدا کے

سلام

رم آہوون کی طرح ستمگار کر گئے ۔۔۔ عباس جس طرف صفت شیر نر گئے

کیا کیا نہ رنج شاہ امم پر گذر گئے ۔۔۔ بھائی جوان شہید ہوا لال مر گئے

قاسم کی ماں یہ کہتی تھی بیٹا کدھر گئے ۔۔۔ بدلے حنا کی ہاتھ ترے خون مین بھر گئے

ماں کہتی تھی کہ جھولی کو ویران کر گئے ۔۔۔ بستی مری اوجاڑ کے اصغر کدھر گئے

تیزی جو دو جگر مین برابر اوتر گئے — گھوڑے سے گر کے اکبر دلگیر مر گئے

بانو نے جب کہا علی اصغر کدھر گئے — فرمایا شہ نے گود مین بابا کے مر گئے

کہتا تھا جبکہ صاف علم دشت شاہ مین — ٹوٹی کمر حسین کی عباس مر گئے

زینب سے شاہ کہتے تھے دیکھو یہ انقلاب — سب دوست دو پہر مین جہاں سے گذر گئے

اللہ رے ضرب سیکڑون سر ہو گئے دو نیم — جس صف پہ شاہ کھینچ کے تیغ دو سر گئے

افسوس شمر نے نہ دیا ایک بوند بھی — شہ مانگتے ہی مانگتے ہی پانی گذر گئے

بعد فنا بھی شاق تھی فرقت جو شاہ کی — ہمراہ فرق شاہ رفیقون کے سر گئے

ہونے لگے سوار تو بولے یہ شاہ دین — تھا نور کا بہ باپ کی اکبر کدھر گئے

دیکھا علم جو خیمہ مین لاتے حسین کو — فضہ پکاری بی بی یہ عباس مر گئے

اکبر کو پوچھا ماں نے تو شبیر نے کہا — برچھی جگر پہ کھا کے جہان سے گذر گئے

کہتی تھی ماں یہ لاش پہ اکبر کی باد تو — جنگل بسایا گھر مرا ویران کر گئے

خیمہ مین لائے مشک و علم جبکہ شاہ دین — بولی سکینہ ہائے چچا جان مر گئے
اللہ رے صبر ماں نے کہا شکر کردگار — جسدم سنا کہ عون و محمد گذر گئے
چھپتی حرم سے کیا خبر قتل شاہ دین — باجے پکارتے تھے کہ شبیر مر گئے

اشعار

گرمی روز حشر سے باک انکو کچھ نہین
فاخر غم حسین مین جو چشم تر گئے

سلام

زینب نے دیکھی لاش علی اکبر سے ماہ کی — خیمہ بھی اٹھ کے رہگیا یون دل سے آہ کی
قسمت سے آگئی جو نظر زلف شاہ کی — زنجیر بن گئی مرے پلے نگاہ کی
اکبر کے خط رخ کو مین دیکھا کروں نکلنو — بڑھتی ہے رنگ سبز سے قوت نگاہ کی
حیرت کا ہے مقام زمانہ کا انقلاب — دو روز تک بنی نہ لحد زمین شاہ کی
بے مثل ہین حسین تو تلوار لاجواب — ہے اسمین شک نہ اسمین جگہ اشتباہ کی
پانی کی طرح فرط خجالت سے بہہ چلا — آئینہ نے جو چہرہ شہ پہ نگاہ کی

قربان سرعت فرس خاص شاہ دین — پائی ہوا نے بھی نہ کبھی گرد راہ کی
بانو یہ بین کرتی تھی اصغر کی لاش پر — جنگل بسا دیا مری بستی تباہ کی
منظور ہو جو وصف خط روی شہ کی مشق — وصلی بناؤں میں ورق مہر و ماہ کی
ادنا بھی رنج تھا ہی نازک مزاج کو — آندھی ہی بوی گل کو ہوا برگ کاہ کی
کشتی تھی خون میں ڈوبی اعدا کہ بس حسین — لشکر کے آب تیغ نے کشتی تباہ کی
اعلی کا عیب بھی ہنر ہو ہی ساتھ حسین کے — بڑھتی ہی زینت اور بھی سر کلاہ کی
قد خمیدہ سی مری تو خوف کر فلک — ہاتھ آ گئی ہی مجکو کمان تیر آہ کی
ٹھنڈا ہوا علم ہوا لب دریا جو شاہ کا — بیساختہ حسین نے اک سرد آہ کی

اشعار ۱۵	فاخر کو روز حشر بچانا جہنم سی یارب تجھے قسم ہی رسالت پناہ کی	سلام

رخصت جو نور عین نی لی رزمگاہ کی — کچھ سوچ کر امام دو عالم نے آہ کی

باقی دو چند دشت مین گرد سپاہ کی
جب دور سے بی ہوئی صفوں پر نگاہ کی

اندر ہو جنگ بادشہ دین پناہ کی
ٹھہرا رہی تھی ڈر سے زمین رزمگاہ کی

قربان آبداری تیغ امام دین
خشکی مین فوج شام کی کشتی تباہ کی

تھمنے سے اشک غم کے نکلنے لگا ہلاک ہوئے
باران کا قحط موت ہے مردم گیاہ کی

آیا سبکروی سے جدھر اسپ شاہ دین
نقش قدم بنا نہ اڑی گرد راہ کی

ہل مین مبارز کا اٹھا غل جو فوج مین
اکبر نے بڑھ کے جانب حضرت نگاہ کی

آتا نہین نظر جو خط روے شاہ دین
عینک لگا کے پیر فلک مہر و ماہ کی

تربت مین بھی کدورت دل انکے ساتھ ہے
گھر تک لگا کے لائے ہین ہم گرد راہ کی

اور نا یہ بے سبب نہین اسپ حسین کا
صحرا مین لگی کوئی پتی گیاہ کی

بولا عمر سے ایک مبارک ہو اے امیر
حالت ہے غیر سبط رسالت پناہ کی

شل زرہ جو تیر فنسے تن شہ کا چھن گیا
تھرا گئی ضریح رسالت پناہ کی

آخر رہ صواب پہ جب دم نہ اہل شر — قبضہ پہ ذوالفقار کے شہ نے نگاہ کی

آواز آرہی تھی یہ قرنا سے دشت مین — دم مین کٹے گی آل رسالت پناہ کی

خنجر سے حلق شاہ جو ہونے لگا جدا — آواز آئی اشہد ان لا الہ کی

اشعار

فاخر ہر ایک آہ سے آتی ہے یہ صدا
اشکون سے فرو ہو گئی تیز نگاہ کی

سلام

چارون طرف سے وار جو تیغون کے چل گئے — شبیر ڈگمگا کے فرس پر سنبھل گئے

عاشور کو شجر بھی نہ صحرا کے جل گئے — حدت سے آفتاب کے پتھر پگھل گئے

اعدا کے منہ سے حرف کچھ ایسے نکل گئے — عباس نامدار کے تیور بدل گئے

لاکھون جو ایکبار بڑھے کارزار کو — تلوار لے کے میان سے حضرت سنبھل گئے

لکھا جو حال گرمی عاشور کا کلک نے — کاغذ پہ ہر الف صفت شمع جل گئے

پہونچے فلک کو توڑ کے عرش آلہ تک — منہ سے جو شہ کے جنگ مین نعرے نکل گئے

دریای خون یہ باڑھ پہ تھا تیغ شاہ کا
ہر بہ کی سر حباب سی بالا ہی تل گئے

کانٹی جو پای لالہ رخونکی زبان مین
دریا لہو کے دیدۂ شہ سی ادبل گیے

روکا کبھی مژہ نی جو جوش خروشمین
طفل اشک ماتم شہ دین مچل گئے

چمکے جو ذرہ ہاے بیابان کربلا
نار حسد سے مہر ومہ وانجم جل گیے

دیکھا جو زہر افعی شمشیر شاہ کو
تنکلے کی طرح موذیونکی بل نکل گئے

ان اشک گرم سبی مرا شامل ہوا اگر
حدت سی خار ماہی دریا بہی گل گئے

دلمین پڑی ہین داغ غم شاہ شب مین
دن سی چراغ آج مری گھر مین جلگئی

انصار شہ کی کیا ہون وفاداریان بیان
رکھا سر انکو پاؤن پہ اور دم نکلگئی

اشعار ۱۴

فاخر پل صراط پہ کانپے تو تھے قدم
منہ سے لیا جو نام علی کا سنبھل گئے

سلام

مردی تڑپ کے قبر کے باہر نکلگئے
صحرای کربلا مین جو لاشے مچل گئے

ہنگام صبح تیر جو لشکر سے چل گئے — تلواریں لیکے میانسے غازی سنبھل گئے
سن سے جو تیر پاس سے شہ کی نکل گئی — آیا جلال آپ کو تیور بدل گئے
آیا سپاہ شام سے جو بہر کارزار — عباس نامدار کے تیور بدل گئے
فرماتے تھے حسین کہ اکبر کہو تو کچھ — کیونکر جگر کو توڑ کے ناوک نکل گئے
دل کو غم حسین میں جس دن ہوا یہ جوش — بھریں دونوں آنکھوں سے میرے ابل گئے
مہلت نہ اتنی تھی کہ جو پھینکیں نکال کے — چبھ چبھ کے خار پاؤں میں عابد کے گل گئے
کیونکر نہوں ڈھلے ہوئے سانچے کی میرے شعر — مضمون تمام نظم کے قالب میں ڈھل گئے
کھینچی جو یاد گیسوئے سرور میں آہ گرم — سب استخوان تن صفت شمع جل گئے
دیکھا نہر پہ لاتے جو پانی سے بھر کے مشک — آغوش اہلبیت میں بچے مچل گئے
گھبرا کے بی بیوں نے رکھے ہاتھ قلب پر — آواز کوس دف سے جو بجکے دہل گئے
ضرغام حق کا لال جو گونجا کچھار میں — صحرا سے دب کے شیر نیستان نکل گئے

حیران ہوں آسمان نہیں کیوں لگ گئی آگ
جسم خدا کی نور کی آتش سی جل گئے

نکلا بخار یگ گرم پہ دم جوشباب میں
نیزی پہ بھی نہ گیسوی اکبر کی بل گئے

اشعار ۱۵

فاخر یہ فیض مصحف زہرا کا ہی تمام
شعر فصیح منہ سی جو میرے نکل گئے

سلام

تیغیں انصار میں میدان میں کھاتی جاتی
لاشی مقتل سی ہیں شبیر اوٹھاتی جاتی

غم شبیر کے داغوں کی نہ کیوں قدر کروں
پانچ سینی میں مری ہیں یہ لگاتی جاتی

تربت شہ سی اٹھی سب تو یہ عابد نی کہا
ٹکری دامان گریبان کی چھڑھاتی جاتی

وقت مولود دم نزع جو اکسان ہوتی
روتی پھر کیوں جہاں میں بشر آتے جاتے

حال لشکر کا یہ ہی ضرب شہ دین سی تباہ
چادریں بہر امان سب ہیں ہلاتے جاتے

دوست گذری جو لحد پر سی تو آئی یہ صدا
فاتحہ کو تو ذرا ہاتھ اوٹھاتے جاتے

لاش وہ لیسی ہی بے غسل کفن مقتل میں
مرکے بھی ظلم ہیں شبیر اٹھاتی جاتی

شور تھا کہتی ہین کیا قلب فیقان حسین
زخم سینہ انہین ہین سے ہین کھاتی جاتے

مرنے اکبر جو چلا رو کی یہ با نو نے کہا
انکی تربت تو مریحان بناتے جاتے

لاشہ شہ سی صدا آتی تھی ہر وارد کو
پانی ممکن ہو جو تمکو تو پلاتے جاتے

فوج پر جاتے ہین اسطرح پی جنگ حسین
آستین مثل ید اللہ ہین چڑھاتی جاتی

آب مین خنجر بران جو غضب کے ہین ادھر
تشنہ کامونکی ہین وہ پیاس بجھاتی جاتے

قاتلونکو جو ملک پوچھتے ہین محشر مین
نام اک اک کا ہین شبیر بتاتی جاتے

نعش لاشی شہدا کی جو پڑے ہین ہر سو
پاس سی دیکھتے ہین شہ ادھر آتی جاتے

سلام	قافلہ لیکے جاتے ہین تیز اسی فاخر راہ مین پاؤن ہین سجاد بڑھاتے جاتے	اشعار ۱۵

شرع مین اشک غم شہ جو بہاتی جاتے
کرتے طوفان بپا خلق سی جاتی جاتی

ایک سبیت مین تو تھا فیصلہ کشتی تھا یہ ستم
آپ شبیر کھڑی ہین بڑھاتے جاتے

صبح سے شغل یہی شاہ کو ہے سید انمین
قلب پہ داغ ہین اک اک کو اٹھاتے جاتے

پیاس نے اگ لگائی تھی جو لبین دم ذبح
پانی پانی کیا شبیر نے جاتے جاتے

تیغ مین دیکھ کے عباس کو اعدا نے کہا
تھوڑا پانی تو سکینہ کو پلاتے جاتے

بارش تیر دوبارہ جو ہے شہ پہ منظور
چلے اترے ہوے اعدا ہین چڑھاتے جاتے

رن کو اکبر جو چلے دوڑ کے زینب نے کہا
صورت اک بار مجھے اور دکھاتے جاتے

خیمہ شہ کی طرف آ جو نکلتے ہین عدو
پانی ہنس ہنس کے ہین بچونکو دکھاتے جاتے

برچھی کھا کر جو گرا لال تو شہ نے یہ کہا
باپ کی لاش تو کاندھے پہ اٹھاتے جاتے

بعد خیمہ کو جلے کیون نہ نبی کی اولاد
آگ مین آگ ہین غدار لگاتے جاتے

سم رہوار شہ دین سے جو اڑتی ہین شرر
آگ صحرا مین وہ کوسون ہین لگاتے جاتے

قبلہ وسجدہ حق مین جو پڑے ہین شبیر
وار تیغونکے ستمگر ہین لگاتے جاتے

قبضہ تیغونکے نہ مر کر بھی چھٹے ہاتھون سے
نازیون کو وہی تیور رہے جاتے جاتے

تھی یہ عباس کی ادنی اسی سجاد عبث جنگ — قتل دس بیس کیے شبیر نے جاتے جاتے

اشعار ۱۲

نالے جو ماتم سرور میں کیے ہیں فاخر
ایک عالم کو وہ سر پیٹنے اٹھاتے جاتے

سلام

دیکھیں اگر غدار شہ بحر و بر کبھی — فق روی ماہ ہو کبھی روی سحر کبھی
تشنہ کہنے مجھے وہ صبر دی مجکو تو ای کریم — زخمی ہو دل مرا تو نہ تڑپے جگر کبھی
منظور عاصیوں کی نہوتی اگر نجات — پھرتی نہ اہلبیت نبی در بدر کبھی
کیا ذوالجناح شاہ کو اوصاف ہوں رقم — صرصر کبھی ہی برق کبھی ہی شرر کبھی
شبیر کیوں نہ قدر کرے ذوالفقار کی — خنجر کبھی ہی تیغ کبھی ہی سپر کبھی
ادنی سا تھا یہ شوق شہادت حسین کو — لڑ دیں بھی نہ آپ نے روکی سپر کبھی
قاتل سپاہ کی ہی تو حافظ ہی شاہ کی — ہی ذوالفقار تیغ کبھی اور سپر کبھی
چاروں طرف سے تیر جو بڑتے ہیں مشک پر — پھر پڑتے ہیں ادھر کبھی عباس ادھر کبھی

سنتی اذان اکبر یوسف جمال اگر
منقار پھر نہ کھولتا مرغ سحر کبھی

زینب کا دھیان شہ کو جو آیا دم اخیر
کروٹ ادھر تڑپ کے کبھی لی ادھر کبھی

ہوتا تھا غل درود کا فوج یزید میں
آجاتی تھی شبیہ نبی گر نظر کبھی

اشعار ۱۵

فاخر نہ صبر کرتے اگر عابد حزین
کھاتا نہ اہلبیت کا بلوے میں سر کبھی

سلام

روشن تھا چشم قاسم گردوں وقار سے
بجلی گری گی سر پہ دنبالہ دار سے

گرز و سنان و تیر و تبر جبکہ چل گئے
تیورا کے تشنہ زمین پہ گری راہوار سے

کیونکر نہ فوج شام کی کشتی تباہ ہو
طوفان اٹھا ہے آب دم ذوالفقار سے

تیغ علی کی ہے میں ساری کٹی ہے عمر
بیڑا ہوا ہے پار مرا ذوالفقار سے

کھینچی جو آہ ماتم شبیر میں بعد مرگ
آندھی زمردی اٹھی اپنے مزار سے

شہ کہتے تھے شمر سے یوں ذبح کر مجھے
نکلے لہو کی دھار تو خنجر کی دھار سے

بولی نبی یہ چوم کے حلق حسین کو | کٹ جائیگا گلا بھی خنجر کی دھار سے

جب یاد آئی عارض گلرنگ شہ مجھے | پہونچا چمن مین پہلے نسیم بہار سے

مرقد مین آئے آپ تو جان آئی یا علی | فصل خزان بدل گئی فصل بہار سے

کوسون نہین ہی فوجکا سید انبیا نشان | خاک اڑ رہی ہی آب دم ذوالفقار سے

حکم جہاد پھر نہ قیامت تلک ہوا | سکہ بٹھایا شاہ نے یون ذوالفقار سے

کس نے دیکھا حسین کو منظور جب ہوا | قبضہ ہلا ہوا تھا سر ذوالفقار سے

اللہ رے روانی شمشیر شاہ دین | اک ہاتھ بڑھ سکا نہ فرس ذوالفقار سے

مایوس ہو کے بیٹھ گئے عابد حزین | دیوار آ گئے اٹھ گئی جس جا غبار سے

فاخر دل دو نیم کی کیونکر کرین نہ قدر
ملتی ہی شکل اسکی ذرا ذوالفقار سے

چھٹتا نیام زین مین کیون ذوالفقار سے | گھر دور تھا حسین غریب الدیار سے

تو اسقدر نکلتی تھی اوس آبدار سی
اب سنان بلند نہ تھا ذوالفقار سی

رخصت جو ہو کے رنکو چلے شاہ مشرقین
لپٹی سکینہ جھک کے سُم راہوار سی

رنکو چلے ہین لاکھون مین تنہا جو شاہ دین
کچھ کہہ رہی ہے نبت علی راہوار سی

اُسکون نے ڈہل کے چشم سی عابد کو دی خبر
نکلے رکاب پاے شہ ذی وقار سی

دونا فروغ خانہ آل نبی ہوا
اس گھر مین جب چراغ جلا ذوالفقار سی

ہوتا اگر شریک نہ زور ید الہی
کٹتے نہ جبرئیل کے پر ذوالفقار سی

ہر زخم تن مین تہا لب معشوق کا جواب
زخمونپہ منہ کو رکھتی تھی سوفار پیار سو

کیون نہ چرخ اوسپہ بارش باران تیر
جسکو بچاہین فاطمہ منہ کی پھوہار سی

قبضے سی قتل کرتی تھی جن کو امام دین
سوت انکی تھی ستارہ دنبالہ دار سی

تھی غسل مستحب پہ یہ مائل رفیق شاہ
تیغین بھی انکو کم تھین نہ پانی کی دھار سی

صانع نے یہ زبانون مین اسکو رکھی تھی بات
ہر شی دو نیم ہو گئی اک ذوالفقار سی

کیون صید مر نہ کسی روا تہ ہون قتلو | راہ عدم ملی ہوئی ہے ذوالفقار سے
سید انھیں چل سکے جو نہ ہمراہ وقت جنگ | کٹ کٹ گئی ہے ابھی دم ذوالفقار سے
ہاں سے پوچھے پرسش تیغ مرتضیٰ | اب تک کٹا ہوا ہے گلا ذوالفقار سے

مدفن ہو کربلائے معلےٰ کی خاک پر
فاخر کی التجا ہے یہ پروردگار سے

سلام

اشعار ۲۲

تلواریں یون ہیں شاہ پہ بدخو لیے ہوئے | مردم پہ جیسے تیغ ہیں ابرو لیے ہوئے
محشر میں ڈر ہو آتش دوزخ کا کیا مجھے | شیشوں میں ہیں پلک مرے آنسو لیے ہوئے
اللہ ری پیاس منہ کو قرین طفل شاہ دین | آنسو کی ہیں صید پہ چلو لیے ہوئے
اے سیل دیکھ زور مرے اشک چشم کا | جاتے ہیں خلد میں مجھے آنسو لیے ہوئے
کیون شل آفتاب نہ کانپے تن حسین | آتے ہیں لاش اکبر مہرو لیے ہوئے
پیاسے لبان موج نہ کس طرح جا پڑیں | تیغیں ہیں آبدار جفا جو لیے ہوئے

تڑپا پسر جو خاک پہ حضرت نے یہ کہا
بیٹا قرار و صبر کا پہلو لیے ہوئے

پھر نثار گیسوئے عنبر فشان شاہ
پھرتے ہین نافہ دشت مین آہو لیے ہوئے

تڑپا تھا ہاتھ جب سر دشمن پہ شاہ کا
غل تھا یہ تیغ جائیگی پہلو لیے ہوئے

تلتے ہین روز و شب جو عمل اہل جرم کے
گردون ہے مہر و مہ کی ترازو لیے ہوئے

رخسار شہ کی پاس کب آنسو ہے جلوہ گر
پہلو مین آفتاب ہے جگنو لیے ہوئے

کرتے ہین وار فوج پہ اوچھے امام پر
آیا ہے غیظ رحم کا پہلو لیے ہوئے

بدلین جو کروٹین تو یہ بیٹی سے بولے شاہ
تڑپو مگر قرار کا پہلو لیے ہوئے

محشر مین فاطمہ ہے فریاد پیش حق
آتے ہین فرق سید خونین لیے ہوئے

جب محو یاد چشم شہ دین مین ہوا
پہنچے مجھ سے تتار مین آہو لیے ہوئے

غل تھا سوار دوش نبی ہے وہی جو ہے
جاتے مہار ہاتھ مین گیسو لیے ہوئے

شہ یون چلے ہین قوت بازو کی لاش پر
بیٹا جوان ہے ہاتھ مین بازو لیے ہوئے

جانتے ہین کس ہراس مین ہین مبتلا آپ
اصغر کو گود مین شہ خوشخو لیے ہوئے

تھا بسکہ تار خانہ زندان اہلبیت
پہونچی چراغ ہاتھ مین جگنو لیے ہوئے

حر کربلا مین شہ کو جو لایا تو غل ہوا
آتا ہے دیکھو شیر کو آہو لیے ہوئے

وہ تیرہ بخت ہون کہ لحد پہ مرے کبھی
آیا نہ کوئی طفل بھی جگنو لیے ہوئے

عہد طفولیت مین جو مچلین ہین شاہ دین
آتا ہے گرگ بچہ آہو لیے ہوئے

زلف دراز شہ کے قرین کب عذار سے
ظلمت بھی ہے نور کا پہلو لیے ہوئے

اشعار ۱۵

فاخر کو یاد گیسوی شہ تھی تو خود نسیم
آئی ہے بوی نافہ آہو لیے ہوئے

سلام ۱۰

شانے کٹ کر جو نہ دریا پہ شہادت ہوتی
یان نہ پھر جرأت عباس کی شہرت ہوتی

پھر نہ دی تیر کی پیکان سی شہادت ہوتی
حرملہ کے جو ذرا دلمین مروت ہوتی

بعد شہ کہتے تھے عابد کو جو دیتا نہ وہ صبر
زندگی کی مری پھر کونسی صورت ہوتی

ہجر مین یوسف ثانی کے جو روتی شبیر
مثل یعقوب نہ آنکھوں مین بصارت ہوتی

شست شو کرتا نہ گر اشک غم سرور سے
صورت آئینہ دلمین نہ کدورت ہوتی

شاہ کہتے تھے کہ ہوتی جو سفر مین صغرا
رنج پر رنج اذیت پہ اذیت ہوتی

حر نے بھائی سے کہا دیتا نہ گر شاہ کا ساتھ
حشر مین حیدر صفدر سے ندامت ہوتی

نہر مین فاطمہ کے گرچہ سمجھتے اعدا
خیمہ دریا سے اٹھانے مین نہ حجت ہوتی

فوج غدار سے کیون آتا شہ دین کی طرف
حر غازی کو اگر خواہش دولت ہوتی

پانی رہ رہ کے بھر ایک نہر سے جا کر پیتا
تشنہ کامونکو اگر آب پہ رغبت ہوتی

یہ بھی تو مان کی جاگہ انکو سمجھتی تھی سدا
کیون نہ شبیر سے زینب کو محبت ہوتی

ہوتا محشر نہ گر قامت بے شیر شہ کا
کسطرح پھر نہ قیامت مین قیامت ہوتی

یہ کہو چادر تطہیر نے پردہ رکھا
سر کھلے ہوتی جو کبرا تو قیامت ہوتی

شہ کا ماتم جو بپا کرتے ہین جن و انس و ملک
کہین شیون کہین نالہ کہین رقت ہوتی

سلام	شبیر کے شبیر ہی ہوتے ہین جہان مین فاخر کیون نہ عباس ہین حیدر کی شجاعت ہوتی	اشعار ۱۹

پیاسے ہین نزع مین شہ والا کے سامنے
بیمار جان بلب ہین مسیحا کے سامنے

سر ہے فوج کیا شہ والا کے سامنے
ادنی کی کیا بساط ہے اعلی کے سامنے

عباس کا ہو گھاٹ پہ قبضہ نہ کسطرح
گرمی مین شیر رہتی ہین دریا کے سامنے

اک شور تھا کہ گھاٹ سے ہشیار غافلو
آتا ہے شیر پیاس مین دریا کے سامنے

اے چرخ جو ہے مالک کوثر جہان مین
رہتی ہے اسکے خیمے ہون دریا کے سامنے

یون ہیش اہل مایہ ہین کم مایہ ہیچ و پوچ
جو آبرو ہے چاہ کی دریا کے سامنے

اشکو نکو آگے قدر ہو گوہر کی کسطرح
قطرے کی آبرو نہین دریا کے سامنے

یون لڑ رہا ہے ضیغم ضرغام ذوالجلال
ندی رواں ہے خون کی دریا کے سامنے

اللہ رے صبر آہ بھی کھینچی نہ شاہ نے
بیٹا جوان مر گیا بابا کے سامنے

گھوڑے بکا اوج سامنے کیا ذوالجناح کے — پرواز کیا عقاب کی عنقا کے سامنے

یون سر جھکائی حُر تھا حضورِ امامِ دین — جیسے کوئی غلام ہو آقا کے سامنے

کی آہ بھی نہ شرم و حیا سے پکار کے — قاسم کا دم نکل گیا کبرا کے سامنے

اے خضر ہو نصیب زیارت جو طوس کی — آنکھین بچھاؤن نقشِ کفِ پا کے سامنے

کیون آگے دست شہ کے نہ مہر نبی فروغ — گل ہر چراغ ہے ید بیضا کے سامنے

دیکھا جو ذبح ہوتے ہوئے زمین شاہ کو — حورین تڑپ کے رہ گئین زہرا کے سامنے

خون ملکے شہ نے ریش مبارک پہ یہ کہا — جاؤنگا حشر مین یونہین نانا کے سامنے

بند آنکھین کر لین شاہ نے غربت سے زیرِ تیغ — زینب جو آئین لشکر اعدا کے سامنے

غربت مین جبکہ پادشہ بحر و بر ہوئے — دریا بہائے آنکھون سے صحرا کے سامنے

اشعار ۲۳	فاخر تو کیون حضور سے مولا سے دور ہے خادم کو چاہیے رہے آقا کے سامنے	سلام

کرکے کب چرخ سے گھلکر ہوا اولا پانی
واے تقدیر مری ہو گیا دانا پانی

لپے قبر علی اصغر جو نہ پایا پانی
آنسوؤں کا شہ ذیجاہ نے چھڑکا پانی

مرتے دم تک تو نہ یوں سامنے آیا پانی
ہاں مگر تیغ کا شبیر نے پایا پانی

یاد کچھ کر کے لگے رونے مثال یعقوب
بعد شہ سامنے عابد کے جب آیا پانی

کب رہ شام میں ہے جوش بکا عابد کو
پڑتا آتا ہے غضب کا سوے صحرا پانی

عطش شہ کا بر و بحر میں ماتم ہے بپا
سر کو ٹکراے نکیوں کر لب دریا پانی

مر گئے پیاسے تڑپکر لب دریا لیکن
آنکھ اوٹھا کر بھی نہ عباس نے دیکھا پانی

دامن کوہ میں شرما کے چھپے ابر مطیر
چشم تر آج غم شہ میں وہ برسا پانی

پسر سعد یہ کہتا تھا شہ عالم سے
بند میں نے کیا کب آپ پہ دانا پانی

اسمیں تقصیر مری کیا ہے یہ فرمائے شاہ
خود ہی تقدیر میں تھی آپکے اندا پانی

شہ نے فرمایا کہ کیا بکتا ہے چپ ہو مردود
پیاس میں بھی تو نہ میں نے کبھی مانگا پانی

اُسکی تائید سی اتنی ابھی قوت ہی مجھے — خاک سی بھی جو مین چاہون تو ہو پیدا پانی

رن مین جسنی سپہ شام کا بیڑا ڈوبا — ابر شمشیر شہ دین سی وہ برسا پانی

گھاٹ پر آکے جو گونجا اسد بیشۂ حق — فوج کے ہو گئی زہرہ لب دریا پانی

فتح ہوتی ہین جو پیاسی شہ دین گرمی مین — حوض کوثر سی علی لائے ہین ٹھنڈھا پانی

آب ہو جاتا ہی دنیا مین غم شاہ سی سنگ — گر کے کسطح زمین پر نہو اولا پانی

سوختہ ہو گیا دل آتش غم سے شاید — بہہ رہا ہی مری آنکھوں سی جو کالا پانی

حلق خشکیدہ ہوا تیغ سے پیاسے کا جدا — مرتے دم تک بھی نہ شبیر نے پایا پانی

اشک آنکھوں سی نکلتے ہین جو شل اخگر — ڈالے دیتا ہی مرے چہرے پہ چھالا پانی

بخت شرب سی سوی شاہ حرم کو لایا — سچ ہی انسان کو پھر پھرتا ہی دانا پانی

گرم ہین جو غم شہ مین علی نی کھینچین — حوض کوثر کا لگا کھولنے ٹھنڈا پانی

چلتی چلتی جو رکا گردن شہ پر خنجر — حلق مین فاطمہ بیمار کے اٹکا پانی

اشعار ۲۱

خوب دعوت ہوئی شبیر کی رن مین فاخر
دم شمشیر کا پیاسے کو پلایا پانی

سلام

کب ہین حسین لاشۂ اصغر لیے ہوئے — گودی مین آفتاب ہے اختر لیے ہوئے

شبیر کب ہین تیغ دو پیکر لیے ہوئے — امت کی ہین نجات کا دفتر لیے ہوئے

کھوتی اجل نے سینۂ داغی سے داغ دل — گلچین چلا چمن سے گل تر لیے ہوئے

بولی سکینہ آگئی یا شاہ مشرقین — جاتا ہے شمر کان سے گوہر لیے ہوئے

ہین قبلہ رو تو سجدۂ حق مین امام دین — آتا ہے شمر ہاتھ مین خنجر لیے ہوئے

قاسم نے گر کے زین سے جو حضرتکو دی صدا — جھپٹے حسین تیغ دو پیکر لیے ہوئے

فضہ نے بڑھ کے رانڈونکو خیمہ مین دی صدا — آتے ہین شاہ لاشۂ اکبر لیے ہوئے

پیاسے جو تین روز کے ہوتے ہین شاہ قتل — ہین جام آب ساقی کوثر لیے ہوئے

زینب نے قتل گاہ مین دیکھا یہ جا کے حال — خولی ہے ہاتھ مین سر سرور لیے ہوئے

رونی کا کیون نہ عرصۂ محشر مین شور ہو — آتی ہین ہاتھ مین شہ دین سر لیے ہوئے

کیون کربلا سی شام کو جائین نہ اہلبیت — پھرتا ہی آدمی کو مقدر لیے ہوئے

آنسو ہین شہ حسین کی آنکھون مین یہ نہین — دیکھو صدف ہی نذر کو گوہر لیے ہوئے

کیونکر نہ چین حر کو ہو ہنگام احتضار — زانو پہ سر ہین سبط پیمبر لیے ہوئے

زینب نقاب اشک سی کیونکر نہ منہ چھپائین — جاتا ہی شمر لوٹ کے چادر لیے ہوئے

عباس کب ہین تیغ لیے پیش شاہ دین — آئینہ ہاتھ مین ہی سکندر لیے ہوئے

زہرا کے لعل کے لیے میدان ظلم مین — سنگین دل آئے ہین پتھر لیے ہوئے

صغرا کا کیون نہ طائر دل ساتھ ساتھ ہو — جاتا ہی خط شوق کبوتر لیے ہوئے

عباس کب دبائی ہین دانتون مین مشک کو — آہو ہی منہ مین شیر غضنفر لیے ہوئے

تیزی جو کی عقاب نے عباس نے کہا — گھوڑی کی باگ ای علی اکبر لیے ہوئے

دیکھا جو راہ شام مین رانڈون کو ننگی سر — دوڑی ہوا غبار کی چادر لیے ہوئے

اشعار	ماہ عزا افلاک پہ ہے فاخرہ کب عیاں ہے آسمان ہلال کا خنجر لیے ہوئے	سلام

کیا ہیں مرے گنہ رحمت غفار کے آگے
کچھ مال نہیں جنس خریدار کے آگے

لڑنے کوئی آیا نہ علمدار کے آگے
تلوار کھنچی گھاٹ پہ تلوار کے آگے

تالاب نہیں دیدۂ گریان کے مقابل
کم مایہ ہے کیا قلزم زخار کے آگے

کیا سامنے حیدر کے ہو اوروں کی حقیقت
بوجہل ہے کیا احمد مختار کے آگے

چھپنے لگے ڈر ڈر کے یتیمان شہ دین
خیمہ میں عدو آئے جو بیمار کے آگے

شہ کہتے تھے خون چہرے پہ بے شیر کا مل کر
جاؤں گا یوں ہی احمد مختار کے آگے

عباس اٹھے تول کے شمشیر دو دم کو
جب تیر گرے سید ابرار کے آگے

کیا آنکھ ملائے رخ نورانی شہ سے
خورشید ہے ذرہ مہ رخسار کے آگے

تھی قیدیوں کو دیکھنے کی شام میں شورش
اک سیر تھی یہ مردم بازار کے آگے

کیونکر قدم شاہ پہ مرجاتے نہ عباس | کیا بات ہے جان دینا وفادار کو آگے
ہے منتظر امت عاصی کی شفاعت | شہ سینہ سپر کیوں نہوں تلوار کے آگے
کسطرح سے شبیر تیغ بھلا اسکی اٹھائے | خود سوختہ دل ڈھال ہے تلوار کے آگے
وہ تیغ ادائی ہے کہ میدان غابین | اک گام بڑھا اسپ نہ تلوار کے آگے
کیوں بھاگیں نہ جان نہ تیغ علی | جبریل چلے پیچھے جو ہوں تلوار کے آگے
کب قہر سے بیٹے کے یہ ہیں گیسوی شہ پا | چھٹکے ہوئے تارے ہیں شب تار کے آگے
ہنگام سواری تو کوئی تھا نہ جلو میں | ہاں بیکسی اک تھی شہ ابرار کے آگے
کیا کب دل کا کنول نہ سم سے | اس پھول پہ آئی ہی خزان خار کے آگے
کیا ... میں ادیں خاش کی | نیزوں ہی رہا آہو تاتار کے آگے
عباس کی حملوں سے نہ کیوں بھاگتے اعدا | فرار تھے ہیں کہیں کرار کے آگے

کسطرح جھکیں تجھ سے زمانے کو نہ سرکش

خم ہی سر فاطمہ شہ ابرار کے آگے

کٹ جائیں اُٹھیں شاہ کی تلوار کی آگے — چھائی تھی گھٹا برق شرربار کی آگے

دلدل کا یہ فوج نسی تھا کا وہیں اشارہ — اک نقطہ ہیں سب گردش پرکار کی آگے

رہتا نہ اسلام اگر تیغ علی سے — پھر سجدہ نہ چھوتا کوئی زنار کے آگے

زندان ہیں جو ہند آنے لگے دید کی خاطر — پھر بیٹھے حرم شرم سے دیوار کی آگے

ہو آبرو اشکوں کی مری آنکھوں کیونکر — کیا قدر گہر مردم بازار کے آگے

اللہ رے روانی فرس سرور دین کی — سایہ بھی نہ دیکھا کبھی رہوار کے آگے

شہ کہتے تھے سب بلکی نہ گر مجھ سے لڑینگے — تلوار نہ کھینچونگا میں دو چار کی آگے

اکبر کا وہ قد کہ رخ رنگین قرین ہے — اک سیب نشان ہے گل رخسار کی آگے

یون دل کو مری داغ غم شاہ ہی مرغوب — جس طرح سے ہون گل بلبل گلزار کی آگے

ہو جاتا اگر کاکل اکبر کا اشارا — جھک جاتا فرس سرحد تاتار کے آگے

کس طرح سے کھٹکے نہ پلک آنکھوں میں میرے
کب آبروی آبلہ ہی خار کے آگے

معراج کا رتبہ جو ملا دوش نبی پر
اصنام گرے حیدر کرار کے آگے

زنداں سے نکلنے کی جو پاتی تھے نہ وہ راہ
پھرتی تھی سکینہ در و دیوار کے آگے

کیوں سامنے آنکھوں کے نہ اشکوں کا بندھے تار
لازم ہی عصا مردم بیمار کے آگے

اک تیر پڑا گردن بے شیر پہ جس دم
منہ کھل گیا معصوم کا سوفار کے آگے

اشعار ١٥

کیا پوچھتے فاخر سے نکیرین لحد میں
منہ کھل نہ سکے حیدر کرار کے آگے

سلام

ہم پلہ شہ کون ہی انصار کے آگے
یوسف ہی گراں قدر خریدار کے آگے

لشکر کا ہوا خاتمہ سردار کے آگے
سب باغ کٹا بلبل گلزار کے آگے

یہ شوق شہادت میں شہیدوں کو تھی جلدی
دو چار گرے پڑتے تھے تلوار کے آگے

ہر ایک سہم آپ سے کسطرح نہ ہو سر
چلتی ہی ظفر شاہ کے تلوار کے آگے

کب ابروی شپیر چڑھی دیکھکے شمشیر   تلوار پہ کھچی غیض مین تلوار کے آگے

غیظ آگیا مرحب پہ یداللہ کو جس دم   جبریل سپر ہوگئے تلوار کے آگے

کیا فوج مین تھا جنگ شہ دین سے تلاطم   گہ ڈھالین تھین پیچھے کبھی تلوار کے آگے

کیونکر دہن زخم شہیدان ہون خاموش   منہ کھل نہین سکتے لب سوفار کے آگے

للکار کے غازی نے جھپٹ کر اسے چھینا   جب آئے نشان لیکے علمدار کے آگے

دعوی تو بہت کرتے تھے یہ تیز روی کا   آئی نہ ہوا شاہ کے رہوار کے آگے

انجا کی بھی دھوپ حسن کی نہ مقتل مین دیکھی   گہ سایہ ہے پیچھے کبھی دیوار کے آگے

کفار پہ جب تیغ پڑی شاہ کی ترچھی   اک ڈورا بڑھا اور بھی زنار کے آگے

پیاسون کو غنیمت تھا جو آب دم شمشیر   رکھتے تھے گلے دوڑ کے تلوار کے آگے

مرغوب اسیری مین نہ عابد کو ہو کیون   بہتر ہے خزان مرغ گرفتار کے آگے

شہ کہتے تھے عابد پہ جو بانو نے بکا کی   روتا نہین صاحب کوئی بیمار کے آگے

گیا تیغ علی ہین ہی روانی دم پیکار — اک ہاتھ یہ بڑھ جاتی ہی رہوار کی آگے

مشتاق ہین یون یاورِ شہ دشت وغا کے — ایک ایک کا رہوار تھا رہوار کی آگے

زینب نے کہا بیٹو تسی خواہش پہ علم کے — تم کون ہو عباس علمدار کے آگے

اشعار	فاخر تری سب دلکی برآئینگی حوائج	کچھ بات نہین شاہ کی سرکار کے آگے	سلام

نام دہ چند ہوا شہ کا وفاداروں سی — شہرہ یوسف کا بڑھا اور خریداروں سی

کہتے تھے عون محمد یہ ستمگاروں سی — ہم وہ بچے ہین جو کھیلا کیے تلواروں سی

جنگ نے ہو جو لگی شہ کی نمکخواروں سی — لکڑی فوجوں کی اڑانے لگے تلواروں سی

بولی عباس کہ گو نہر کو گھیرے ہین سگ — چھین لونگا مین ترائی کو ستمگاروں سی

شہ نے جانے کو کہا جب تو یہ بولے انصار — ہوگا آقا نہ کبھی یہ تو نمکخواروں سی

چشم سجاد کو یون گردشین تا مشکل ہی — حرکت جیسی کہ دشوار ہو بیماروں سی

جوش زن جبکہ ہم بخشش رحمت ہوے — ہے گنہ کیون نہ رہین تجھی گنہگاروں سی

جنگ مین رد کی سپر بھی جو نہ کبھو سیکھی تھی ٹکڑے ٹکڑے ہوئی تن شاہ کا تلوارونسے

ہند آئی لگے زندانین تو زینب نے کہا کام آزاد کا کیا ہمسے گرفتارون سے

پا برہنہ جو رہ شام مین کانٹوں پہ چلے تلوے سجاد کے غربال ہوئے خارون سے

کھینچے دیکھ کے زندانکی بیتیان حسینؑ بھاگین چھپ سایہ کی مانند نہ دیوارونسے

آگئی گلشن زہرا و علی پہ جو خزان بلبلین نالہ کنان اڑ گئین گلزارونسے

زخمیونکی یہ تنونکی نہین دھارین خونکی دیکھو اُڑتا ہے لہو باغ کے فوارونسے

دشت غربت مین ہوا آل عبا کا یہ حال دھجیان جیب و گریبانکی اڑین خارونسے

تشنہ کامونکو یہ تھی روز شہادتکی خوشی عید کیطرح گلے ملتے تھے تلوارونسے

تیر یون خونمین آلودہ ہوئے تھی شہ کے سرخی ابتک نہ لہو کی گئی سوفارونسے

حملہ ور ہوتے ہین عباس جو مانند اسد گھوڑے تھمتے نہین میدانمین اسوارونسے

آگے اکبر نے کہا شہ سے بشارت ہووے گھاٹ دریا کا لیا شیر نے تلوارونسے

باغیوں نے جو کیا باغ علی کو تاراج | بلبلیں پھول گرانے لگیں منقار و نسیم
تا م اکبر پہ قبالہ ہو یہ زینب نے کہا | کربلا مول لے جیب سے تے زمیندار و نسیم

اشعار ۲۱

خود نکیرین سے پوچھے شاہ کہینگے فاخر
قبر میں پونچھینگے جسوقت وہ زوار و نسیم

سلام

بتیاں تھیں اصغر بے شیر کے لیے | تھا دلمیں داغ چاند سی تصویر کے لیے
بیتاب گر حسین ہیں شپیر کے لیے | زینب بھی بیقرار ہیں شپیر کے لیے
ہیں ختم صبر عابد دلگیر کے لیے | پانوں بڑھا دیئے غل و زنجیر کے لیے
کہتے تھے شہ عمر سے نہ بیعت کرونگا میں | حاضر ہے سر حسین کا شمشیر کے لیے
آل نبی سے یہ تجھے زیبا تھا اے فلک | بیڑی ہو پاے عابد دلگیر کے لیے
نہر فرات خشک نہ ہو جاے کسطرح | پانی ہو بند حضرت شپیر کے لیے
اے چرخ تیری دور میں کیا انقلاب ہے | لازم تھا تیر اصغر بے شیر کے لیے

لڑتے ہوئے جو فوج مین در آئے شاہ دین | تلوار سے لاکھون پہ چمکین شبیر کے لیے

پانی ہو بند ساقی کوثر کے لال پر | نہرین رواں ہون لشکر بے پیر کے لیے

ابرو چڑھائین غیظ مین کیونکر نہ شاہ دین | لازم سنان ہے خنجر و شمشیر کے لیے

اے چرخ کیون نہ درہم و برہم جہان ہو | آوارہ ہو بنت زینب دلگیر کے لیے

رو دیتے ہین اسیری سجاد پر مگر | آنسو نہین ہین دیدۂ زنجیر کے لیے

ناوک سے بے زبان کے گلے کو خدا بچائے | چلے چڑھے ہین اصغر بے شیر کے لیے

روتے ہین نام لیکے حسین و حسن کے سب | ماتم بپا ہے شبر و شبیر کے لیے

دستار سر سے بنت علی کی ردا بچائے | ظالم بڑھے ہین چادر تطہیر کے لیے

کیونکر نہ روئین شاہ کو شیعہ تمام عمر | پیدا ہوئے ہین ماتم شبیر کے لیے

شاہ آب ایک ایک سے مانگا کیے مگر | قطرہ ملا نہ اصغر بے شیر کے لیے

رخصت کا وقت ہے جو کچھ آگیا خیال | تھا اب باشاہ [illegible] شیر کے لیے

یوں جلد تیغ تیز سے کاٹا سر حسین | ہلنے نہ پائے ہونٹھ بھی تکبیر کے لیے
نیزے کے پاس آئیں جو زینب برہنہ سر | بند آنکھیں کریں شاہ نے ہمشیر کے لیے

فاخر کو کربلائے معلی دکھا دے پھر
بیتاب ہے زیارت شبیر کے لیے

قطعہ تاریخ ختم دیوان سلام مسمی بہ بستر غم در سن عیسوی کہ در انہم ختم سال ہجری است

درچنین کثرت افکار چو دیوان فاخر | ختم کردیم کنوں چند سلام افزودہ
سوری و معنوی اش گفت خرد این تاریخ | ایں ہم یکشنبہ و ذیقعدہ دوستم ا

۱۸۸۳ع

قرۃ حسن شاہ طبع از جامعہ ... ۱۰ ... ۱۰ ... حسب

فاخر جو ہیں شاعر ...
تاریخ کی جستجو فصاحت ...
پڑھتا ... شعر ...

ابحر کہ دیوان سلام فاخر | چھپ کے طیار ہوا خوب بسعی ہیم
آج مطبوع ہوا حال غم شاہ امم
۱۳۰۵ھ

باہتمام ناصر ... شیخ عنایت حسین ...
بستان مرتضوی طبع شد

Sir Shah Muhammad Su...
ALLAHABAD